فہرست مضامین نور محمدی بہشتی زیور حصہ ہشتم (۸) مکمل و مدلل

نور محمدی بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیک بیبیوں کے حال میں

۱ پڑھنے والیوں کی دین کی ہمت بڑھانے کے واسطے

اس بیان سے پہلے برکت کے واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والیاں اپنے پیغمبر صلعم کو اور آپ کی عادتوں کو بھی کچھ پہچان لیں جس سے اُن کو محبت پیدا ہو اور پیروی کریں اور یہ بھی بات ہے کہ ان سب کو نیکی کی دولت آپ ہی کی برکت سے ملی ہے پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور کے طفیل سے اور اس اُمت کی بیبیوں کو آپ کی شرع سے اس واسطے پہلے آپ کا ذکر لکھ کر پھر بیبیوں کا حال شروع ہو گا۔

۲ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات وغیرہ کا بیان

آپ کا مشہور نام مبارک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے آپکے والد کا نام عبداللہ ہے اور اُن کے والد کا نام عبدالمطلب اور اُن کے والد کا نام ہاشم اور ان کے والد کا نام عبدالمناف، آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہے اور انکے والد کا نام وہب اور انکے والد کا نام عبدمناف اور انکے والد کا نام زہرہ اور یہ عبدمناف اور ہیں آپ پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں جس سال ایک کافر بادشاہ ہاتھی لے کر کعبہ پر اُس کے ڈھانے کے واسطے چڑھ آیا تھا آپ پیدا ہوئے اور آپ پانچ سال اور دو روز کے تھے اُس وقت آپ کی دودھ پلائی دائی آپکو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا جب آپ چھ سال کے ہو گئے آپکی والدہ آپ کو ہمراہ لے کر آپ کے دادا کی ننہال بنی بخار میں مدینہ میں گئیں اور ایک مہینے کے بعد لوٹتے ہوئے مقام ابواء میں انتقال کر گئیں ام ایمن بھی ساتھ تھیں وہ آپکو مکہ میں لائیں اور آپ کے والد آپ کو حمل میں چھوڑ کر انتقال کر گئے تھے آپکو آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش کرنا شروع کیا پھر آپ کے دادا کا انتقال ہو گیا آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کو پرورش

ف۱ یعنی آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے ۱۲ محشی ف۲ محشی ف۳ از استیعاب وغیرہ ۱۲ ف۴ مؤرخیں نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں ہوا ہے ۱۲ اس کا نام ابرہہ تھا ۱۲ ف۵ اس ہاتھی کا نام محمود تھا ۱۲ ف۶ ان کا نام حلیمہ سعدیہ تھا ۱۲ ف۷ بخار کے نون پر زبر اور جیم پر تشدید اور زبر۔ بنی بخار ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲

گیا اور وہ آپ کو شام کی طرف تجارت کے لئے لے چلے تھے راہ میں بحیرا نے جو نصاریٰ کا عالم اور درویش تھا آپ کو دیکھا اور آپکے چچا سے تاکید کی کہ آپ کی حفاظت کرو یہ نبی ہیں اور آپ کو مکہ واپس کرا دیا پھر آپ خود حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر شام کو چلے راہ میں نسطورا نے جو کہ عالم اور درویش نصاریٰ کا تھا آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی اور جب آپ لوٹے تو حضرت خدیجہؓ سے آپ کی شادی ہو گئی اُسوقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ چالیس برس کی تھیں پھر چالیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور آپ باون یا ترپن برس کے تھے کہ آپ کو معراج ہوئی نبوت کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے پھر جب کافروں نے بہت دق کیا خدائے تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینے چلے گئے اور دوسرا برس مدینے آئے ہوئے تھا کہ بدر کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئیں سب چھوٹی بڑی ملا کر پینتیس ہوئیں اور مشہور نکاح آپ کے گیارہ بیبیوں سے ہوئے جن میں دو تو آپکے روبرو انتقال کر گئیں ایک تو حضرت خدیجہؓ دوسری حضرت زینبؓ خزیمہ کی بیٹی اور نو کو چھوڑ کر آپنے وفات فرمائی۔ حضرت سودہؓ حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت زینبؓ جحش کی بیٹی، حضرت ام حبیبہؓ حضرت جویریہؓ حضرت میمونہؓ، حضرت صفیہ اور آپ کی اولاد چار لڑکیاں تھیں سب میں بڑی حضرت زینبؓ اور ان سے چھوٹی حضرت رقیہؓ ان سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ سب میں چھوٹی حضرت فاطمہؓ یہ سب حضرت خدیجہ سے ہیں اور تین یا چار یا پانچ لڑکے تھے، حضرت قاسمؓ اور حضرت عبداللہ اور حضرت طیبؓ اور حضرت طاہرؓ یہ حضرت خدیجہؓ سے ہیں اور ایک حضرت ابراہیمؓ یہ حضرت ماریہ سے ہیں جو آپ کی باندی تھیں اور ان کا مدینہ میں شیر خوارگی کی حالت میں انتقال ہو گیا تھا اس طرح تو پانچ ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ کا نام طیب بھی ہے تو اس طرح چار ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طیب بھی انہی عبداللہ کا نام ہے اور طاہر بھی تو اس طرح تین ہوئے اور حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں انتقال کر گئے اور باقی لڑکے نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے اور آپ مدینہ میں دس برس تک رہے پھر بدھ کے روز صفر کے مہینے کے دو دن رہے تھے آپ بیمار ہوئے اور ربیع الاول کی بارہ تاریخ پیر کے روز چاشت کے وقت ترسٹھ سال کی عمر میں وفات فرما گئے اور منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں

ساٹھ خدیجہ میں خ پر زبر اور دال کے نیچے زیر اور یا ساکن اور جیم پر زبر ہے۔ خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ تھیں۔ ۱۲ ساٹھ یعنی آپ جاگتے میں مع اپنے جسم کے آسمان پر تشریف لے گئے اور وہاں کی سیر کی ۱۲ ۵۳ مدینہ منورہ سے تقریباً اسی میل کے فاصلہ پر ایک کنوئیں کا نام بدر اور اسی کے نام سے ایک گاؤں کی آبادی بھی ہے یہ عظیم الشان جہاد اسی سرزمین پر ہوا ہے۔ ۱۲

نے کہا ہے کہ منگل کا دن گذر کر رات آگئی اور یہ دیر اس لئے ہوئی کہ صحابہ غم و صدمہ سے ایسے پریشان تھے کہ کسی کا ہوش درست نہیں تھا اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے حضرت زینب رض کے ایک لڑکا پیدا ہوا علی اور ایک لڑکی امامہ دونوں کی نسل نہیں چلی حضرت رقیہ کے ایک لڑکا ہوا عبداللہ چھ سال کا انتقال کر گیا اور حضرت ام کلثوم کی کچھ اولاد نہیں ہوئی اور حضرت فاطمہ رض کے حسن رض حسین رض اور ان کی اولاد بہت کثرت سے پھیلی۔

(۳) پیغمبر صلے اللہ علیہ کے مزاج و عادات کا بیان

آپ دل کے بڑے سخی تھے کسی سوالی سے نہیں کبھی نہیں کی اگر ہو اور دینا نہ ہوا تو نرمی سے سمجھا دیا دوسرے وقت دینے کا وعدہ کر لیا آپ بات کے بڑے سچے تھے آپ کی طبیعت بہت نرم تھی سب باتوں میں سہولت اور آسانی برتتے اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کا بڑا خیال رکھتے تھے کہ ان کو کسی طرح کی اپنے سے تکلیف نہ پہنچے یہانتک کہ اگر رات کو اٹھ کر باہر جانا ہوتا تو بہت ہی آہستہ جوتی پہنتے بہت ہلکے سے کواڑ کھولتے بہت آہستہ چلتے اور اگر گھر میں تشریف لاتے اور گھر والے سو رہتے تو بھی سب کام چپکے چپکے کرتے کبھی کسی سوتے کی نیند خراب نہ ہو جائے ہمیشہ نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے جو بہت سے آدمیوں کے ساتھ چلتے تو اوروں سے پیچھے رہتے جو سامنے آتا اس کو پہلے خود سلام کرتے جب بیٹھتے تو بہت عاجزی کی صورت بنا کر، جب کھانا کھاتے تو بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھکر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا بھی چپاتی نہیں کھائی تکلف کی تشتریوں میں کبھی نہیں کھایا ہر وقت خدائے تعالیٰ کی خوف سے غمگین سے رہتے ہر وقت اسی سوچ میں لگے رہتے، اسی دھن میں کسی کروٹ چین نہ آتا زیادہ وقت خاموش رہتے بدون ضرورت کے کلام نہ فرماتے جب بولتے تو ایسا صاف کہ دوسرا آدمی خوب سمجھ لے آپ کی بات نہ تو اتنی لمبی ہوتی کہ ضرورت سے زیادہ اور نہ اسقدر کم ہوتی کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آئے بات میں ذرا سختی نہ تھی نہ برتاؤ میں کسی طرح کی سختی تھی اپنے پاس آنے والے کی بیقدری اور ذلت نہ کرتے تھے کسی کی بات نہ کاٹتے تھے البتہ اگر شرع کے خلاف کوئی بات کرتا یا تو منع فرما دیتے یا وہاں سے خود اٹھ جاتے خدا کی نعمت کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو آپ اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے کبھی اس میں عیب نہ نکالتے تھے کہ اس کا مزہ اچھا نہیں ہے یا اس میں بد بو آتی ہے البتہ جس چیز کو دل نہ لیتا اس کو خود نہ کھاتے اور نہ اسکی تعریف کرتے نہ اسمیں عیب نکالتے دنیا کی کیسی ہی بات ہو اس کی وجہ سے آپ کو غصہ نہ آتا مثلاً کسی

لے یعنی اس کی بات کے بیچ میں نہ بولتے تھے بلکہ پوری بات سنکر جواب دیتے تھے ۱۲-

کے ہاتھ سے نقصان ہو گیا کسی نے کوئی کام بگاڑ دیا یہانتک کہ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک
آپ کی خدمت کی اس دس برس میں میں نے جو کچھ کیا اس کو یوں نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور جو نہیں کیا
اس کو یوں نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں کیا البتہ اگر کوئی بات خلاف دین کے ہو جاتی تو اسوقت آپ کے
غصہ کی کوئی تاب نہ لاسکتا تھا اپنے ذاتی معاملہ میں آپ نے غصہ نہیں کیا۔ اگر کسی سے ناراض ہوتے
تو صرف منھ پھیر لیتے یعنی زبان سے کچھ سخت و سُست نہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے
شرم اسقدر تھی کہ کیا کنواری لڑکی کو ہوگی بڑی ہنسی آتی تو یوں ہی ذرا مسکرا دیتے یعنی آواز سے نہ ہنستے
سب میں ملے جلے رہتے یہ نہیں کہ اپنی شان بنا کر لوگوں سے کھنچنے لگیں بلکہ کبھی کبھی کسی کا دل خوش کرنے
کو ہنسی مذاق بھی فرما لیتے اس میں بھی وہی بات فرماتے جو سچی ہوتی نفلیں اسقدر پڑھتے کہ کھڑے کھڑے
دونوں پاؤں سوج جاتے جب قرآن شریف پڑھتے یا سنتے تو خدا کے خوف اور محبت سے روتے عاجزی
اسقدر مزاج میں تھی کہ اپنی امت کو حکم فرمایا کہ مجھ کو بہت مت بڑھا دینا۔ اور اگر کوئی غریب ماما اصیل آکر
کہتی کہ مجھ کو آپ سے الگ کچھ کہنا ہے آپ فرماتے اچھا کہیں سڑک پر بیٹھکر کہہ لے وہ جہاں بیٹھ جاتی
آپ بھی وہیں بیٹھ جاتے۔ کوئی بیمار ہو امیر یا غریب اس کو پوچھتے کسی کا جنازہ ہوتا آپ اسپر تشریف
لاتے کیسا ہی کوئی غلام دعوت کر دیتا آپ قبول فرما لیتے اگر کوئی جو کی روٹی اور بدمزہ چربی کی دعوت
کرتا آپ اس سے بھی عذر نہ فرماتے زبان سے کوئی بیکار بات نہ نکلتی سب کی دلجوئی کرتے کوئی ایسا
برتاؤ نہ فرماتے جس سے کوئی گھبرا وے ظالم موذیوں کی شرارت سے خوش تدبیری کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر
ان کے ساتھ اسی خندہ پیشانی اور خوش خلاقی کے ساتھ پیش آتے آپ کے پاس کے حاضر ہونے والوں
میں اگر کوئی نہ آتا اس کو پوچھتے ہر کام کو ایک قاعدے سے کرتے یہ نہیں کہ کبھی کچھ کر دیا کبھی کسی طرح
کر لیا جب اٹھتے خدا کی یاد کر کے جب بیٹھتے خدا کی یاد کر کے جب کسی محفل میں تشریف لیجاتے تو جہانتک آدمی بیٹھے ہیں
اسکے کنارے پر بیٹھ جاتے یہ نہیں کہ سب کو پھاند کر بڑی جگہ جا کر بیٹھیں اگر بات کرنے کے وقت کئی آدمی
ہوتے تو باری باری سب کی طرف منھ کر کے بات کرتے یہ نہیں کہ ایک طرف تو توجہ ہے دوسروں کو
دیکھتے بھی نہیں سب کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص یوں سمجھتا کہ مجھے سب سے زیادہ چاہتے
ہیں اگر کوئی پاس آکر بیٹھتا یا بات شروع کرتا اس کی خاطر رکے بیٹھے رہتے جب پہلے وہی اٹھ جاتا
تو آپ اٹھتے آپ کے اخلاق سب کیساتھ عام تھے گھر میں جا کر مسند تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے گھر کے بہت
سے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے کہیں بکری کا دودھ نکال لیا کہیں اپنے کپڑے صاف کر لئے اپنا کام
اکثر اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے کیسا ہی برے سے برا آدمی آپ کے پاس آتا اس سے بھی مہربانی

کیساتھ ملتے اس کی دلشکنی نہ فرماتے غرض سارے آدمیوں سے زیادہ آپ ہی خوش اخلاق تھے اگر کسی سے کوئی ناپسند بات ہوجاتی تو کبھی اسکے منھ در منھ جتلاتے نہ طبیعت میں سختی تھی اور نہ کبھی سختی کی صورت بناتے جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی کے ڈرانے دھمکانے کو جھوٹ موٹ غصہ کی صورت بناکر ویسی ہی باتیں کرنے لگتے ہیں نہ آپ کی عادت چلانے کی تھی جو کوئی آپ کیساتھ برائی کرتا آپ کبھی اسکے ساتھ برائی نہ کرتے بلکہ معاف اور درگذر فرمادیا کرتے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی غلام کو خدمتگار کو عورت کو بلکہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا اور شریعت کے حکم سے سزا دینا اور بات ہے البتہ آپ پر کوئی زیادتی کرتا تو اس کا بدلہ نہ لیتے۔ ہر وقت ہنس مکھ رہتے اور ناک بھوؤں کو نہ چڑھاتے اور یہ مطلب نہیں کہ بے غم رہتے کیونکہ اوپر آچکا ہے کہ ہر وقت غم اور سوچ میں رہتے۔ مزاج بہت نرم تھا نہ بات میں سختی نہ برتاؤ میں سختی نہ بیہاکی تھی کہ جو چاہا پھٹ سے کہدیا کسی کا عیب بیان کرتے نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے ان خصلتوں کی...... ہوا بھی نہ لگی تھی جیسے اپنی بڑائی کرنا کسی سے بحثا بحثی لگانا جس بات میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں لگنا نہ کسی کی برائی کرتے نہ کسی کے عیب کی کھود کرید کرتے اور وہی بات منھ سے نکالتے جس میں ثواب ملا کرتا ہے کوئی باہر کا پردیسی آجاتا اور بول چال میں پوچھنے پاچھنے میں بے تمیزی کرتا آپ اسکی سہار فرماتے کسی کو اپنی تعریف نہ کرنے دیتے اور حدیثوں میں بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں جتنی ہمنے بتلادی ہیں اگر عمل کرو یہ بھی بہت ہیں، اب نیک بیبیوں کے حال سنو

(۱)	حضرت حوّا علیہا السّلام کا ذکر	۴

یہ حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بی بی اور تمام دنیا کی آدمیوں کی ماں ہیں اللہ تعالےٰ نے انکو اپنی کامل قدرت سے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھر ان کے ساتھ نکاح کردیا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی، وہاں ایک درخت تھا اس کے کھانے کو منع کردیا انھوں نے غلطی سے شیطان کے بہکانے میں آکر اس درخت سے کھالیا اسپر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت سے دنیا میں جاؤ دنیا میں آکر اپنی خطا پر بہت روئیں اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا معاف کردی اور پہلے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے الگ ہوگئی تھیں اللہ تعالیٰ نے پھر ان سے ملا دیا پھر دونوں سے بیشمار اولاد پیدا ہوئی **فائدہ** بیبیو دیکھو حضرت حوّا نے اپنی خطا کا اقرار کرلیا توبہ کرلی بعضی عورتیں اپنے قصور کو بنایا کرتی ہیں اور کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں اور ایسی تو بہت ہیں جو گناہ کرتی ہیں ساری عمر کرتی رہتی ہیں اس کو چھوڑتی نہیں خاصکر غیبت اور رسموں کی پابندی بیبیو اس خصلت کو چھوڑ دو

خطا و قصور ہو جاوے اس کو فوراً چھوڑ کر توبہ کر لیا کرو۔

۵	حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر	نبا ہا ۱۲ ۲

قرآن شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی ماں کے لئے بھی دعا کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ آپ کے ماں باپ مسلمان تھے فائدہ دیکھو ایمان کی کیا برکت ہے کہ ایماندار کے واسطے پیغمبر بھی دعا کرتے ہیں بیبیو ایمان کو محفوظ رکھو

۶	حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر	۳

یہ حضرت ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی بی بی اور حضرت اسحٰق پیغمبر علیہ السلام کی ماں ہیں ان کا فرشتوں سے بولنا اور فرشتوں کا اُن سے یہ کہنا کہ تم سارے گھر والوں پر خدا کی رحمت اور برکت ہو قرآن میں مذکور ہے ان کی پارسائی اور ان کی دعا قبول ہونے کا ایک قصہ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے شام کو چلے یہ بھی سفر میں ساتھ تھیں راستے میں کسی ظالم بادشاہ کی بستی آئی اس کمبخت سے کسی نے جا لگایا کہ تیری عملداری میں ایک بی بی بڑی خوبصورت آئی ہے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا کہ میری دین کی بہن ہے بیوی اس لیے نہیں فرمایا کہ وہ ان کو خاوند سمجھ کر مار ڈالتا جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو حضرت سارہ سے کہا کہ دیکھو میری بات جھوٹی مت کر دینا اور ویسے تم دین میں میری بہن ہی ہو پھر اس نے حضرت سارہ کو پکڑوا بلایا جب ان کو معلوم ہوا کہ اس کی نیت بُری ہے انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور دعا کی اے اللہ اگر میں تیرے پیغمبر پر ایمان رکھنے والی اور ہمیشہ اپنی آبرو بچانے والی ہوں تو اس کافر کا مجھ پر قابو نہ چلنے دیجئے بس اس کا یہ حال ہوا کہ لگا ہاتھ پاؤں دیدے مارنے پھر خوشامد کرنے لگا اور کہا کہ اے اللہ سے دعا کرو میں اچھا ہو جاؤں، میں پختہ عہد کرتا ہوں کہ کچھ نہ کہوں گا ان کو بھی یہ خیال آیا اگر مر جائیگا تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے مار ڈالا ہو گا غرض اس کے اچھا ہونے کی دعا کر دی فوراً اچھا ہو گیا اس نے پھر شرارت کا ارادہ کیا آپ نے پھر بد دعا کی اس نے پھر منت سماجت کی آپ نے پھر دعا دی غرض تین بار ایسا ہی قصہ ہوا آخر جھلا کر کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لے آئے ان کو رخصت کرو اور حضرت ہاجرہ جن کو اس نے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا قبطیوں کی قوم سے تھیں اور اسی طرح خدا نے اُن کی عزت بھی بچا رکھی تھی خدمت کے لئے اُن کے حوالہ کیں ماشاء اللہ عزت آبرو سے حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے پاس آگئیں فائدہ میری، دیکھو پارسائی کیسی برکت کی چیز ہے ایسے آدمی کی کسطرح اللہ تعالےٰ نگہبانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز سے مصیبت ٹلتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے جب کوئی پریشانی ہوا کرے بس نفلوں میں لگ جایا کرو اور دعا کیا کرو۔

۴	حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر	(۷)

جس ظالم بادشاہ کا اوپر قصہ آچکا ہے اس نے حضرت ہاجرہؓ کو بطور باندی رکھ چھوڑا تھا جیسا ابھی بیان ہوا ہے پھر اس نے ان کو حضرت سارہؓ کو دیدیا اور حضرت سارہؓ نے اُن کو اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیدیا اور اُن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے ابھی حضرت اسمٰعیل دودھ پیتے بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکہ شریف کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آباد کریں اس وقت اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضرت اسمٰعیل اور انکی ماں ہاجرہ کو اس میدان میں چھوڑ دو ہم انکے نگہبان ہیں خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ماں اور بچہ دونوں کو لیکر اس جنگل بیابان میں جہاں اب مکہ آباد ہے پہنچا آئے اور انکے پاس ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلہ خرمہ کا رکھدیا جب پھر وہاں سے لوٹنے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام ان کے پیچھے چلیں اور پوچھا کہ ہم کو یہاں آپ اکیلے چھوڑے جاتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے کچھ جواب نہیں دیا[٢] تب انہوں نے پوچھا کہ کیا خدا تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم فرمایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے ہاں کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے اور اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں چھوارے کھا کر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتیں جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو ماں بیٹوں پر پیاس کا غلبہ ہوا اور حضرت اسمٰعیل کی تو یہ حالت ہوئی کہ مارے پیاس کے بل کھانے لگے ماں اس حالت میں اپنے بچے کو نہ دیکھ سکیں اور پانی دیکھنے کو صفا پہاڑ پر چڑھیں اور چاروں طرف نگاہ دوڑائی شاید کہیں پانی نظر آوے جب کہیں نظر نہیں پڑا تو اس پہاڑ سے اتر کر دوسرے پہاڑ مروہ کی طرف چلیں کہ اس پر چڑھ کر دیکھیں گے بیچ میدان میں ایک ٹکڑا زمین کا گڑھا سا تھا جب تک برابر زمین پر رہیں تو بچے کو دیکھ لیتیں جب اس گڑھے میں پہنچیں تو بچہ نظر نہ پڑا اس لئے دوڑ کر اس ٹکڑے سے نکلکر برابر میدان میں آگئیں غرض مروہ پہاڑ پر پہنچیں اور اسی طرح چڑھ کر دیکھا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا اس سے اتر کر بیتابی میں پھر صفا پہاڑ کی طرف چلیں اسی طرح دونوں پہاڑوں پر سات پھیرے کئے اور اس گڑھے کو ہر بار میں دوڑ کر طے کرتی تھیں اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ایسا پسند آیا کہ حاجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کو اسی طرح حکم

لے از بخاری شریف ۱۲ ۔ [٢] کسی خاص مصلحت سے جواب نہیں دیا اور کسی ضرورت سے ایسا کرنا بد اخلاقی نہیں ۱۲

کر دیا کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ میں سات پھیرے کریں اور پھر اُس ٹکڑے میں جہاں وہ گڑھا تھا اور اب وہ بھی برابر زمین ہو گئی ہے دوڑ کر چلا کریں غرض اخیر کے پھیرے میں مروہ پہاڑ پر تھیں کہ اُن کے کان میں ایک آواز سی آئی اُس کی طرف کان لگا کر کھڑی ہو گئیں پھر آواز آئی آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آیا حضرت ہاجرہ نے پکار کر کہا میں نے آواز سن لی ہے اگر کوئی شخص مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے اسی وقت جہاں آب زمزم کا کنواں ہے وہاں فرشتہ نمودار ہوا اور اپنا بازو زمین پر مارا وہاں سے پانی اُبلنے لگا انہوں نے چاروں طرف مٹی کی ڈول بنا کر اس کو گھیر لیا اور مشک میں بھی بھر لیا اور خود بھی پیا اور بچے کو بھی پلایا فرشتے نے کہا کچھ اندیشہ نہ کرنا اس جگہ خدا کا گھر یعنی کعبہ ہے۔ یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس گھر کو بناوے گا اور یہاں آبادی ہو جاوے گی چنانچہ تھوڑے دنوں میں سب چیزوں کا ظہور ہو گیا ایک قافلہ ادھر سے گذرا وہ لوگ پانی دیکھ کر ٹھہر گئے اور وہیں بس پڑے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی شادی ہو گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے اور دونوں باپ بیٹوں نے مل کر خانہ کعبہ بنایا اور وہ زمزم کا پانی اسوقت زمین کے اندر اتر گیا تھا پھر مدت کے بعد کنواں بن گیا۔

فائدہ دیکھو حضرت ہاجرہؓ کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ تھا جب انکو یہ معلوم ہو گیا کہ جنگل میں رہنا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہے پھر کیسی بےفکر ہو گئیں اور پھر اس بھروسہ کرنے کی کیا کیا برکتیں ظاہر ہوئیں بیبیو اسی طرح تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے انشاءاللہ تعالیٰ سب کام درست ہو جاتیں گے اور دیکھو اُنکی بزرگی کہ دوڑی تو تھیں پانی کی تلاش میں اور اللہ کے نزدیک وہ حرکت کیسی پیاری ہو گئی کہ حاجیوں کے واسطے اس کو عبادت بنا دیا جو بندے مقبول ہوتے ہیں ان کا معاملہ ہی دوسرا ہو جاتا ہے بیبیو کوشش کر کے خدائے تعالیٰ کے حکم مانا کرو تاکہ تم بھی مقبول ہو جاؤ پھر تمہارے دنیا کے کام بھی دین میں شامل ہو جائیں۔

(۸) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی کا ذکر (۵)

خانہ کعبہ بنانے سے پہلے دو دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھی مکہ میں آئے ہیں مگر حضرت اسمٰعیلؑ دونوں دفعہ گھر میں نہیں ملے اور زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہ تھا سو پہلی بار جب تشریف لائے اُسوقت حضرت اسمٰعیلؑ کے گھر میں ایک بی بی تھی اس سے پوچھا کہ کس طرح گذر ہوتا ہے کہنے لگی کہ بڑی مصیبت میں ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آویں اُن سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو چنانچہ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام گھر آئے تو سب حال معلوم ہوا آپ نے فرمایا وہ میرے

والد تھے اور چوکھٹ تو ہے وہ یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھکو چھوڑ دوں اس کو طلاق دے کر پھر ایک اور بی بی سے نکاح کیا جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام دوبارہ آئے ہیں تو یہ بی بی گھر میں تھیں انھوں نے بڑی خاطر کی آپ نے اُن سے بھی گزران کا حال پوچھا انہوں نے کہا خدائے تعالیٰ کا شکر ہے بہت آرام میں ہیں آپ نے اُن کے لیئے دعا کی اور فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آویں تو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو قائم رکھیں چنانچہ حضرت اسمٰعیلؑ کو آنے کے بعد یہ حال بھی معلوم ہوا آپ نے بی بی سے فرمایا کہ یہ میرے باپ تھے یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھکو اپنے پاس رکھوں۔ فائدہ دیکھو ناشکری کا پھل پہلی بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی ناراض ہوئے دوسرے نبی نے اپنے پاس سے الگ کر دیا اور شکر و صبر کا پھل دوسری بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی نے دعا دی دوسرے نبی کی خدمت میں رہنا نصیب ہوا بیبیو کبھی ناشکری نہ کرنا جس حالت میں ہو صبر و شکر سے رہنا۔

(۹) نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر (۶)

نمرود وہ ظالم بادشاہ ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالدیا تھا اُس کی یہ بیٹی جنکا نام رعضہ ہے اوپر کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھیں دیکھا کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر کچھ اثر نہیں کیا پکار کر پوچھا کہ اِس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مجھکو بچا لیا کہنے لگیں کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی اس آگ میں آؤں آپ نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ کہکر چلی آؤ کلمہ پڑھتی ہوئی بیدھڑک آگ کے اندر چلی گئیں اُس پر بھی آگ نے کچھ اثر نہیں کیا اور وہاں سے نکلکر اپنے باپ کو بہت برا بھلا کہا اُس نے اُن کے ساتھ بہت سختی کی مگر وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں فائدہ سبحان اللہ کیسی ہمت کی بی بی تھیں کہ تکلیف میں بھی ایمان کو نہ چھوڑا بیبیو تم بھی مصیبت کے وقتوں میں ہمت مضبوط رکھا کرو اور بال برابر بھی دین کے خلاف مت کیا کرو۔

(۱۰) حضرت لوط علیہ السّلام کی بیٹیوں کا ذکر (۷)

جب اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السّلام کے پاس فرشتے بھیجے اور انہوں نے آکر خبر دی کہ اب آپ کی قوم پر جنہوں نے آپ کو نہیں مانا عذاب آنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہلا بھیجا تھا کہ اپنے مسلمان کنبے کو راتوں رات اِس بستی سے نکال لیجاؤ اِس مسلمان کنبے میں آپ کی بیٹیاں بھی تھیں یہ بھی عذاب سے بچ گئی تھیں فائدہ دیکھو ایمان کیسی برکت کی چیز ہے کہ دنیا میں جو خدا کا قہر نازل ہوتا ہے ایمان اُس سے بھی بچا لیتا ہے۔

ف از بخاری شریف ۱۲ ــــ ۱۳ از قصص الانبیاء ۱۲ ــــ ۱۴ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابراہیم اللہ کے پیارے اور رسول ہیں ۱۲ ــــ ۱۵ یعنی نمرود کی ۱۲

بیبیو، ایمان کو خوب مضبوط کرو اور وہ مضبوط ہوتا ہے اس طرح کہ سب حکم بجالاؤ اور سب گناہوں سے بچو۔

(۱۱) حضرت ایوب علیہ السّلام کی بی بی کا ذکر (۸)

ان کا نام رحمت ہے جب ایوب علیہ السّلام کا تمام بدن زخمی ہوگیا اور سب نے پاس آنا جانا چھوڑ دیا یہ بی بی اس وقت خدمتگذاری میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اٹھاتیں ایک بار ان کو آنے میں دیر ہوگئی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے غصہ میں قسم کھائی۔ اچھا ہو جاؤں تو ان کے سو لکڑیاں ماروں گا جب انکو صحت ہوگئی تو اپنی قسم پوری کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کر دیا کہ تم ایک جھاڑو کو جسمیں سو سینکیں ہوں اور ایک دفعہ مار دو فائدہ دیکھو کیسی صابر بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں بھی برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری میں اُن کی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہو گیا تھا وہ اس کو بھی سہتی تھیں اسی خدمت اور صبر کی برکت تھی کہ اللہ میاں نے اُن کو لکڑیوں سے بچا لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدائے تعالیٰ نے حکم کو کیسا آسان کر دیا اب یہ مسئلہ نہیں ہے اس طرح اگر کوئی قسم کھاوے تو جھاڑو مارنے سے قسم پوری نہ ہوگی بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا ہوگا بیبیو خاوند کی تابعداری اور اُسکی نازک مزاجی کی خوب سہار کیا کرو تم بھی ایسی ہی پیاری بن جاؤ گی۔

(۱۲) حضرت لیّا یعنی حضرت یوسف علیہ السّلام کی خالہ کا ذکر (۹)

ان کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السّلام مصر کے بادشاہ ہوئے اور قحط پڑا اور سب بھائی مل کر اناج خریدنے اُن کے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے آپ کو پہچنوا دیا اس وقت اپنا کرتہ اپنے والد یعقوب علیہ السّلام کی آنکھوں پر ڈالنے کے لئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کی بینائی پھر درست ہوگئی اور اپنے وطن سے چلکر مصر میں حضرت یوسف علیہ السّلام سے ملے تو یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد اور اپنی اُن خالہ کو تعظیم کے واسطے بادشاہی تخت پر بٹھلایا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اُسوقت حضرت یوسف علیہ السّلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اُس زمانہ میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا اب درست نہیں رہا اللہ تعالیٰ نے ان خالہ کو ماں فرمایا ہے ان کی ماں کا انتقال ہوگیا تھا اور حضرت یعقوب علیہ السّلام نے ان سے نکاح کر لیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جن کا قصہ ہے

یہ ماں تھیں حضرت راحیل ان کا نام تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بچپن کے خواب کی یہ تعبیر ہے انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے مجھکو سجدہ کر رہے ہیں
فائدہ دیکھو کیسی ف۱ بزرگ ہوں گی جن کی تعظیم نبی نے کی

(۱۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر (۱۰)

ان کا نام یوحانذ ہے جس زمانہ میں فرعون کو پنڈتوں نے ڈرایا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہی کو غارت کرے گا اور فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو اس کو قتل کر ڈالو چنانچہ ہزاروں لڑکے قتل ہو گئے ایسے نازک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اس وقت خدائے تعالیٰ نے ان بی بی کے دل میں یہ بات ڈالی جس کو الہام کہتے ہیں کہ تم بفکر ان کو دودھ پلاتی رہو اور جب ان کا اندیشہ ہو کہ کسی کو خبر ہو جاوے گی تو اس وقت ان کو صندوق کے اندر بند کر کے دریا میں ڈال دیجو پھر ان کو جس طرح ہم کو منظور ہوگا تمہارے پاس پہنچا دیں گے چنانچہ انہوں نے بیدھڑک ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سب وعدے پورے کر دیئے۔
فائدہ بیبیو دیکھو ان کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ اور اطمینان تھا اور اس بھروسہ کی برکتیں بھی کیسی ظاہر ہوئیں

(۱۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا ذکر (۱۱)

ان کا نام بعضوں نے کہا ہے کہ مریم ہے بعضوں نے کہا ہے کہ کلثوم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ان کو دریا میں ڈالدیا تو ان سے کہا کہ ذرا تم کھوج لگاؤ کہ انجام کیا ہوتا ہے غرض وہ صندوق نہر میں ہو کر فرعون کے محل میں پہنچا اور نکالا گیا تو اس کے اندر ایک خوبصورت بچہ ملا اور فرعون نے قتل کرنا چاہا مگر فرعون کی بی بی نے کہ بیحد نیک بخت اور خدا ترس تھیں کہہ سنکر جان بچائی اور دونوں میاں بی بی نے اپنا بیٹا بنا کر پالنا چاہا تو اب موسیٰ علیہ السلام کسی انا کا دودھ ہی منہ میں نہیں لیتے سب حیران تھے کہ کیا تدبیر کریں اسوقت یہ بی بی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اسی کھوج میں وہاں پہنچ گئی تھیں کہنے لگیں کہیں ایک دودھ پلانے والی بتاؤں جو بہت خیرخواہ اور سلیقہ ہے اور بھی اسکا بہت ستھرا ہے آخر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا پتہ بتلایا وہ بلائی گئیں اور موسیٰ علیہ السلام ان کے سپرد کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ ہم ان کو تمہارے پاس پہنچا دینگے وہ اس طرح پورا ہوا فائدہ دیکھو عقل بھی کیا چیز ہے کس طرح پتہ بھی لگا لیا اور کیسی جان جوکھوں میں

ف۱ فائدہ اگر بزرگ ہوں تب تو بہت زیادہ عظمت کے قابل ہیں اور اگر بزرگ نہ ہوں جب ان کی تعظیم کرنا واجب ہے ۱۲ محشی ف۲ یعنی خدا سے ڈرنیوالی ۱۲

اپنی ماں کی خیر خواہی اور تابعداری بجالائیں اور دشمنوں کو خبر بھی نہ ہوئی بیبیو! ماں باپ کی تابعداری اور عقل تمیز بڑی نعمت ہے

(۱۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی کا ذکر (۱۲)

ان کا نام صفورا ہے اور یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بڑی بیٹی ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مصر شہر میں ایک کافر بے ارادہ مارا گیا اور فرعون کو خبر ہوئی اس نے اپنے سرداروں سے صلاح کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا چاہیے موسیٰ علیہ السلام یہ خبر پا کر پوشیدہ مدین شہر کی طرف چل دیئے جب بستی کی حد پر پہنچے تو دیکھا بہت سے چرواہے کنوئیں سے کھینچ کھینچ کر اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پر جانے سے ہٹا رہی ہیں۔ ان دونوں لڑکیوں میں ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی تھیں اور ایک سالی آپ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر کوئی مرد کام کرنے والا ہے نہیں اس لیے ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ہم عورتیں ہیں اسواسطے مردوں کے چلے جانے کے منتظر رہتے ہیں سب کے چلے جانے کے بعد ہم اپنی بکریوں کو پانی پلا لیتے ہیں آپ کو ان کے حال پر رحم آیا اور خود پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا ان دونوں نے جا کر اپنے والد بزرگوار سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے بڑی بیٹی کو بھیجا کہ ان بزرگ کو بلا لاؤ وہ شرماتی ہوئی آئیں اور موسیٰ علیہ السلام کو ان کا پیغام پہنچا دیا آپ ان کے ہمراہ ہو لیے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملے انہوں نے ان کی ہر طرح سے تسلی کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک لڑکی تم سے بیاہ دوں مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس یا دس برس میری بکریاں چراؤ آپ نے منظور کیا اور بڑی بیٹی سے آپ کا نکاح ہو گیا آپ ان کو لے کر وطن چلے تھے کہ راستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت ہوئی طور پہاڑ پر آگ نظر آئی وہاں پہنچے تو خدا کا نور تھا وہیں آپ کو پیغمبری مل گئی **فائدہ** دیکھو اپنے گھر کا کام کیسی محنت کرتی تھیں اور غیر مرد سے لاچاری کو بولیں تو کیسی شرماتی ہوئی بیبیو تم بھی گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سستی مت کیا کرو اور شرم و حیا ہر وقت لازم سمجھو.

(۱۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سالی کا ذکر (۱۳)

ان کا ذکر ابھی اوپر آچکا ہے ان کا نام صفیرا ہے یہ بھی اپنی بہن کے ساتھ گھر کا کاروبار بڑی محنت سے کرتی تھیں اور باپ کی تابعداری اور خدمت بجالاتی تھیں **فائدہ** بیبیو اس طرح تم بھی ماں باپ کی خدمت اور گھر کے کام میں محنت مشقت کیا کرو جیسے کام غریب لوگ کیا کرتے ہیں ان کو ذلت مت سمجھو، دیکھو پیغمبر

زادیوں سے توزیادہ تمہارا رتبہ نہیں ہے -

(۱۷) حضرت آسیہؓ کا ذکر (۱۴)

فرعون مصر کا بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا یہ اُس کی بی بی ہیں خدا کی قدرت خاوند شیطان اور بی بی ایسی ولی جنکی تعریف قرآن میں آئی اور جنکی بزرگی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کوئی کمال کے رتبہ کو نہیں پہنچی سوا حضرت مریمؑ اور آسیہؓ کے انہوں نے ہی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جان بچپن میں ظالم فرعون سے بچائی تھی جیسا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بہن کے ذکر میں گذرا ان کی قسمت میں موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لانا لکھا تھا شروع بچپن ہی سے اِن کے دل میں اُن کی محبت پیدا ہوگئی تھی جب موسیٰ علیہ السّلام کو پیغمبری ملی فرعون تو ایمان نہیں لایا مگر یہ ایمان لے آئیں فرعون کو جب انکے ایمان لانیکی خبر ہوئی اُن پر بڑی سختی کی اور طرح طرح سے تکلیف پہنچائی مگر انہوں نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا اسی حالت میں دنیا سے اُٹھ گئیں فلدہٗ دیکھو کیسی ایمان کی مضبوط تھیں کہ بیدین خاوند بادشاہ تھا کچھ اُسنے کیا مگر اُس کا ساتھ نہیں دیا اب ذرا ذرا سی تکلیف میں کفر کے کلمے بکنے لگتی ہیں بیبیو ایمان بڑی دولت ہے کیسی ہی تکلیف پہنچے دین کے خلاف کوئی کام نہ کرنا اگر کسی کا خاوند بد دینی کا کام کرے کبھی اُس کا ساتھ نہ دے اور اس زمانہ میں کافر مرد سے نکاح ہو جاتا تھا مگر ہماری شرع میں اب یہ حکم ہے کہ اگر خاوند کافر ہو تو نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر کافر ہونے سے پہلے ہو گیا ہو تو ٹوٹ جاتا ہے

(۱۸) فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر ۱۵

روضۃ الصفا ایک کتاب ہے اُسمیں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی ایک خواص تھی جو اس کی کار مختار تھی اور اُس کی کنگھی چوٹی بھی وہی کرتی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی ایک بار اُس کے بال سنوار رہی تھی کہ اُس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اُس نے بسم اللہ کہہ کے اُٹھالی لڑکی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے - خواص نے کہا یہ اُسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اُس کو بادشاہی دی لڑکی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اُس خواص کو بلا کر ڈرایا دھمکایا مگر اس نے صاف کہدیا کہ جو چاہے سو کر - میں ایمان نہ چھوڑونگی اوّل اس کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اُسپر انگارے اور بھوبل ڈالی جب اس سے بھی کچھ نہ ہوا

ملہ یہ مضمون پچھلی عورتوں کے متعلق ہے اس لئے حضرت فاطمہ زہرا کو جو تمام عورتوں کی سردار ہیں بلکہ چونکہ وہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تھیں اسلئے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا گیا ۱۲ -

تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اُس کو آگ میں ڈالدیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کیجیو خبردار ایمان نہ چھوڑیو۔ غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی یہاں تک کہ اس بیچاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا عم کے پارہ میں سورۂ بروج میں جو کھائیوں والوں کا قصہ آیا ہے اس میں بھی اسی طرح ایک عورت کا اور اسکے بچہ کا قصہ ہوا تھا فائدہ دیکھو ایمان کی کیسی مضبوط تھی بیبیو ایمان بڑی نعمت ہے اپنے نفس کی خوشی کیواسطے یا کسی لالچ کے سبب یا کسی مصیبت تکلیف کیوجہ سے کبھی اپنے ایمان دین میں خلل مت ڈالنا خدا اور رسول کے خلاف کوئی کام مت کرنا۔

(۱۹) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر (۱۶)

جب فرعون نے مصر میں بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرنا شروع کیا اُن سے طرح طرح کی بیگاریں لیتا ان کو مارتا اور دُکھ پہنچاتا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سب بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے نکال لے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم سے اُن کی جان چھٹے موسیٰ علیہ السّلام سب کو لیچلا جب دریائے نیل پر پہنچے رستہ بھول گئے اور بھی کسی کی پہچان میں رستہ نہ آیا آپ نے تعجب کیا اور پکار کر فرمایا کہ جو شخص اس بھید سے واقف ہو وہ آکر بتلادے ایک بڑھیا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ جب حضرت یوسف علیہ السّلام کا انتقال ہونے لگا تھا تو انھوں نے اپنے بھائی بھتیجوں کو وصیت فرمادی تھی کہ اگر کسی وقت میں تم لوگ مصر کا رہنا چھوڑ دو تو میرا تابوت جسمیں میری لاش ہوگی اپنے ساتھ لیجانا توجبتک آپ وہ تابوت ساتھ نہ لیں گے رستہ نہ ملیگا آپ نے تابوت کا حال پوچھا کہ کہاں دفن ہے اس کا واقف بھی بجز اُس بڑھیا کے کوئی نہ نکلا اُس سے جو پوچھا تو اُسنے عرض کیا کہ یوں نہ بتلاؤں گی مجھ سے ایک بات کا اقرار کیجیے اُسوقت بتاؤں گی آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے کہنے لگی وہ اقرار یہ ہے کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو اور جنت میں جس درجہ میں آپ ہوں اسی درجہ میں مجھکو رہنے کی جگہ ملے[1] آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ بات تو میرے اختیار کی نہیں حکم ہوا کہ تم اقرار کرلو ہم پورا کردینگے آپ نے اقرار کرلیا اس نے تابوت کا پتہ بتلادیا کہ دریا کے بیچ میں دفن تھا اُس تابوت کا نکالنا تھا اور رستہ کا ملنا تھا رستہ ملگیا[2] فائدہ دیکھو یہ بڑی بی کیسی بزرگ تھیں کہ کوئی دولت دنیا کی نہیں مانگی اپنی عقبیٰ کو درست کیا بیبیو تم بھی دنیا کی ہوس چھوڑ دو وہ تو جتنی قسمت میں ہے ملے ہی گی اپنے دین کو سنوارو

[1] تفسیر مظہری ۱۲۔ [2] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بڑی بی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برابر ثواب میں بھی ہو جاویگی بلکہ فقط ایک جگہ رہنا ہوگا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے اور ثواب میں نبی کی برابر کوئی نہیں ہوسکتا۔ ۱۲ منہ آخرت ۶

۲۰	حیسور کی بہن کا ذکر	۷

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مار ڈالا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کے پوچھا کہ بھلا اس بچہ نے کیا خطا کی تھی جو اس کو مار ڈالا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکا جوان ہوتا تو کافر ہوتا اور اس کے ماں باپ ایمان دار تھے اولاد کی محبت میں ان کے بگڑ جانے کا ڈر تھا اس واسطے یہی مصلحت ہوئی کہ اس کو قتل کر دیا جاوے اب اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک لڑکی دینگے جو برائیوں سے پاک ہوگی اور ماں باپ کو زیادہ بھلائی پہنچانے والی ہوگی چنانچہ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی ایسی ہی پیدا ہوئی اور ایک پیغمبر سے اس کا نکاح ہوا اور ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور اس لڑکے کا نام حیسور تھا یہ لڑکی اسکی بہن تھی **فائدہ** جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمائیں کہ برائیوں سے پاک اور ماں باپ کو بھلائی پہنچانے والی ہوگی وہ کیسی اچھی ہوگی دیکھو گناہ سے پاک رہنا اور ماں باپ کو سکھ دینا کیسا پیارا کام ہے جس سے آدمی کا ایسا رتبہ ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس آدمی کی تعریف کریں بیبیو ان باتوں میں خوب کوشش کیا کرو۔

۲۱	حیسور کی ماں کا ذکر	۱۸

حیسور وہی لڑکا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی پڑھ چکی ہو کہ قرآن میں اس کے ماں باپ کو ایماندار لکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ایماندار فرمادیں وہ ایسا کچا پکا ایماندار تو ہوگا نہیں خوب پورا ایماندار ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ حیسور کی ماں بھی بہت بزرگ تھیں **فائدہ** دیکھو ایمان میں پختہ ہونا ایسی دولت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تعریف کی بیبیو ایمان کو مضبوط کرو اور وہ اسی طرح مضبوط ہوتا ہے کہ شرع کے حکم خوب بجالاؤ سب برائیوں سے بچو۔

۲۲	حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ کا ذکر	۱۹

قرآن میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ آپ نے میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے معلوم ہوا کہ آپ کی ماں بھی بزرگ تھیں کیونکہ بڑا انعام ایمان اور دین ہے **فائدہ** دیکھو ایمان ایسی چیز ہے کہ ایماندار کا ذکر پیغمبروں کی زبان پر بھی خوبی کیساتھ آتا ہے بیبیو ایمان کو خوب رونق دو۔

(۲۳)	حضرت بلقیس کا ذکر	(۲۰)

یہ ملک سبا کی بادشاہ تھیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہُدہُد جانور نے خبر دی تھی کہ میں نے ایک عورت بادشاہ دیکھی ہے اور وہ آفتاب کو پوجتی ہے آپ نے ایک خط لکھکر ہُدہُد کو دیا کہ اُس کے پاس ڈالدیجیو اُس خط میں لکھا تھا کہ تم لوگ مسلمان ہوکر یہاں حاضر ہو اس خط کو پڑھ کر امیروں وزیروں سے صلاح کی بہت بات جیت کے بعد خود ہی یہ صلاح قرار دی کہ میں اُنکے پاس کچھ چیزیں سوغات کے طور پر بھیجتی ہوں اگر یہ رکھ لیں تو سمجھوں گی کہ دنیا دار بادشاہ ہیں اگر نہ رکھیں تو سمجھوں گی کہ پیغمبر ہیں جب وہ چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچیں آپ نے سب لوٹا دیں اور کہلا بھیجا کہ اگر مسلمان نہ ہوگی تو لڑائی کے لئے فوج لاتا ہوں یہ پیغام سنکر یقین ہوگیا کہ بیشک پیغمبر ہیں اور مسلمان ہونیکے ارادہ سے اپنے شہر سے چلیں اُن کے چلنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے معجزے سے ان کا ایک بڑا بھاری قیمتی بادشاہی تخت تھا وہ اپنے دربار میں منگالیا تاکہ بلقیس معجزہ بھی دیکھ لیں اور اُس کے موتی جواہر اکھاڑ کر دوسری طرح جڑوا دیے جب بلقیس یہاں پہنچیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے انکی عقل آزمانے کو پوچھا گیا یہ تمہارا تخت تو نہیں ہے غور سے دیکھکر کہا کہ ہاں ویسا ہی ہے کہا کچھ صورت شکل بدل گئی تھی اس جواب سے معلوم ہوا کہ بڑی عقلمند تھیں پھر سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلانی چاہی کہ ہمارے خدا کی دی ہوئی بادشاہی تمہاری دنیا کی بادشاہی سے ویسے بھی زیادہ ہے یہ بات دکھلانے کے واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک حوض پانی سے بھر کر اُس کے اوپر ایسے صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جاوے کہ وہ نظر نہ آوے اور سلیمان علیہ السلام ایسی جگہ بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض راستے میں پڑے اور بلقیس کو اس جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑیگا تو پائینچے چڑھانے لگیں فوراً اُن کو کہدیا گیا کہ اسپر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت منگالینے کا معجزہ دیکھا اور اس کاریگری کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے بھی بادشاہی کا سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ ہے فوراً کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئیں پھر بعضے عالموں نے قصہ کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُن کے ساتھ خود نکاح کرلیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سے نکاح کردیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا **فائدہ** دیکھو کیسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب دین کی سچی بات معلوم ہوگئی فوراً اُس کو مان لیا اس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو پکڑ کر بیٹھیں بیبیو تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو کہ جب دین کی بات سنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی

پیروی مت کرو ان میں سے کوئی چیز کام نہ آوے گی فقط دین ساتھ چلے گا ۱۲

(۲۴) بنی اسرائیل[۱] کی ایک لونڈی کا ذکر (۲۱)

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار بڑی شان و شوکت سے سامنے کو گذرا ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجئے بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا اے اللہ مجھ کو ایسا مت کیجیو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گذرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور خواری سے لئے جاتے تھے ماں نے دعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجیو وہ بچہ پھر بولا اے اللہ مجھ کو ایسا ہی کر دیجیو ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے بچہ نے کہا کہ وہ سوار تو ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے **فائدہ** مطلب یہ کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہیئے، چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوئی تو مخلوق کی قدر کس کام آوے گی دیکھو یہ اُس لونڈی کی کرامت تھی کہ اُس کی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ پیتا بچہ باتیں کرنے لگا۔ بیبیو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذرا سے شبہ سے ان پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھی ہوں۔

۲۵ بنی[۲۲] اسرائیل کی ایک عقلمند دیندار بی بی کا ذکر ۲۲

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عابد تھا اُس کو اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی اتفاق سے وہ مر گئی اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا (غم میں عبادت بھی چھوڑ دی[۲]) بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اور اُس کے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا کہ مجھکو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی آخر اُس کو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی آ کر کہنے لگی کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اسنے کہا بیان کر کہنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگے کے طور پر لیا تھا اور مدت تک اُسکو پہنتی رہی پھر اُس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دیدو تو کیا وہ اس کا زیور دیدینا چاہیئے عالم نے کہا بیشک دیدینا چاہیئے وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے تو کیسے دیدوں عالم نے کہا تب تو اور بھی

[۲۱] اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا دوسرا نام تھا ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ یہ قصہ بخاری شریف میں ہے ۱۲ [۲۲] از تفسیر ۱۲ مؤلف

خوشی سے دینا چاہیئے کیونکہ ایک مدت تک اُس نے نہیں مانگا یہ اُس کا احسان ہے عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو خدا تعالیٰ نے ایک چیز مانگی دی تھی پھر جب چاہا لیلی اسی کی چیز تھی یہ سُنکر اس عالم کی آنکھیں سی کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا **فائدہ** دیکھو کیسی عورت تھی جس نے مرد کو عقل دی اور مرد بھی کیسا عالم بیبیو تم کو بھی چاہیئے کہ مصیبت میں یہی سمجھا کرو دوسروں کو بھی سمجھایا کرو

(۲۶) حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر (۲۳)

ان بی بی کا نام حنہ ہے عمران اُن کے میاں کا نام ہے جو والدہ ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے اُن کو حمل رہا تو انہوں نے اللہ میاں سے منت مانی کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اُس کو مسجد کی خدمت کے لئے آزاد چھوڑ دوں گی یعنی دنیا کے کام اس سے نہ لوں گی اُن کا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت لڑکا ہی کر سکتا ہے اس زمانہ میں ایسی منت درست تھی جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آیا تو لڑکی پیدا ہوئی افسوس سے کہا کہ اے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور خدا نے اُس کو قبول کیا غرض حضرت مریم اُن کا نام رکھا اور انہوں نے اُن کے لئے یہ دعا کی کہ اُن کو اور اُن کی اولاد کو شیطان سے بچائیو چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان سب بچوں کو پیدا ہوتے وقت چھیڑتا ہے مگر حضرت مریم اور اُن کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نہیں چھیڑ سکا **فائدہ** دیکھو اچھی پاک نیت کی کیسی برکت ہوئی کہ خدائے تعالیٰ نے کیسی پاک اولاد دی اور خدائے تعالیٰ نے ان کی دعا بھی قبول کی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اُن کی بڑی خاطر منظور تھی بیبیو پاک نیت کی ایسی برکتیں ہوتی ہیں ہمیشہ اپنی نیت خالص رکھا کرو جو نیک کام کرو خدا کے واسطے کرو تمہاری بھی اللہ میاں کے دربار میں قدر ہو جاوے گی

(۲۷) حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر (۲۴)

ان کے پیدا ہونے کا قصہ ابھی گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہو چکیں تو ان کی والدہ اپنی منت کے موافق اُن کو لے کر بیت المقدس کی مسجد میں پہنچیں اور وہاں کے رہنے والے بزرگوں سے کہا کہ یہ منت کی لڑکی لو چونکہ بڑے بزرگ خاندان کی تھیں سب نے چاہا کہ میں لیکر پالوں اُن میں حضرت زکریا علیہ السلام بھی تھے وہ حضرت مریم کے خالو ہوتے تھے یوں بھی اُنکا حق زیادہ تھا مگر پھر بھی لوگوں نے اُن سے جھگڑنا شروع کیا جس فیصلہ پر یہ سب راضی ہوتے تھے اُس میں بھی یہی بڑھے رہے آخر حضرت زکریا علیہ السلام نے اُن کو لے کر پرورش کرنا شروع کیا اُن کے بڑھنے کی یہ حالت تھی کہ اور بچوں سے کہیں زیادہ بڑھتی تھیں یہاں تک تھوڑے

دونوں میں میاں کی معلوم ہونے لگیں اور ویسے بھی بچپن ہی سے مادر زاد بزرگ اور ولی تھیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو قرآن میں ولی فرمایا ہے اور اُن کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ بے فصل میوے غیب سے اُن کے پاس آجاتے تھے حضرت زکریا علیہ السلام پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو جواب دیتیں کہ اللہ میاں کی یہاں سے غرض اُن کی ساری باتیں اچنبھے کی تھیں یہانتک کہ جب جوان ہوئیں تو محض خدائے تعالیٰ کی قدرت سے بدون مرد کے ان کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر پیدا ہوئے۔ یہودیوں نے بے باپ کے بچّہ پیدا ہونے پر واہی تباہی بکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہونے ہی کی زمانہ میں بولنے کی طاقت دی انہوں نے ایسی اچھی اچھی باتیں کیں کہ انصاف والوں کو معلوم ہوگیا کہ انکی پیدائش خدا کی قدرت کا نمونہ ہے بیشک بے باپ کے پیدا ہوئے ہیں عہ اور ان کی ماں پاک صاف ہیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی بجز دو عورتوں کے ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ یہ مضمون حضرت آسیہ کے ذکر میں بھی آچکا ہے۔ **فائدہ** دیکھو انکی ماں نے ان کو خدا کے نام کر دیا تھا کیسی بزرگ ہوئیں اور خود اللہ کی تابعداری میں لگی رہتی تھیں جس سے آدمی ولی ہوجاتا ہے اس کی برکت سے خدا نے کیسی تہمت سے بچالیا بیبیو خدا کی تابعداری کیا کرو سب آفتوں سے بچی رہو گی اپنی اولاد کو دین میں زیادہ لگا رکھا کرو۔ دنیا کا بندہ مت بنا دیا کرو۔

(۲۵)	## حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی کا ذکر	(۲۸)

ان کا نام الیشاع ہے یہ حضرت حنّہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بیوی کو سنوار دیا ہے اس کا مطلب بعضے عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنوار دیں حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام اُن کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے خالہ کے نواسے ہیں نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرما دیا ہے **فائدہ** دیکھو اچھی عادت ایسی اچھی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی بیبیو اپنی عادتیں ہر طرح کی خوب سنوارو جس کا طریقہ ہم نے ساتویں حصہ میں اچھی طرح لکھ دیا ہے پچیس قصے پہلی امتوں کی نیک بیبیوں کے تھے اب تھوڑے سے اس امت کی نیک بیبیوں کے بھی سن لو۔

عہ جب اکی قدرت کا یہ نمونہ مشاہدہ کر لیا جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے جسم سے ظاہر ہوا تھا تو اب یہ بات سمجھ میں آگئی یہ ہستی خدا کی قدرت کا نمونہ ہے جو اس نے بغیر باپ کے پیدا کر کے دکھایا ہے۔ ۱۲

(۱)	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۲۹)

یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ایک دفعہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام خدائے تعالیٰ کا سلام تمہارے پاس لائے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام دنیا کی بیبیوں میں سب سے اچھی چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہ، چوتھی حضرت فاطمہ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کافروں کے برتاؤ سے پریشانی ہوتی آپ ان سے آکر فرماتے۔ یہ کوئی ایسی تسلی کی بات کہدیتیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی جاتی رہتی اور آپ کو ان کا خیال ایسا تھا کہ بعد اُن کے انتقال کے بھی کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو ان کی ساتھنوں سہیلوں کو بھی ضرور گوشت بھیجتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انکا اور نکاح ہوا تھا ان کے پہلے شوہر کا نام ابوہالہ تمیمی ہے۔

فائدہ اللہ اور رسول کے نزدیک اُن کی قدر ایمان اور تابعداری سے تھی بیبیو تم بھی اس میں خوب کوشش رکھو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی پریشانی میں اُسکی دلجوئی اور تسلی کرنا نیک خصلت ہے اب بعضی عورتیں خاوند کے اچھے بچے دل کو اور اُلٹا پریشان کرڈالتی ہیں کبھی فرمائشیں کر کے کبھی تکرار کر کے۔ اس عادت کو چھوڑ دو۔

(۲)	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۰)

یہ بھی ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں انہوں نے اپنی باری دن حضرت عائشہ رضؓ کو دیدیا تھا اور حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے کہ کسی عورت کو دیکھکر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوئی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی سوا حضرت سودہ کے ان کو دیکھکر مجھ کو حرص ہوتی تھی کہ میں بھی ایسی ہی ہوتی جیسی یہ ہیں انکے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا **فائدہ** دیکھو حضرت سودہ رضؓ کی ہمت کہ اپنی باری اپنی سوت کو دیدی آجکل خواہ مخواہ بھی سوت سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں اور دیکھو حضرت عائشہ رضؓ کا انصاف کہ سوت کی تعریف کرتی ہیں آجکل جان جان کر اس پر عیب لگاتی ہیں، بیبیو تم کو بھی ایسی ہی ہمت اور انصاف اختیار کرنا چاہئے۔

(۳)	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۱)

یہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت چاہتی بیوی ہیں اُن سے کنواری سے حضرت کا نکاح

مسئلہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ ایمان لائی تھیں حضرت فاطمہ آپ کی بیٹی تھیں تمام سادات آپ کی اولاد میں سے ہیں ۱۲۰

ہوا ہے عالمہ اتنی بڑی تھیں کہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابی ان سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایک بار ہمارے حضرت سے ایک صحابی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ کو کس کے ساتھ محبت ہے فرمایا عائشہ کے ساتھ انہوں نے پوچھا اور مردوں میں فرمایا ان کے باپ یعنی حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ اور بھی ان کی بہت خوبیاں آئی ہیں **فائدہ** دیکھو ایک یہ عورت تھیں جن سے بڑے بڑے عالم مسئلے دین کے پوچھتے تھے ایک اب ہیں کہ خود بھی عالموں سے پوچھنے کا یا دین کی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں، بیبیو دین کا علم خوب محنت اور شوق سے سیکھو۔

(۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۳۲)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں حضرت نے کسی بات پر انکو ایک طلاق دیدی تھی پھر جبرائیل علیہ السلام کے کہنے سے آپ نے رجوع کر لیا حضرت جبرائیل نے یوں فرمایا کہ آپ حفصہ رضؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ دن کو روزہ بہت رکھتی ہیں راتوں کو جاگ کر عبادت بہت کرتی ہیں اور وہ بہشت میں آپ کی بی بی ہوں گی انہوں نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمرؓ کو وصیت کی تھی کہ میرا اتنا مال خیرات کر دیجیو اور کوئی زمین بھی انہوں نے وقف کی تھی اس کے بندوبست کے لئے بھی وصیت کی تھی ان کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تھا **فائدہ** دینداری کی برکت دیکھی کہ اللہ میاں کے یہاں سے طرفداری کی جاتی ہے فرشتے کے ہاتھ خاطرداری کا حکم ہوتا ہے کہ اپنی طلاق کو لوٹا لو اور ان کی سخاوت دیکھو کہ اللہ کی راہ میں کس طرح خیرات کا بندوبست کیا اور زمین بھی وقف کی، بیبیو دینداری اختیار کرو اور مال کی حرص اور محبت دل سے نکال ڈالو۔

(۵) حضرت زینب خزیمہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر (۳۳)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اور یہ ایسی سخی تھیں کہ غریبوں کی ماں کے نام سے مشہور تھیں انکے پہلے شوہر کا نام عبد اللہ بن جحش تھا **فائدہ** دیکھو غریبوں کی خدمت کیسی بزرگی کی چیز ہے

(۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۳۴)

یہ بی بی بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بی بی قصہ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک بار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اتنے میں بہت سے محتاج آئے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں

بھی تھیں اور آکر ہم گئے سر ہو گئے میں نے کہا چلو یہاں سے لے بنو حضرت ام سلمہ بولیں ہم کو یہ حکم نہیں
اری چھوکری سب کو کچھ دیدے چاہے ایک ایک چھوارا ہی ہو ان کے پہلے شوہر کا نام حضرت ابو سلمہؓ ہے
فائدہ دیکھو محتاجوں کی ہٹ باندھنے سے تنگ نہیں ہوئیں، اب ذرا سی دیر میں ڈور دبک کرنے
لگتی ہیں بلکہ کوسنے کاٹنے لگتی ہیں، بیبیو ایسا ہر گز مت کرو۔

(۷) حضرت زینبؓ جحش کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر (۳۵)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں حضرت زیدؓ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت نے ان کو اپنا
بیٹا بنایا تھا۔ پہلے بیٹا بنانا شرع میں درست تھا جب وہ جوان ہوئے حضرت کو ان کی شادی کی فکر ہوئی
آپ نے انہی زینب کے لئے ان کے بھائی کو پیغام دیا۔ یہ دونوں بھائی بہن حسب نسب میں حضرت
زید کو برابر کا نہ سمجھتے تھے اسواسطے اوّل اوّل رُکے مگر خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجدی کہ پیغمبر کی تجویز کے
بعد پھر مسلمان کو کوئی عذر نہ چاہئے دونوں نے منظور کر لیا اور نکاح ہو گیا مگر کچھ میاں بی بی میں اچھی طرح نہ بنی
نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت زیدؓ نے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر صلاح
کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا اور سمجھایا مگر انداز سے آپکو معلوم ہو گیا کہ بے طلاق دیئے رہا نہیں
اسوقت آپ کو بہت سوچ ہوا کہ اوّل ہی ان دونوں بھائی بہنوں کا دل اس نکاح کو گوارا نہ کرتا تھا
مگر ہمارے کہنے سے قبول کر لیا اب اگر طلاق ہو گئی تو اور بھی دونوں بھائی بہنوں کی بات ہلکی ہو گی اور بہت
دلشکنی ہو گی ان کی دلجوئی کی کیا تدبیر کیجائے آخر سوچنے سے یہ بات خیال میں آئی کہ اگر میں اپنے سے
نکاح کر لوں تو بیشک ان کے آنسو پونچھ جاویں گے ورنہ اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن اسکے ساتھ
ہی دنیا کی زبان کا یہ بھی خیال تھا کہ بے ایمان لوگ طعنے ضرور دینگے کہ بیٹے کی بیوی کو گھر میں ڈال لیا
اگرچہ شرع سے منہ بولا بیٹا سچ مچ کا بیٹا نہیں ہو جاتا مگر خلقت کی زبان کو کون پکڑے پھر ان میں بھی بے
ایمان لوگ جن کو طعنہ دینے کیواسطے ذرا سا نکتہ بہت ہے آپ اس سوچ بچار ہی میں تھے ادھر حضرت
زید نے طلاق بھی دیدی عدت گذرنے کے بعد آپ کی زیادہ رائے اسی طرف ٹھہری کہ پیغام بھیجنا چاہیئے چنانچہ
آپ نے پیغام دیا۔ انہوں نے کہا میں اپنے پروردگار سے کہہ لوں اپنی عقل سے کچھ نہیں کرتی ان کو
جو منظور ہو گا آپ ہی سامان کر دینگے یہ کہکر وضو کر کے مصلے پر پہنچ نماز میں لگ گئیں اور نماز کے بعد
دعا کی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر دی کہ ہم نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا آپ ان کے
پاس تشریف لے آئے اور آیت سنا دی۔ وہ اور بیبیوں پر فخر کیا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ

۳۵ یہ فخر بطور تکبر نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی نعمت کا اظہار تھا اور یہ عبادت ہے ۱۲ - محشی

نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا اور پہلے پہل جو پردہ کا حکم ہوا ہے وہ ان ہی کی شادی میں ہوا اور یہ بی بی بڑی سخی تھیں دستکار بھی تھیں اپنی دستکاری کی آمدنی سے خیرات کیا کرتیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سب بیبیوں نے مل کر ہمارے حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد سب سے پہلے کون بی بی دنیا سے جاکر آپ سے ملیگی آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے عربی بول چال میں لمبے ہاتھ والا کہتے ہیں سخی کو مگر بیبیوں کی سمجھ میں نہ آیا۔ وہ سمجھیں اسی ناپ کے لمبان کو سب نے ایک لکڑی سے اپنے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کئے تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ نکلے حضرت سودہ رضؓ کے مگر مریں سب سے پہلے حضرت زینبؓ اُسوقت سمجھ میں آیا کہ اوہو یہ مطلب تھا غرض ان کی سخاوت اللہ اور رسول کے نزدیک بھی مانی ہوئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں نے حضرت زینب سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی دین میں بڑی کامل خدا سے بہت ڈرنیوالی بات کی بڑی سچی رشتہ داروں سے بڑی سلوک کرنیوالی خیرات بہت کرنیوالی خیرات کرنے کیواسطے دستکاری میں بڑی محنتیں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا کہ دل میں بہت عاجزی رکھنے والی خدا کے سامنے گڑگڑانیوالی **فائدہ** بیبیو تم نے سن لی سخاوت کی بزرگی اور دستکاری کی خوبی اور ہر کام میں خدا سے رجوع کرنا دیکھو کبھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو ذلت مت سمجھنا ہنر پیشہ کو کبھی عیب مت جاننا

(۳۶)	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۸)

یہ بھی ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو ستایا اور مدینے جانے کا اُسوقت تک حکم نہ ہوا تھا، اس وقت بہت سے مسلمان حبشہ کے ملک کو چلے گئے تھے وہاں کا بادشاہ جس کو نجاشی کہتے ہیں نصرانی مذہب رکھتا تھا، مگر مسلمانوں کے جانے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا غرض جو مسلمان حبشہ گئے تھے ان ہی میں حضرت ام حبیبہ بھی تھیں یہ بیوہ ہوگئیں تو نجاشی بادشاہ نے ایک خواص جس کا نام ابرہہ تھا اُن کے پاس بھیجی کہ میں تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے پیغام دیتا ہوں انہوں نے منظور کیا اور انعام میں ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور کچھ انگوٹھی کی چھلے دیئے ان کے پہلے شوہر کا نام عبید اللہ بن حجش تھا **فائدہ** کیسی دیندار تھیں کہ دین کی حفاظت کے لئے گھر سے بے گھر ہوئیں آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو محنت کے بدلے کیسی راحت اور کیسی عزت دی کہ حضرت سے نکاح ہوا اور باشاہ نے اُن کا بندوبست کیا بیبیو دین کا جب موقع آجائے کبھی دنیا کے آرام کا یا نام کا یا مال کا یا گھر باہر کا لالچ مت کرنا سب چیزیں دین پر قربان کریں

(۳۷)	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۹)

یہ بھی ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں یہ ایک لڑائی میں جو بنی مصطلق کی لڑائی کے نام سے

ؐ حضور کی طرف سے ان کا مہر بھی اسی بادشاہ نے ادا کیا تھا ۱۲

مشہور ہے کافروں کے شہر سے قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت بن قیس یا انکے کوئی چچازاد بھائی تھے یہ ان کے حصے میں لگی تھیں انہوں نے اپنے آقا سے کہا کہ میں تم کو اتنا روپیہ دوں اور تم مجھ کو غلامی سے آزاد کر دو انہوں نے منظور کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ کچھ روپیہ کا سہارا لگا دیں آپ نے ان کی دینداری اور غریبی پر رحم کھایا اور فرمایا کہ اگر تم کہو تو روپیہ سب میں ادا کر دوں اور تم سے نکاح کر لوں انہوں نے جی جان سے قبول کر لیا غرض نکاح ہو گیا جب لوگوں کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو ان کے کنبے قبیلے کے اور بھی بہت قیدی دوسرے مسلمانوں کے قبضے میں تھے سب نے ان قیدیوں کو غلامی سے آزاد کر دیا کہ اب ان کا ہمارے حضرت سے سسرالی رشتہ ہو گیا اب ان کو غلام بنانا بے ادبی ہے حضرت عائشہ رضہ کا قول ہے کہ ہم کو ایسی کوئی عورت معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے اس کی برادری کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہو انکے پہلے شوہر کا نام مسافع بن صفوان تھا **فائدہ** دیکھو دینداری عجب نعمت ہے کہ اس کی بدولت باوجود لونڈی ہونیکے حضرت کی بیوی بنیں، بیبیو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی عزت دار نہیں جب آپ نے لونڈی کو بیوی بنانا عیب نہیں سمجھا تو اگر کوئی گھٹیا جگہ کسی مصلحت سے نکاح کر لے یا پردیس سے کسی کو لے آئے تو تم بھی اس کو حقیر مت سمجھو یہ بہت برا مرض ہے اور گناہ بھی ہے۔ دیکھو صحابہؓ کا ادب کہ اُن بیوی کی عزت کتنی بڑھی کہ ان کی برادری کی ذلت بھی گوارا نہیں کی آجکل کیسی جہالت ہے کہ خود اپنی بیوی کی بھی عزت نہیں کرتیں چاہے کیسی ہی دیندار ہو بھلا اس کی برادری کی تو کیا خاک عزت کرنے کی امید ہے

(۱۰)	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۸)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں ایک بہت بڑے حدیث کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انہوں نے یوں عرض کیا تھا کہ میں اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں یعنی بدون مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرما لیا تھا اس طرح کا نکاح خاص ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت بڑے تفسیر کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اوّل انہی بی بی کے لئے اتری ہے ان کے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا **فائدہ** دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھکر مہر کی بھی پرواہ نہیں کی حالانکہ اُس زمانہ میں مہر نقد النقد ہی ملجایا کرتا تھا ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا اُدھار نہ تھا بیبیو بس دین ہی کو ہمیشہ اصلی دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت رکھو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اسی میں کھپا دو رات دن اسی کا دھندا رہے ملجاوے تو باغ باغ ہو جاؤ چاہے

ثواب ہو چاہے گناہ نہ ملے تو غم سوار ہو جاوے شکایت کرتی پھرو دولت والوں پر حسد کرنے لگو نیت ڈانواڈول کرنے لگو

(۱۱)	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳۹)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں خیبر ایک بستی ہے وہاں یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تھی یہ بی بی اس لڑائی میں قید ہوکر آئی تھیں اور ایک صحابیؓ کے حصے میں لگ گئی تھیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے مول لے کر آزاد کر دیا اور آنسے نکاح کر لیا یہ بی بی حضرت ہارون پیغمبر علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور نہایت بُردبار عقلمند خوبیوں کی بھری ہیں اِن کی بُردباری ایک قصہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اُن کی ایک لونڈی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جھوٹ موٹ ان کی دو باتوں کی چغلی کھائی ایک تو یہ کہ اُن کو ابتک سنیچر کے دن سے محبت ہے یہ دن یہودیوں میں بڑی تعظیم کا تھا مطلب یہ تھا کہ اُن میں مسلمان ہو کر بھی اپنے پہلے مذہب یہودی ہونے کا اثر باقی ہے تو یوں سمجھو کہ مسلمان پوری نہیں ہوئیں دوسری بات یہ کہی کہ یہودیوں کو خوب دیتی لیتی ہیں حضرت عمرؓ نے حضرت صفیہ سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو بالکل جھوٹ ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اور جمعہ کا دن خدائے تعالیٰ نے دیدیا ہے سنیچر سے دل کو لگاو بھی نہیں رہا رہی دوسری بات وُہ البتہ صحیح ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ لوگ میرے رشتہ دار ہیں اور رشتہ داروں سے سلوک کرنا شروع کے خلاف نہیں پھر اس لونڈی سے پوچھا کہ تجھ کو جھوٹی چغلی کھانیکو کس نے کہا تھا کہنے لگی شیطان نے۔ آپ نے فرمایا جا تجھ کو غلامی سے آزاد کیا۔ ان کے پہلے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق تھا۔ فائدہ بیبیو دیکھو بُردباری اسے کہتے ہیں تم کو بھی چاہئے کہ اپنی ماما نوکر چاکر کی خطا اور قصور معاف کرتی رہا کرو۔ بات بات میں بدلہ لینا کم حوصلگی ہے اور دیکھو سچی کیسی ہیں کہ جو بات تھی صاف کہدی اس کو بنایا نہیں جیسے آج کل بعضوں کی عادت ہے کہ کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں ہیر پھیر کر کے اپنے کو الزام سے بچاتی ہیں بات کا بنانا بھی بُری بات ہے۔

(۱۲)	حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۴۰)

یہ بی بی ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اُنسے بہت محبت تھی اُن کا نکاح حضرت ابو العاصؓ بن الربیع سے ہوا تھا جب یہ مسلمان ہو گئیں اور شوہر نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو اُنسے علاقہ قطع کر کے انہوں نے مدینہ کو ہجرت کی تھوڑے دنوں پیچھے اُن کے شوہر

بھی مسلمان ہو کر مدینہ آ گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر انہی سے نکاح کر دیا اور وہ بھی ان کو بہت چاہتے تھے جب یہ ہجرت کر کے مدینہ چلی تھیں راستے میں ایک اور قصہ ہوا کہ کہیں دو کافر مل گئے ان میں سے ایک نے اُن کو دھکیل دیا یہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور اُن کو کچھ امید تھی وہ بھی جاتی رہی اور اس قدر صدمہ پہنچا کہ مرتے دم تک اچھی نہ ہوئیں آخر اُسی میں انتقال کیا **فائدہ** دیکھو کیسی ہمت اور دینداری کی بات ہے کہ دین کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا خاوند کو چھوڑ دیا کافروں کے ہاتھ سے کیسی تکلیف اٹھائی کہ اس میں جان گئی مگر دین پر قائم رہیں بیبیو دین کے سامنے سب چیزوں کو چھوڑ دینا چاہئے اگر تکلیف پہنچے اس کو جھیلو اگر خاوند بددین ہو کبھی اس کا ساتھ مت دو ۔

(۴۱)	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۲)

یہ بھی ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا جو ابولہب کافر کا بیٹا ہے جس کی بُرائی سورۂ تبت میں آئی ہے جب یہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور باپ کے کہنے سے اس نے ان بی بی کو چھوڑ دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا جب ہمارے حضرت بدر کی لڑائی میں چلے ہیں اس وقت یہ بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان کو اُن کی خبر خبر لینے کے واسطے مدینہ چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم کو بھی جہاد والوں کے برابر ثواب ملیگا اور جہاد والوں کے ساتھ اُن کا حصہ بھی لگایا جس روز لڑائی فتح کر کے مدینہ میں آئے ہیں اُسی روز انتقال ہو گیا **فائدہ** دیکھو اُن کی کیسی بزرگی ہے کہ ان کی خدمت کرنے کا ثواب جہاد کے برابر ٹھیرا یہ بزرگی اُن کے دیندار ہونے کی وجہ سے ہے بیبیو اپنے دین کو پکا کرنے کا خیال ہر وقت رکھو کوئی گناہ نہ ہونے پاوے اس سے دین میں کمزوری آ جاتی ہے

(۴۲)	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۳)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں انکا پہلا نکاح عتیبہ سے ہوا تھا جو اسی کافر ابولہب کا دوسرا بیٹا ہے ابھی رخصت نہ ہونے پائی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری ملگئی وہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور اُس نے بھی باپ کے کہنے سے ان بی بی کو چھوڑ دیا جب انکی بہن حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا تو اُن کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہو گیا اور جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا اتفاق سے اسی زمانہ میں حضرت حفصہؓ بھی بیوہ ہو گئی تھیں اُن کے باپ حضرت عمرؓ نے اُن کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا انکی

کچھ رائے نہ ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ حفصہؓ کو تو عثمان سے اچھا خاوند بتلاتا ہوں اور عثمان کو حفصہ سے اچھی بیوی بتلاتا ہوں۔
چنانچہ آپ نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کرلیا اور حضرت عثمانؓ کا حضرت ام کلثوم سے کردیا **فائدہ** آپ نے انکو اچھا کہا اور پیغمبر کسی کو اچھا کہیں یہ ایمان کی بدولت ہے۔ بیبیو ایمان اور دین درست رکھو۔

(۴۳)	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۴)

یہ عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی اور رتبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے اور انکو سارے جہان کی عورتوں کا سردار فرمایا ہے اور یوں بھی فرمایا ہے کہ جس بات سے فاطمہؓ کو رنج ہوتا ہے اس سے مجھ کو بھی رنج ہوتا ہے اور جس بیماری میں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ہے اس بیماری میں آپنے سب سے پوشیدہ صرف ان ہی کو اپنی وفات نزدیک ہو جانے کی خبر دی تھی جس پر یہ رونے لگیں آپنے پھر اُن کے کان میں فرمایا کہ تم رنج مت کرو ایک تو سب سے پہلے تم میرے پاس چلی آؤ گی دوسرے جنت میں سب بیبیوں کی سردار ہو گی یہ سنکر ہنسنے لگیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کتنا ہی پوچھا کہ یہ کیا بات تھی انہوں نے حضرت کی وفات کے بعد یہ بھید بتلایا[1] اور حضرت علی سے انکا نکاح ہوا ہے اور یہ بھی حدیثوں میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں **فائدہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری محبت اور خصوصیت اس لئے تھی کہ یہ دیندار اور صابر شاکر سب سے زیادہ تھیں بیبیو دین اور صبر اور شکر کو اختیار کرو تم بھی خدا اور رسول کی پیاری بنجاؤ گی **فائدہ**[2] جہاں سب سے پہلے پہل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا حال آیا ہے وہاں بھی ان سب بیبیوں اور سب بیٹیوں کے نام آچکے ہیں **فائدہ**[3] بیبیو ایک اور بات سوچنے کی ہے تم نے حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کا حال پڑھا ہے اس سے تم کو یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ بیبیوں میں بجز حضرت عائشہؓ کے سب بیبیوں کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے اور بیٹیوں میں بجز حضرت زینبؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باقی دو کا حضرت عثمانؓ سے دوسرا نکاح ہوا ہے یہ بارہ بیبیاں وہ ہیں کہ دنیا میں کوئی عورت عزت دار رتبے میں ان کے برابر نہیں اگر دوسرا نکاح کوئی عیب کی بات ہوتی تو یہ بیبیاں توبہ توبہ کیا عیب کی بات کرتیں افسوس ہے کہ بعضے کم سمجھ آدمی اس کو عیب سمجھتے ہیں بھلا جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی بات کو عیب اور بے غیرتی سمجھا تو ایمان کہاں رہا یہ کیسے مسلمان ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو عیب اور کافروں کے طریقہ کو عزت کی بات

[1] یہ راز آپ نے اپنی وفات کے وقت ظاہر فرمایا۔ حضور کی وفات کے فوراً بعد ہی اگر بیان فرمادیتیں تو امت دوہرے غم میں مبتلا ہو جاتی ۱۲ منہ

سمجھیں کیونکہ یہ طریقہ بیوہ عورت کو بٹھلائے رکھنے کا خاص ہندوستان کے کافروں کا ہے اور بھی سنو تم سے پہلے وقتوں
کی بیواؤں میں بڑا فرق ہے ان کمبختی کی ماریوں میں جہالت تو تھی مگر اپنی آبرو کی بڑی حفاظت کرتی تھیں اپنے نفس
کو مار دیتی تھیں اُنسے کوئی بات اونچ نیچ کی نہیں ہونے پاتی تھی اور اب تو بیواؤں کو سہاگنوں سے زیادہ بناؤ
سنگار کا حوصلہ ہوتا ہے اس لئے بہت جگہ ایسی نازک باتیں ہونے لگی ہیں جو کہنے کے لائق نہیں اب تو بالکل
بیوہ کے بٹھلانے کا زمانہ نہیں رہا کیونکہ نہ عورتوں میں پہلی سی شرم وحیا رہی اور نہ مردوں کی پہلی سی غیرت
اور نہ بیواؤں کے رنڈاپا کاٹنے اور ہر طرح سے اُن کے کھانے کپڑے کی خبر لینے کا خیال رہا اب تو بھول کر
بھی بیوہ کو بٹھلانا نہ چاہیئے اللہ تعالیٰ سمجھ اور توفیق دیں پہلی امتوں کی بیبیوں کے بعد یہاں تک حضرت کی
گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کل پندرہ بیبیوں کا ذکر ہو آگے اور ایسی بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت کی
وقت میں تھیں ان میں بعضوں کو حضرت سے خاص خاص تعلق بھی ہیں۔

(۴۴)	حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر	(۱)

ان بی بی نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف
شہر پر جہاد کیا ہے اُس زمانہ میں یہ بی بی اپنے شوہر اور بیٹے کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تھیں آپ نے
بہت تعظیم کی اور اپنی چادر بچھاکر اس پر اُن کو بٹھلا دیا اور وہ سب مسلمان ہوئے **فائدہ** دیکھو باوجودیکہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کا بڑا علاقہ تھا مگر یہ جان گئیں کہ بدون دین وایمان کے فقط
اس علاقہ سے بخشش نہ ہوگی اس لئے آکر دین قبول کیا بیبیو تم اس بھروسے مت رہنا کہ ہم فلانے
پیر کی اولاد میں ہیں یا ہمارا فلانا بیٹا یا پوتا عالم حافظ ہے یہ لوگ ہم کو بخشوالیں گے یاد رکھو اگر تمہارے پاس
خود بھی دین ہے تو یہ لوگ بھی کچھ اللہ میاں سے تمہارے واسطے کہہ سن سکتے ہیں نہیں تو ایسے علاقے
کچھ بھی کام نہ آویں گے۔

(۴۵)	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۲)

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی کبھی اُن کے پاس ملنے جایا کرتے ایک بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس
تشریف لائے انہوں نے ایک پیالے میں کوئی پینے کی چیز دی خدا جانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوقت جی
نہ چاہتا تھا یا آپ کا روزہ تھا آپ نے عذر کر دیا چونکہ پالنے رکھنے کا ان کو ناز تھا ضد باندھکر کھڑی ہوگئیں
اور بے جھجک کہہ رہی تھیں پینا پڑے گا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں بھی فرمایا کرتے کہ میری حقیقی ماں کے

بعد ام ایمن میری ماں ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی کبھی اُن کی زیارت کو جایا کرتے اُن کو دیکھکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے رونے لگتیں وہ دونوں صاحب بھی رونے لگتے **فائدہ** دیکھو کیسی بزرگی کی بات ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس جاویں ایسے بڑے بڑے صحابہؓ اُن کی مدارات کریں بزرگی اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور دین میں کامل تھیں بیبیو اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یہی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کرو اور اُن کو نیک باتیں بتلاؤ عورتوں کو دین سکھلاؤ اپنی اولاد کو نیکی کی تعلیم دو اور خود بھی دین میں مضبوط رہو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی کا حصہ ملجاوے گا اور زیارت سے یوں مت سمجھ جائیو کہ یہ سب زیارت کرنیوالوں کے سامنے بے پردہ ہو جاتی ہوں گی کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا اور پاس بیٹھنا اگرچہ درمیان میں پردہ بھی ہو اور اچھی اچھی باتیں کہنا سننا بس یہی زیارت ہے۔

لہ از کتب حدیث و شرح ص ۱۲۰

(۳۱)	حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر	(۴۶)

یہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابیہؓ ہیں اور ایک صحابی ہیں ابوطلحہ ان کی یہ بیوی ہیں اور ایک صحابی ہیں حضرت انسؓ جو ہمارے حضرتؐ کے خاص خدمت گذار ہیں ان کی یہ ماں ہیں اور ایک طرح سے ہمارے حضرتؐ کی خالہ ہیں اور اُن کے ایک بھائی تھے صحابیؓ وہ ایک لڑائی میں حضرت کیساتھ شہید ہو گئے تھے ان سب باتوں کے سبب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کی بہت خاطر کرتے تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لیجایا کرتے اور حضرت نے اُن کو جنت میں بھی دیکھا تھا اور ان کا ایک عجیب قصہ آیا ہے کہ انکا ایک بچہ تھا وہ بیمار ہو گیا اور ایک دن مرگیا رات کا وقت تھا اب ان کا صبر دیکھو یہ خیال آیا کہ اگر خاوند کو خبر کروں گی ساری رات بیچین ہوں گے کھانا دانہ نہ کھاوینگے بس چپ ہو کر بیٹھ رہیں آئے خاوند اور پوچھا بچہ کیسا ہے کہنے لگیں آرام ہے اور جھوٹ بھی نہیں کہا مسلمان کے واسطے اس سے بڑھ کر کیا آرام ہو گا کہ اپنے اصلی ٹھکانے چلا جاوے وہ سمجھے نہیں غرض اُن کے سامنے کھانا لاکر رکھا انہوں نے کھانا کھایا پھر اُن کو اُن کی طرف خواہش ہوئی خدا کی بندی نے اس سے بھی عذر نہیں کیا جب ساری باتوں سے فراغت ہو چکی تو خاوند سے پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کو مانگی چیز دے اور پھر اپنی چیز مانگنے لگے تو انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے انہوں نے کہا نہیں کہنے لگی تو پھر بچہ کو صبر کرو وہ بڑے خفا ہوئے کہ مجھکو جب ہی کیوں نہ خبر کی۔ انہوں نے یہ سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر بیان کیا آپ نے ان کیلئے دعا کی خدا کی قدرت اُسی رات حمل رہ گیا اور بچہ پیدا ہوا عبداللہ اسکا نام رکھا گیا اور یہ عبداللہ عالم ہوئے اور انکی اولاد میں بہت سے عالم ہوئے

فائدہ: بیبیو صبر اِن سے سیکھو اور خاوند کو آرام پہنچانے کا سبق اِن سے لو اور یہ جو مانگی ہوئی چیز کی مثال دی کیسی اچھی اور سچی بات ہے۔ اگر آدمی اتنی بات سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے دیکھو اس صبر کی برکت کہ اللہ میاں نے اُس بچہ کا عوض کتنی جلدی دیا اور کیسا برکت کا عوض دیا جس کی نسل میں عالم فاضل ہوئے۔

(۴) حضرت ام حرام کا ذکر (۴۷)

یہ بھی صحابیہ ہیں اور ام سلیمؓ جنکا ذکر ابھی گذرا ہے اُن کی بہن ہیں یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح کی خالہ ہیں اُن کے یہاں بھی حضرت تشریف لیجایا کرتے تھے ایک بار آپ نے اُن کے گھر کھانا کھایا پھر نیند آگئی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے انہوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اسوقت خواب میں اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ جہاد کیلئے جہاز میں سوار ہوئے جا رہے ہیں اور سامان لباس میں امیر اور بادشاہ معلوم ہوتے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے خدائے تعالیٰ مجھ کو بھی اُن میں سے کردے آپ نے دعا فرمادی پھر آپ کو نیند آگئی تو اسی طرح پھر ہنستے ہوئے اُٹھے اور اسی طرح کا خواب پھر بیان کیا اس خواب میں اسی طرح کے اور آدمی نظر آئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو ان میں سے کردے آپ نے فرمایا تم پہلے میں سے ہو چنانچہ اُن کے شوہر جن کا نام عبادہ تھا دریا کے سفر کے جہاد میں گئے یہ بھی ساتھ گئیں جب دریا سے اتری ہیں یہ کسی جانور پر سوار ہونے لگیں اس نے شوخی کی یہ گر گئیں اور جان بحق ہوئیں **فائدہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہو گئی کیونکہ جب تک گھر لوٹ کر نہ آوے وہ سفر جہاد ہی کا رہتا ہے اور جہاد کے سفر میں چاہے کسی طرح مر جاوے اس میں شہیدی کا ثواب ملتا ہے دیکھو کیسی دیندار تھیں کہ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں جان کی بھی محبت نہیں کی خود دعا کرائی کہ مجھ کو یہ دولت ملے بیبیو تم بھی اِس کا خیال رکھو اور دین کا کام کرنے میں اگر تھوڑی بہت تکلیف ہوا کرے اس سے گھبرایا مت کرو آخر ثواب بھی تو تم ہی لوگی

(۵) حضرت ام عبدؓ کا ذکر (۴۸)

ایک صحابی ہیں بہت بڑے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ یہ بی بی اُن کی ماں ہیں اور خود بھی صحابیہ ہیں انکو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کاموں میں ایسا دخل تھا کہ دیکھنے والے یوں سمجھتے تھے کہ یہ بھی گھر والوں میں سے ہی ہیں **فائدہ** اسقدر خصوصیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گھر میں یہ فقط دین

کی بدولت تھی بیبیو اگر دین کو سنوارو گی تم کو بھی قیامت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی نصیب ہوگی

(۶)	حضرت ابوذر غفاری کی والدہ کا ذکر	(۴۹)

یہ ایک صحابی ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر مشہور ہوئی اور کافروں نے جھٹلایا تو یہ بزرگ اپنے وطن سے مکہ میں اس بات کی تحقیق کرنے کو آئے تھے یہاں کا حال دیکھ بھال کر مسلمان ہو گئے جب یہ لوٹ کر اپنے گھر گئے اُن کی ماں نے سارا قصہ سُنا کہنے لگیں مجھ کو تمہارے دین سے کوئی انکار نہیں میں بھی مسلمان ہوتی ہوں فائدہ دیکھو طبیعت کی پاکی یہ ہے کہ جب سچی بات معلوم ہو گئی اُس کے ماننے میں باپ دادا کے طریقہ کا خیال نہیں کیا بیبیو تم بھی جب شرع کی بات معلوم ہو جایا کرے اس کے مقابلہ میں خاندانی رسموں کا نام مت لیا کرو بس خوشی خوشی دین کی بات مان لیا کرو اور اسی کا برتاؤ کیا کرو۔

(۷)	حضرت ابوہریرہؓ کی ماں کا ذکر	(۵۰)

یہ ایک صحابی ہیں اپنی ماں کو دین قبول کرنے کے واسطے سمجھایا کرتے ایک دفعہ ماں نے دین ایمان کو کوئی ایسی بات کہدی کہ انکو بڑا صدمہ ہوا یہ روتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اسکو ہدایت کرے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کر یہ خوش خوش گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آرہی تھی جیسے کوئی نہاتا ہو اُن کے آنے کی آہٹ سنکر ماں نے پکار کر کہا کہ وہاں ہی رہو نہا دھو کر کواڑ کھولے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔۔۔۔ اُن کا مارے خوشی کے یہ حال ہو گیا کہ بے اختیار رونا شروع کیا اور اسی حال میں جاکر سارا قصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ میاں سے دعا کر دیجئے کہ مسلمانوں سے ہم ماں بیٹوں کو محبت ہو جاوے اور مسلمانوں کو ہم دونوں سے محبت ہو جاوے آپ نے دعا فرمادی فائدہ دیکھو نیک اولاد سے کتنا بڑا فائدہ ہے بیبیو اپنے بچوں کو بھی دین کا علم سکھلاؤ اُنسے تمہارا دین بھی سنورے گا۔

(۸)	حضرت اسماء بنت عمیس کا ذکر	(۵۱)

یہ بی بی صحابی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو بہت ستایا اُس وقت بہت مسلمان ملک حبش کو چلے گئے تھے اُنمیں یہ بھی تھیں پھر جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو وہ سب مسلمان

مدینہ آگئے تھے انمیں یہ بھی تھیں آپ نے انکو خوشخبری دی تھی کہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں تمکو بہت ثواب ہوگا فائدہ دیکھو
دین کے واسطے کس طرح گھر سے بے گھر ہوئیں تب تو ثواب لوٹے بیبیو اگر دین کے واسطے کچھ محنت اٹھانا پڑے اکتا یا مت

(۹) حضرت حذیفہ کی والدہ کا ذکر (۵۲)

حضرت حذیفہ رض صحابی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بار مجھ سے پوچھا تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے ہوئے کتنے دن ہوئے میں نے بتلادیا اتنے دن ہوئے مجھ کو برا بھلا کہا میں نے کہا اب جاؤں گا اور مغرب آپ ہی کیساتھ پڑھوں گا اور آپ سے عرض کرونگا کہ میرے لئے اور تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں چنانچہ میں گیا اور مغرب پڑھی عشاء پڑھ کر آپ چلے میں ساتھ ہولیا میری آواز سنکر فرمایا حذیفہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا کام ہے اللہ تعالیٰ تمہاری ماں کی بخشش کریں فائدہ دیکھو کیسی اچھی بی بی تھیں اپنی اولاد کیلئے ان باتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے یا نہیں بیبیو تم بھی اپنی اولاد کو تاکید رکھا کرو کہ بزرگوں کے پاس جاکر بیٹھا کریں انسے دین کی باتیں سیکھا کریں اچھی صحبت کی برکت حاصل کیا کریں۔

حضرت فاطمہ بنت خطاب کا ذکر (۵۳)

حضرت عمر رض کی بہن ہیں حضرت عمر رض سے پہلے مسلمان ہوچکی ہیں ان کے خاوند بھی سعید بن زید مسلمان ہوچکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسوقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے یہ دونوں حضرت عمر رض کے ڈر کے مارے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے ایک دفعہ انکے قرآن پڑھنے کی آواز حضرت عمر رض نے سن لی اور ان دونوں کیساتھ بڑی سختی کی لیکن بہنوئی تو بھلا مرد تھے ہمت ان بی بی کی دیکھو کہ صاف کہا کہ بیشک ہم مسلمان ہیں اور قرآن پڑھ رہے تھے چاہے مارو چاہے چھوڑو حضرت عمر رض نے کہا مجھ کو بھی قرآن دکھلاؤ بس۔ قرآن کا دیکھنا تھا اور اس کا سننا تھا فوراً ایمان کا نور ان کے دلمیں داخل ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے فائدہ بیبیو تمکو بھی دین اور شرع کی باتوں میں ایسی ہی مضبوطی چاہئے یہ نہیں کہ ذرا سے روپے کیواسطے شرع کے خلاف کرلیا برادری کنبے کے خیال سے شرع کے خلاف رسمیں کریں اور جو بات بھی شرع کے خلاف ہو کسی طرح اس کے پاس مت جاؤ۔

ایک انصاری عورت کا ذکر (۵۴)

ابن سحاق سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ احد کی لڑائی میں ایک انصاری بی بی

کا خاوند اور باپ بھائی سب شہید ہو گئے جب اس نے سنا تو اول پوچھا کہ یہ تبلاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں لوگوں نے کہا خیریت سے کہنے لگیں جب آپ صحیح سالم ہیں پھر کسی کا کیا غم۔

فائدہ سبحان اللہ حضرت کیساتھ کیسی محبّت تھی بیبیو اگر تم کو حضرت کیساتھ محبت کرنی منظور ہے تو آپ کی شرع کی پوری پوری پیروی کرو۔ اس سے محبت ہو جاوے گی اور محبّت کی وجہ سے بہشت میں حضرت کے پاس درجہ ملے گا۔

حضرتؓ ام فضل لبابہ بنتؓ حارث کا ذکر (۵۵)

یہ ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں اور حضرت عباسؓ کی بی بی اور عبداللہ بن عباس کی ماں ہیں قرآن میں جو آیا ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہنے سے خدا کی عبادت نہ کر سکے اُسکو چاہیئے کہ اُس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے اگر ایسا نہ کرے گا تو اسکو بہت گناہ ہوگا البتہ بچّے اور عورتیں جن کو دوسری جگہ کا نہ رستہ معلوم نہ اتنی دلیری اور ہمت وہ معاف ہیں تو حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان ہی کم ہمتوں میں میں اور میری ماں تھیں وہ عورت ہیں اور بچّہ میں تھا **فائدہ** دیکھو یہ اُن کی نیت کی خوبی تھی کہ دل سے کافروں میں رہنا پسند نہ تھا لیکن لاچار تھیں اسواسطے اللہ میاں کی اُن پر رحمت ہو گئی گناہ سے بچا لیا۔ بیبیو تم بھی دل سے ہمیشہ دین کے موافق عمل کرنے کی پکّی نیت رکھا کرو پھر تمہاری لاچاری کے معاف ہونیکی امید ہے اور جو دل ہی سے دین کی بات کا ارادہ نہ کیا تو پھر گناہ سے نہیں بچ سکتیں۔

حضرت ام سلیط کا ذکر (۵۶)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ مدینہ کی بیبیوں کو کچھ چادریں تقسیم کر رہے تھے ایک چادر رہ گئی آپ نے لوگوں سے صلاح پوچھی کہ تبلاؤ کس کو دوں لوگوں نے کہا حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم جو آپ کے نکاح میں ہیں اُن کو دیدیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ام سلیط کا حق ہے یہ بی بی انصار میں کی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اُحد کی لڑائی میں اُن کا یہ حال تھا کہ پانی کی مشکیں ڈھوتی پھرتی تھیں مسلمانوں کے پینے کھانے کے واسطے اسی طرح ایک بی بی تھیں خولہ وہ تو لڑائی میں تلوار لے کر لڑتی تھیں **فائدہ** دیکھو خدا کے کام میں کیسی ہمت کی تھیں جب ہی تو حضرت عمرؓ نے اتنی قدر کی۔ اب کم ہمتوں کا یہ حال ہے کہ نماز بھی پانچ وقت کی ٹھیک نہیں پڑھی جاتی۔

حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر (۵۷)

یہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہ رضی کی بہن ہیں یہ ایک بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دروازے سے باہر کھڑے ہو کر آنے کی اجازت چاہی چونکہ آواز اپنی بہن کیسی تھی اسواسطے آپ حضرت خدیجہ کا خیال آکر چونک سے گئے اور فرمانے لگے اے اللہ یہ ہالہ ہو **فائدہ** اس دعا سے معلوم ہوا کہ آپ کو ان سے محبت تھی یوں تو سالی کا رشتہ بھی ہے مگر بڑی وجہ آپ کی محبت کی صرف دینداری ہے، بیبیو دیندار بنجاؤ تم کو بھی اللہ رسول صلعم چاہنے لگیں گے۔

حضرت ہند بنت عتبہ کا ذکر (۵۸)

حضرت معاویہ رض جو ہمارے حضرت صلی علیہ وسلم کے سالے ہیں یہ ان کی ماں ہیں انہوں نے ایک بار ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میرا یہ حال تھا کہ آپ سے زیادہ کسی کی ذلت نہ چاہتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ آپ سے زیادہ کسی کی عزت نہیں چاہتی آپ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے **فائدہ** اس سے ایک تو ان کا سچا ہونا معلوم ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھ ان کو محبت تھی بیبیو تم بھی سچ بولا کرو۔ اور حضرت سے محبت رکھو اور ایسے کام کرو کہ حضرت کو تم سے محبت ہو جاوے۔

حضرت ام خالد کا ذکر (۵۹)

جب لوگ حبشہ کو ہجرت کر کے گئے تھے ان میں یہ بھی تھیں اس زمانہ میں بچی تھیں وہاں سے لوٹ کر جب مدینہ کو آئیں تو ان کے باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بھی ساتھ آئیں ایک زرد کرتہ پہنے ہوئے تھیں آپ کے پاس ایک چھوٹی سی چادر بوٹے دار رکھی تھی آپ نے ان کو اڑھادی اور فرمایا بڑی اچھی ہے بڑی اچھی ہے پھر یہ دعا کی کہ گھس گھس پرانی ہو اس دعا کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تمہاری بڑی عمر ہو لوگوں کا بیان ہے کہ جتنی عمر ان کی ہوئی ہے کسی عورت کی نہیں سنی لوگوں میں چرچا ہو کرتا تھا کہ فلانی بی بی کی اتنی زیادہ عمر ہے بچی تو تھیں ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے کھیلنے لگیں باپ نے ڈانٹا آپ نے فرمایا رہنے دو کیا ڈر ہے **فائدہ** بڑی خوش قسمت تھیں بیبیو دین کی چادر یہی نبی کی چادر ہے جیسا کہ قرآن میں پرہیزگاری کو لباس فرمایا ہے اگر اس دولت کو لینا چاہتی ہو تو دین اور پرہیزگاری اختیار کرو

حضرت صفیہ رضہ کا ذکر (۶۰)

یہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے آپ نے یہ فرمایا کہ مجھکو صفیہ کے صدمہ کا خیال ہے ورنہ حمزہؓ کو دفن نہ کرتا درندے کھا جاتے اور قیامت میں درندوں کے پیٹ میں سے اُن کا حشر ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اُنکا بہت خیال تھا کہ اپنے ارادے کو اُن کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ بیبیو یہ خیال اُن کی دینداری کی وجہ سے تھا تم بھی دیندار ہو تا کہ تم بھی اس لائق ہو جاؤ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھی راضی رہیں۔

حضرت ابو الہیثم کی بی بی کا ذکر (۶۱)

یہ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُن کے حال پر ایسی مہربانی تھی کہ ایک بار آپ پر فاقہ تھا جب بھوک کی بہت شدت ہوئی آپ اُن کے گھر بے تکلف تشریف لیگئے میاں تو تھے نہیں میٹھا پانی لینے گئے تھے اُن بی بی نے آپ کی خاطر کی پھر میاں بھی آگئے تھے وہ اور بھی زیادہ خوش ہوا اور سامان دعوت کیا **فائدہ** اگر ان بی بی کے اخلاص پر آپ کو اطمینان نہ ہوتا تو جیسے میاں گھر نہ تھے آپ لوٹ آتے معلوم ہوا کہ آپ جانتے تھے کہ یہ بھی خوب خوش ہیں کسی کا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے خوش ہونا اور پیغمبر کا کسی کو اچھا سمجھنا یہ تھوڑی بزرگی نہیں ہے۔ بیبیو حضرت اس وقت مہمان تھے تم بھی مہمانوں کے آنے سے خوش ہوا کرو تنگ دل مت ہوا کرو۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر کا ذکر (۶۲)

یہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت عائشہ کی بہن ہیں جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ کو چلے ہیں جس تھیلی میں ناشتہ تھا اُس کے باندھنے کو کوئی چیز نہ ملی انھوں نے فوراً اپنا کمر بند بیچ سے چیر ڈالا ایک ٹکڑا کمر بند رکھا دوسرے ٹکڑے سے ناشتہ باندھدیا **فائدہ** ایسی محبت بڑی دیندار کو ہوتی ہے کہ اپنے ایسے کام کی چیز آپ کے آرام کے لئے ناقص کردی بیبیو دین کی محبت ایسی ہی چاہیئے کہ اس کے سنوارنے میں اگر دنیا بگڑ جائے کچھ پرواہ نہ کرو۔

حضرت ام رومان کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساس...... اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہیں۔ حضرت

عائشہ رض پر ایک منافق نے توبہ توبہ تہمت لگائی تھی جس میں بعضے بھولے سیدھے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے اور حضرت بھی اُنسے کچھ چپ چپ ہو گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کی پاکی قرآن شریف میں آتاری اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھ کر گھر میں سنائیں اُسوقت حضرت ام رومان نے حضرت عائشہ رض کو کہا اٹھو اور حضرت کی شکر گذاری کرو اور اس سے پہلے بھی حالانکہ اُن کو اپنی بیٹی کا بڑا صدمہ تھا مگر کیا ممکن ہے کہ کوئی ذراسی بات بھی ایسی کہی ہو جس سے حضرت کی شکایت ٹپکتی ہو۔
فائدہ عورتوں ایسا تحمل اور ضبط بہت تعجب کی بات ہے ورنہ ایسے وقت میں کچھ نہ کچھ منھ سے نکل ہی جاتا ہے مثلاً یہی کہدیتیں کہ افسوس میری بیٹی سے بیوجہ کھنچ گئے خاصکر جب پاکی ثابت ہوگئی اسوقت تو ضرور کچھ نہ کچھ غصّہ اور رنج ہوتا کہ لو ایسی پاک پر شبہ تھا رنج و تکرار کیوقت بیٹی کو بڑھاوے مت دیا کرو اس کی طرف ہو کر سسرال والوں سے مت لڑا کرو اس قصّہ میں ایک اور بی بی کا ذکر کیا ہے جنکے بیٹے ان ہی تہمت لگانے والوں میں بھولے پن سے شامل ہو گئے تھے ان بی بی نے ایک موقع پر اپنے بیٹے ہی کو کوسا اور حضرت عائشہ رض کی طرفدار رہیں یہ بی بی ام مسطح کہلاتی ہیں دیکھو حق پرستی یہی ہوتی ہے کہ بیٹے کی بات کی پچ نہیں کی بلکہ سچی بات کی طرف رہیں اور بیٹے کو بُرا کہا۔

حضرت ام عطیہؓ کا ذکر (۶۴)

یہ بی بی صحابی ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں اور وہاں بیماروں زخمیوں کا علاج اور مرہم پٹی کرتی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسقدر محبت تھی کہ جب کبھی آپ کا نام لیتیں تو یوں بھی ضرور کہتیں کہ میرا باپ آپ پر قربان ہو **فائدہ** بیبیو دین کے کاموں میں محنت کرو اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایسی محبت رکھو۔

حضرت بریرہؓ کا ذکر ۶۵

یہ ایک شخص کی لونڈی تھیں پھر اُن کو حضرت عائشہ رض نے خرید کر آزاد کر دیا یہ اُن ہی کے گھر رہتیں اور حضرت عائشہ اور ہمارے حضرت کی خدمت کیا کرتیں ایک بار اُن کے واسطے کہیں سے گوشت آیا تھا ہماری حضرت نے خود مانگ کر نوش فرمایا تھا **فائدہ** حضرت کی خدمت کرنا کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور ان کی محبت پر حضرت کو پورا بھروسہ تھا جب ہی تو اُن کی چیز کھالی اور یہ سمجھے کہ یہ خوش ہوں گی بیبیو حضرت کی خدمت یہی ہے کہ دین کی خدمت کرو اور یہی محبت ہے حضرت کے ساتھ۔

فاطمہ بنت ابی حبیش اور حمنہ بنت حجش اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی بی بی زینب کا ذکر ۶۶

ان بیبیوں کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلے پوچھنے کیلئے گھر سے آنا حدیثوں میں آیا ہے اس واسطے ہم نے تینوں کا نام ساتھ ہی لکھدیا کہ اُن کا حال ایک ہی سا ہے پہلی بی بی نے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا دوسری بی بی ہمارے حضرت کی سالی اور حضرت زینب کی بہن ہیں انہوں نے بھی استحاضہ کا مسئلہ پوچھا تھا اور تیسری بی بی نے صدقہ دینے کا مسئلہ پوچھا تھا عبد اللہ بن مسعودؓ ایک بہت بڑے صحابی ہیں یہ انکی بی بی ہیں **فائدہ** بیبیوں کا شوق ایسا ہوتا ہے تم کو بھی جو مسئلہ معلوم نہ ہو اکرے ضرور پرہیز گار عالموں سے پوچھ لیا کرو اگر کوئی شرم کی بات ہوئی اُن عالموں کی بیبیوں سے کہدیا انہوں نے پوچھ لیا حضرت کی بیبیوں اور بیٹیوں کے بعد یہاں تک ان پچیس ۲۵ عورتوں کے ذکر ہوئے جو حضرت کے زمانہ میں تھیں اور بھی ایسی بہت بیبیوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں مگر ہم نے اتنا ہی لکھا ہے کہ کتاب بڑھ نجاوے آگے اُن بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت کے پیچھے ہوئی ہیں۔

از رسالہ العلما رسول نما آخر کرنے قاضی زادہ ۱۲۰۰

(۱)	امام حافظ ابن عساکر کی اُستاد بیبیاں	(۶۷)

یہ امام حدیث کے بڑے عالم ہیں جن استادوں سے انہوں نے یہ علم حاصل کیا ہے اُن میں اسّی ۸۰ بیبیاں عورتیں ہیں **فائدہ** افسوس ایک یہ زمانہ ہے عورتیں دین کا علم حاصل کر کے شاگردی کے درجہ کو بھی نہیں پہنچتیں

(۲)	حفید بن زہر الطبیب کی بہن اور بھانجی	(۶۸)

یہ ایک مشہور طبیب ہیں ان کی بہن اور بھانجی حکمت کا علم خوب رکھتی تھیں اور ایک بادشاہ تھا خلیفہ منصور اسکے محلات کا علاج اِن ہی کے سپرد تھا **فائدہ** یہ علم تو عورتوں میں سے بالکل جاتا رہا اس علم میں بھی اگر اچھی نیت ہو اور لالچ اور دغا نہ کرے کوئی حرام دوا نہ کھلائے دین کے کاموں میں غفلت نہ کرے تو بڑا ثواب ہے اور مخلوق کا فائدہ ہے اب جاہل دائیاں عورتوں کا ستیاناس کرتی ہیں اگر علم ہوتا تو یہ خرابی کیوں ہوتی جن عورتوں کے باپ بھائی میاں حکیم ہیں وہ اگر ہمت کریں تو اُن کو اس علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہے۔

(۳)	امام یزید بن ہارون کی لونڈی	(۶۹)

یہ حدیث کے بڑے امام ہیں اخیر عمر میں نگاہ بہت کمزور ہو گئی تھی کتاب نہ دیکھ سکتے اُن کی یہ لونڈی اُن کی مدد کرتی

خود کتابیں دیکھکر حدیثیں یاد کر کے انکو بتلادیا کرتی **فائدہ** سبحان اللہ اُس زمانہ میں لونڈیاں باندیاں عالم ہوتی تھیں اب بیبیاں بھی اکثر جاہل ہیں خدا کے واسطے اس دھبہ کو مٹاؤ۔

(۴) ابن سماک کوفی کی لونڈی (۷۰)

یہ بزرگ اپنے زمانہ کے بڑے عالم ہیں اُنہوں نے ایک دفعہ اپنی لونڈی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسی ہے اُسنے کہا تقریر تو اچھی ہے مگر اتنا عیب ہے کہ ایک بات کو بار بار کہتے ہو اُنہوں نے کہا کہ میں اسلئے بار بار کہتا ہوں کہ کم سمجھ لوگ بھی سمجھ لیں کہنے لگی جبتک کم سمجھ سمجھیں گے سمجھدار گھبرا چکیں گے۔

فائدہ کسی عالم کی تقریر میں ایسی گہری بات سمجھنا عالم ہی سے ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لونڈی عالمہ تھی بیبیو لونڈیوں سے تو کم مت رہو خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو گھر میں کوئی مرد عالم ہو تو ہمت کر کے عربی بھی پڑھ لو پورا مزہ علم کا اسی میں ہے تم کو لڑکوں سے زیادہ آسانی ہے کیونکہ کمانا دھمانا نہیں اطمینان سے اسی میں لگی رہو رہا سینا پرونا وہ ہفتوں میں سیکھ سکتی ہو ساری عمر کیوں برباد کرتی ہو

(۵) ابن جوزی کی پھوپھی (۷۱)

یہ بزرگ بڑے عالم ہیں ان کی پھوپھی اُن کو بچپن میں عالموں کے پڑھنے پڑھانے کی جگہ لیجایا کرتیں بچپن ہی سے جو علم کی باتیں کانوں میں پڑتی رہیں ماشاء اللہ دس برس کی عمر میں ایسے ہو گئے کہ عالموں کی طرح وعظ کہنے لگے **فائدہ** دیکھو اپنی اولاد کے واسطے علم دین سکھلانے کا کتنا بڑا خیال تھا وہ بڑی بوڑھی ہوں گی خود لیگئیں تم اتنا تو کرسکتی ہو کہ جب تک وہ دین کا علم نہ پڑھ لیں انگریزی میں مت پھنساؤ بری صحبت سے روکو اُس پر تنبیہ کرو مکتب میں مدرسے میں جانے کی تاکید کرو ابتو یہ حال ہے کہ اوّل تو پڑھانے کا شوق نہیں اور اگر ہے تو انگریزی کا کہ میرا بیٹا تحصیلدار ہوگا، ڈپٹی ہوگا چاہے قیامت میں دوزخ میں جاوے اور ماں باپ کو بھی ساتھ لے جاوے یاد رکھو کہ سب سے مقدم دین کا علم ہے، یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

(۶) امام ربیعۃ الرائے کی والدہ (۷۲)

یہ بھی بڑے عالم ہوئے ہیں امام مالکؒ اور حسن بصریؒ جو آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں وہ دونوں ان ہی کے شاگرد ہیں ان کے والد کا نام فروخ ہے بنی امیہ کی بادشاہی کے زمانہ میں وہ فوج میں نوکر تھے بادشاہی حکم سے وہ بہت سی لڑائیوں پر بھیجے گئے اُسوقت یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے اُن کو ستائیس برس اس سفر میں

لگ گئے یہ پیچھے ہی پیدا ہوئے اور پیچھے ہی اتنے بڑے عالم ہوئے چلتے وقت اُن کے والد نے اپنی بی بی کو تیس ہزار اشرفیاں دی تھیں اس عالی ہمت بی بی نے سب اشرفیاں اُن کے پڑھانے لکھانے میں خرچ کر دیں جب اُن کے باپ ستائیس برس پیچھے لوٹ کر آئے تو بی بی سے اشرفیوں کو پوچھا انہوں نے کہا سب حفاظت سے رکھی ہیں اس عرصہ میں حضرت ربیعہ مسجد میں جا کر حدیث سنانے میں مشغول ہوئے فروخ نے جو یہ تماشا اپنی آنکھ سے دیکھا کہ میرا بیٹا ایک جہان کا پیشوا ہو رہا ہے مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے جب گھر لوٹ کر آئے بی بی نے پوچھا بتلاؤ تیس ہزار اشرفیاں زیادہ اچھی ہیں یا یہ نعمت وہ بولے اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے جب انہوں نے کہا میں نے وہ اشرفیاں اسی نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں انہوں نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ خدا کی قسم تو نے اشرفیاں ضائع نہیں کیں فائدہ دیکھا کیسی بیبیاں تھیں علم دین کی کیسی قدر جانتی تھیں کہ تیس ہزار اشرفیاں اپنے بیٹے کے علم حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں، بیبیو تم بھی خرچ کی پرواہ مت کرنا جس طرح ہو اولاد کو علم دین حاصل کرانا۔

(۷)	امام بخاری کی والدہ اور بہن	(۷۳)

امام بخاری کے برابر حدیث کا کوئی عالم نہیں ہوا ان کی عمر چودہ سال کی تھی جب انہوں نے علم حاصل کرنے کو سفر کیا تو ان کی والدہ اور بہن خرچ کی ذمہ دار تھیں فائدہ بھلا ماں تو ویسے بھی خرچ دیا کرتی ہے مگر بہن جس کا رشتہ ذمہ داری کا نہیں ہے اُن کو کیا غرض تھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بیبیوں میں علم دین کا نام لیا اور یہ اپنا مال و متاع قربان کرنے کو تیار ہو گئیں بیبیو تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

(۸)	قاضی زادہ رومی کی بہن	(۷۴)

یہ ایک بڑے مشہور فاضل ہیں جب یہ روم کے اُستادوں سے علم حاصل کر چکے تو اُنکو باہر کے عالموں سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور چپکے چپکے سفر کا سامان کرنا شروع کیا اُن کی بہن کو معلوم ہوا تو اپنا بہت سا زیور اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھ دیا اور خود اُن سے بھی نہیں کہا فائدہ کیسی اچھی بیبیاں تھیں نام سے کوئی غرض نہ تھی یوں چاہتی تھیں کہ کسی طرح علم قائم رہے بیبیو علم کے قائم رکھنے کی مدد کرنا بڑا ثواب ہے جو دین کے مدد سے ہیں جس قدر آسانی سے مدد ممکن ہو ضرور خیال رکھو حضرت کے زمانے کی بیبیوں کے بعد یہ اُن دس عورتوں کے قصے بیان ہوئے جن کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا اب اُن بیبیوں کا حال لکھا جاتا ہے جن کا دِل فقیری کی طرف تھا۔

(۱) حضرت معاذہ عدویہ رح کا ذکر (۷۵)

ان کا عجیب حال تھا جب دن آتا کہتیں شاید یہ وہ دن ہے جسمیں مر جاؤں اور شام تک نہ سوتیں کہ کہیں موت کے وقت خدا کی یاد سے غافل نہ مروں اسی طرح جب رات آتی تو صبح تک نہ سوتیں اور یہی بات کہتیں اگر نیند کا زور ہوتا تو گھر میں دوڑی دوڑی پھرتیں اور نفس کو کہتیں کہ نیند کا وقت آگے آتا ہے مطلب یہ تھا کہ مرکر پھر قیامت تک سوئیو رات دن میں چھ سو نفلیں پڑھا کرتیں کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاتیں جب سے اُن کے شوہر مر گئے پھر بستر پر نہیں لیٹیں یہ حضرت عائشہ رضؓ سے ملی ہیں اور اُن سے حدیثیں سنی ہیں **فائدہ** بیبیوں خدا کی محبت اور یاد ایسی ہوتی ہے ذرا آنکھیں کھولو۔

(۲) حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر (۷۶)

یہ بہت رویا کرتیں اگر دوزخ کا ذکر سن لیتی تھیں تو غش آجاتا کوئی کچھ دیتا تو پھیر دیتیں اور کہدیتیں کہ مجھکو دنیا نہیں چاہئے اسّی برس کی عمر میں یہ حال ہو گیا تھا کہ چلنے میں معلوم ہوتا تھا کہ اب گریں، کفن ہمیشہ اپنے سامنے رکھتیں سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور اُن کی عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں اور ان کو رابعہ بصریہ بھی کہتے ہیں **فائدہ** بیبیو کچھ تو خدا کا خوف اور موت کی یاد تم بھی اپنے دل میں پیدا کرو دیکھو آخر یہ بھی تو عورت ہی تھیں۔

(۳) حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر (۷۷)

یہ کہا کرتیں کہ جو قدم رکھتی ہوں یہ سمجھتی ہوں کہ بس اس کے بعد موت ہے اور فرمایا کرتیں تعجب ہے دنیا کے رہنے والوں کو کوچ کی خبر دیدی ہے اور پھر ایسے غافل ہیں جیسے کسی نے کوچ کی خبر سنی نہیں یہیں رہینگے اور فرماتیں کوئی نعمت جنّت کی اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی کی بے محنت نہیں ملتی **فائدہ** بیبیو کیسے کام کی نصیحتیں ہیں اپنے دل پر اُن کو جماؤ اور برتو۔

(۴) حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر (۷۸)

ان کا رتبہ ناز کا تھا یہ یوں کہا کرتیں اگر مجھکو دوزخ میں ڈالا میں سب سے کہدوں گی کہ میں اللہ کو ایک مانتی تھی پھر مجھ کو عذاب دیا ۱۴۵؁ھ میں ان کا انتقال ہوا اور باب قرافہ مصر میں مزار ہے **فائدہ** بیبیو یہ رتبہ کسی کو

نصیب ہوتا ہے اور جن کو ہوا ہے۔ پوری تابعداری کی برکت سے ہوا ہے اس کو اختیار کرو اور یاد رکھو
کہ اللہ کو ایک ماننا پورا پورا یہ ہے کہ نہ اور کسی کو پوجے نہ کسی سے امید رکھے نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کے خوش
کرنے کا خیال ہو نہ کسی کے ناراض ہونے کی پرواہ ہو کوئی اچھا کہے خوش نہ ہو کوئی بُرا کہے غم نہ کرے
کوئی ستاوے تو اُس پر نگاہ نہ کرے یوں سمجھے کہ اللہ کو یوں ہی منظور تھا میں بندہ ہوں ہر حال میں راضی رہنا
چاہیے تو جو شخص اس طرح خدا کو ایک مانیگا اس کو دوزخ سے کیا علاقہ یہ طلب تھا ان بی بی کا گویا اللہ
کے اس طرح ایک ماننے کی برکت اور بزرگی بیان کرتی تھیں۔

رباح قیسی کی بی بی کا ذکر (۷۹)

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب ایک پہر رات گذر جاتی تو شوہر سے کہتیں کہ اٹھو اگر وہ نہ اٹھتے تو پھر
تھوڑی دیر کے بعد اُن کو اٹھاتیں پھر آخر شب میں کہتیں اے رباح اٹھو رات گذرتی ہے اور تم سوتے ہو
کبھی زمین سے تنکا اٹھا کر کہتیں کہ خدا کی قسم دنیا میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے عشاء کی نماز
پڑھکر زینت کے کپڑے پہنکر خاوند سے پوچھتیں کہ تم کو کچھ خواہش ہے اگر وہ انکار کر دیتے تو وہ کپڑے اتار کر
رکھدیتیں اور صبح تک نفلوں میں مشغول رہتیں **فائدہ** بیبیو تمنے دیکھا کہ خدائے تعالیٰ کی کیسی عبادت کرتی
تھیں اور ساتھ ہی خاوند کا حق ادا کرتی تھیں اور خاوند کو دین کی رغبت بھی دیتی تھیں یہ ساری باتیں کرنیکی ہیں

حضرت فاطمہ نیساپوری کا ذکر (۸۰)

نیساپوری

ایک بزرگ تھے بڑے کامل ذوالنون مصری وہ فرماتے تھے کہ ان بی بی سے مجھ کو فیض ہوا ہے وہ فرمایا
کرتیں جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہر وقت دھیان نہیں رکھتا وہ گناہ کے ہر میدان میں جا گرتا ہے جو منھ میں آیا
بک ڈالتا ہے اور جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھتا ہے وہ فضول باتوں سے گونگا ہو جاتا ہے اور
خدائے تعالیٰ سے شرم و حیا کرنے لگتا ہے۔ اور حضرت ابو یزید کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہؓ کے برابر کوئی نہیں دیکھی انکو جس جگہ کی جو خبر
دی انکو پہلے ہی معلوم ہو جاتی تھی عمر رسیدہ تھیں مکہ معظمہ میں ۲۲۳ھ میں انکا انتقال ہوا **فائدہ** دیکھو دھیان رکھنے کی کیا اچھی بات کہی اگر
اسی کو نباہ لو تو سارے گناہوں سے بچ جاؤ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بی بی کو کشف ہو جاتا تھا اگرچہ یہ کوئی بڑا رتبہ نہیں ہے لیکن اگر اچھے آدمی کو ہو تو اچھی بات

حضرت رابعہ یا رابعہ شامیہ بنت اسمٰعیل کا ذکر (۸۱)

یہ ساری رات عبادت کرتیں اور ہمیشہ روزہ رکھتیں اور فرماتیں کہ جب اذان سنتی ہوں قیامت کے دن کا پکارنیوالا

کسی مرد کے سامنے ہونا بے حیائی اور بد مزگی سے ۱۲ منہ

فرشتہ یاد آجاتا ہے اور جب گرمی کو دیکھتی ہوں تو قیامت کی گرمی یاد آجاتی ہے اور ان کے خاوند بھی بڑے بزرگ ہیں ابن ابی الحواری یہ ان سے کہتیں مجھ کو تمہارے ساتھ بھائیوں کی سی محبت ہے مطلب یہ کہ میرے نفس کو خواہش نہیں ہے اور فرماتیں کہ جب کوئی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی اس کو خبر دیتے ہیں اور جب اس کو اپنے عیبوں کی خبر ہو جاتی ہے پھر وہ دوسروں کے عیبوں کو نہیں دیکھتا اور فرماتیں کہ میں جنات کو آتے جاتے دیکھتی ہوں اور مجھ کو حوریں نظر آتی ہیں۔ **فائدہ** بیبیو عبادت اس کو کہتے ہیں اور دیکھو تم جو دوسروں کے عیبوں کا ہر وقت دھندا رکھتی ہو اس کا کیا اچھا علاج بتلایا کہ اپنے عیبوں کو دیکھا کرو پھر کسی کا عیب نظر ہی نہ آوے گا اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کشف بھی ہوتا تھا کشف کا حال اوپر کے قصہ میں آگیا ہے۔

حضرت ام ہارون کا ذکر (۸۲)

ان پر خدا کا خوف بہت غالب تھا اور بہت عبادت کرتیں اور روکھی روٹی کھایا کرتیں اور فرماتیں کہ رات کے آنے سے میرا دل خوش ہوتا ہے اور جب دن ہوتا ہے غمگین ہوتی ہوں ساری رات جاگتیں اور تیس[۳۰] برس سر میں تیل نہیں ڈالا مگر جب سر کھولتیں تو بال[۱] صاف اور چکنے ہوتے تھے ایک دفعہ باہر نکلیں کسی شخص نے خدا جانے کسکو کہا ہوگا کہ پکڑ لو ان کو قیامت کا دن یاد آگیا اور بیہوش ہو کر گر گئیں ایکدفعہ جنگل میں سامنے سے شیر آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر میں تیرا رزق ہوں تو مجھ کو کھا لے وہ پیٹھ پھیر کر چلدیا **فائدہ** سبحان اللہ خدا کی یاد میں کیسی چور تھیں[۲] اور خدا سے کس قدر ڈرتی تھیں اور شیر کی بات اُن کی کرامت ہے جیسا ہم نے کشف کا حال لکھا ہے وہی کرامت کا سمجھو بیبیو تم بھی خدا کی یاد اور خدا کا خوف دل میں پیدا کرو آخر قیامت بھی آنیوالی ہے کچھ سامان کر رکھو۔

حبیب[۳] عجمی کی بی بی حضرت عمرہ رضؓ کا ذکر (۸۳)

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب آخیر رات ہوتی تو خاوند سے کہتیں قافلہ آگے چلدیا تم پیچھے سوتے رہ گئے ایک بار اُن کی آنکھ دکھنے آئی کسی نے پوچھا کہنے لگیں میرے دل کا درد اس سے بھی زیادہ ہے **فائدہ** بیبیو خدا کی محبت کا ایسا درد پیدا کرو کہ سب درد اس کے سامنے ہلکے ہو جاویں۔

حضرت امۃ الجلیل رح کا ذکر (۸۴)

یہ بڑی عابد زاہد تھیں ایک بار کئی بزرگوں میں گفتگو ہوئی کہ ولی کیسا ہوتا ہے سب نے کہا کہ آؤ امۃ الجلیل رح

[۱] یہ بھی اُن کی کرامت ہے۔ ۱۲ [۲] یعنی ہر وقت خدا ہی کی طرف دھیان رکھتی تھیں [۳] یہ بہت بڑے ولی اللہ اور حضرت حسن بصری کے شاگرد ہیں ۱۲ منہ

سے چلکر پوچھیں غرض اُن سے پوچھا فرمایا دلی کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی جس میں اس کو خدا کے سوا کوئی اور دھندا ہو جو کوئی اس کو دوسرا دھندا بتلاوے وہ جھوٹا ہے **فائدہ** کیسی شان کی بی بی تھیں کہ بزرگ مرد انسے ایسی باتیں پوچھتے تھے اور انھوں نے کیسی اچھی پہچان بتلائی بیبیو تم بھی اسکی حرص کرو اور اپنے سارے دھندوں سے زیادہ خدا کی یاد کا دھندا کرو۔

حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر (۸۵)

مالک ابن دینار ایک بڑے کامل بزرگ ہیں یہ بی بی اُن کی خدمت میں آتی جاتی تھیں بعضے بزرگ ان کا رتبہ رابعہ بصریہ سے زیادہ بتلاتے ہیں ایک شخص کو کہتے سُنا کہ آدمی پورا متقی جب ہی ہوتا ہے کہ جب اس کے نزدیک خدا کے پاس جانا سب چیزوں سے پیارا ہو جاوے یہ سن کر غش کھا کر گر پڑیں **فائدہ** خدا کے پاس جانے کا کیسا شوق تھا کہ ذکر سُن کر غش آگیا اب یہ حال ہے کہ موت کا نام سُننا پسند نہیں اس کی وجہ صرف دُنیا کی محبت ہے جانے کو جی نہیں چاہتا اِس کو دل سے نکالو جب خدا کے یہاں جانے کو جی چاہے گا۔

حضرت عفیرہ عابدہ کا ذِکر (۸۶)

ایک روز بہت سے عابد لوگ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں اتنی گنہگار ہوں کہ اگر گناہ کرنیکی سزا میں آدمی گونگا ہو جایا کرتا تو میں بات بھی نہ کر سکتی یعنی گونگی ہو جاتی لیکن دعا کرنا سنت ہے اس لئے دعا کرتی ہوں پھر سب کے لئے دعا کی **فائدہ** دیکھو ایسی عابد زاہد ہو کر بھی اپنے کو ایسا عاجز گنہگار سمجھتی تھیں اب یہ حال ہے کہ ذرا دو تین تسبیحیں پڑھنے لگیں اور اپنے کو بزرگ سمجھ لیا خدائے تعالیٰ کو بڑائی ناپسند ہے ہر حال میں اپنے کو کمتر سمجھو اور سچ بھی ہے سینکڑوں عیب ہر حالت میں بھرے رہتے ہیں پھر عبادت کے ساتھ اُن کو بھی دیکھے تو کبھی بڑائی کا خیال نہ آوے۔

حضرت شعوانہ رح کا ذِکر (۸۷)

یہ بہت روتیں اور یوں کہتیں کہ میں چاہتی ہوں کہ اتنا روؤں کہ آنسو باقی نہ رہیں پھر خون روؤں اتنا کہ بدن بھر میں خون نہ رہے اُن کی خادمہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اُن کو دیکھا ہے ایسا فیض ہوا ہے کہ کبھی دنیا کی رغبت مجھ کو نہیں ہوئی اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھا حضرت فضیل رح بن عیاض بڑے مشہور بزرگ ہیں وہ اُن کے پاس جا کر دعا کراتے **فائدہ** خدا کے خوف سے یا محبت سے رونا بڑی دولت

ہے اگر رونا نہ آوے رونے کی صورت ہی بنالیا کرو اللہ میاں کو عاجزی پر رحم آجاوے گا اور دیکھو بزرگوں کے پاس بیٹھنے سے کیسا فیض ہوتا ہے جیسا اُن کی خادمہ نے بیان کیا تم بھی نیک صحبت ڈھونڈا کرو اور بُرے آدمی سے بچا کرو۔

حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر (۸۸)

ایک بزرگ ہیں بشر بن حارثؒ وہ اُن کی زیارت کو آتے ایکدفعہ حضرت بشر بیمار ہو گئے یہ اُن کو پوچھنے گئیں احمد بن حنبل رح جو بہت بڑے امام ہیں وہ بھی پوچھنے آ گئے معلوم ہو کر یہ آمنہ ہیں رملہ سے آئی ہیں امام احمد نے بشر سے کہا کہ ان سے ہمارے لئے دعا کراؤ بشرؒ نے دعا کے لئے کہا اُنہوں نے دعا کی کہ اے اللہ بشرؒ اور احمد رح دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں اِن دونوں کو پناہ دے امام احمد رح کہتے ہیں کہ رات کو ایک پرچہ اوپر سے گرا جس میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی نعمتیں ہیں **فائدہ** سبحان اللہ کیسی دعا قبول ہوئی بیبیو یہ سب برکت تابعداری کی ہے جو خدا کا حکم پورا کر رہا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا سوال پورا کرتے ہیں بس حکم ماننے میں کوشش کرو۔

حضرت منفوسہ بنت زید بن ابی الفوارس کا ذکر (۸۹)

جب ان کا بچہ مر جاتا اُس کا سر گود میں رکھ کر کہتیں کہ تیرا مجھ سے آگے جانا اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے پیچھے رہتا مطلب یہ کہ تو آگے جا کر مجھ کو بخشوا دے گا اور خود بھی (بچہ بھی) بخشا جاوے گا اور اگر میرے پیچھے زندہ رہتا تو بھی سینکڑوں گناہ کرتا اور خدا جانے بخشوا لے کے قابل ہوتا یا نہ ہوتا اور فرماتیں میرا صبر بہتر ہے بیقراری سے اور فرماتیں کہ اگرچہ جدائی کا افسوس ہے لیکن ثواب کی اس سے زیادہ خوشی ہے **فائدہ** بیبیو کسی کے مرنے کے وقت اگر یہی باتیں کہکر جی کو سمجھایا کرو تو انشاءاللہ تعالیٰ کافی ہیں۔

حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر (۹۰)

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے جو پوتے ہیں زید یہ اُن کی پوتی ہیں ۱۴۵ھ میں مکہ میں پیدا ہوئیں عبادت ہی میں ٹھان ہوا امام شافعی رح بہت بڑے امام ہیں جب وہ مصر میں آئے تو اُن کے پاس آیا جایا کرتے تھے **فائدہ** بیبیو علم اور بزرگی وہ چیز ہے کہ اتنے بڑے امام ان کی خدمت میں آتے تھے تم بھی دین کا علم حاصل کرو۔ اس پر عمل کرو تاکہ بزرگی حاصل ہو۔

حضرت میمونہ سوداؓء کا ذکر (۹۱)

ایک بزرگ ہیں عبدالواحدؒ بن زید اُن کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھ کو اسے دکھلا دیجئے حکم ہوا کہ تیرا رفیق بہشت میں میمونہ سوداء ہیں میں نے پوچھا وہ کہاں ہے جواب ملا کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں میں نے وہاں جاکر پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ دیوانی ہے بکریاں چرایا کرتی ہے میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحدؒ اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے مجھکو تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہوگیا کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہنچان ہو چکی ہے اُن میں الفت ہوتی ہے میں نے کہا کہ میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کرلیا اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کرادیا **فائدہ** اُن بی بی کے کشف وکرامت دونوں اس سے معلوم ہوتے ہیں یہ سب برکت پوری تابعداری بجالانے کی ہے بیبیو خدا کی تابعداری میں مستعد ہو جاؤ۔

حضرت ریحانہ مجنونہ کا ذکر (۹۲)

ابوالربیع ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمدؒ بن المنکدرؒ اور ثابت بنانی کہ یہ دونوں بھی بزرگ ہیں ایکدفعہ سب کے سب ریحانہ رح کے گھر مہمان ہوئے وہ آدھی رات سے پہلے اُٹھیں اور کہنے لگیں کہ چاہنے والی اپنے پیارے کی طرف جاتی ہے اور دل کا خوشی سے یہ حال ہے کہ نکلا جاتا ہے جب آدھی رات ہوئی کہنے لگیں ایسی چیز سے جی لگانا نہ چاہیئے جس کے دیکھنے سے خدا کی یاد میں فرق آوے اور رات کو عبادت میں خوب محنت کرنا چاہیئے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گذر گئی تو چلائیں ہائے لٹ گئی میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگیں رات جاتی رہی جس میں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے **فائدہ** دیکھو رات کی اُنکو کیسی قدر تھی اور جسکو عبادت کا مزہ چاہتا ہوگا اسکو رات کی قدر ہوگی بیبیو تم بھی اپنا تھوڑا حصہ رات کا اپنی عبادت کیلئے مقرر کرلو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی بُرائی اُنھوں نے بیان کی تم بھی مال ومتاع پوشاک زیور اولاد جائداد اور برتن مکان سے بہت جی مت لگا

حضرت سری سقطیؒ کی ایک مریدنی کا ذکر (۹۳)

ان بزرگ کے ایک مرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مریدنی تھی اُن کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا اُستاد نے

از ریاض الریاحین حکایت ۱۲۰

کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جاگرا اور ڈوب کر مرگیا استاد کو خبر ہوئی اُسنے حضرت سریؒ کے پاس جاکر خبر کی آپ اٹھکر اس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مرگیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا انہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگیں کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہکر اُٹھکر اس جگہ پہنچیں اور جاکر بیٹے کا نام لیکر پکارا اے ظار اُسنے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکلکر چلا آیا حضرت سریؒ نے حضرت جنید سے پوچھا یہ کیا بات ہے انہوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اسپر جو مصیبت آنیوالی ہوتی ہے اس کو خبر کر دیجاتی ہے اور اس کی خبر نہیں ہوئی تھی اس لئے اسنے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا فائدہ ہر ولی کو جُدا درجہ ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھپر کیا گذرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس کے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں مگر پھر بھی بڑی کرامت ہے اور یہ سب برکت اسکی ہے کہ خدا اور رسول کی تابعداری کرے اس میں کوشش کرنا چاہیئے پھر خدائے تعالیٰ چاہے یہی درجہ دیدیں چاہے اس سے بھی بڑا دیدیں ۔

(۹۴)	حضرت تحفہ رح کا ذکر	

حضرت سری سقطی رح کا بیان ہے کہ میں ایک بار شفاخانہ میں گیا دیکھا کہ ایک جوان لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے اور محبت کی شعر پڑھ رہی ہے میں نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہنے لگا یہ پاگل ہے یہ سنکر وہ اور روئی اور کہنے لگی میں پاگل نہیں ہوں عاشق ہوں میں نے پوچھا کس کی عاشق ہے کہنے لگی جس نے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ اتنے میں اس کا مالک آگیا داروغہ نے پوچھا تحفہ کہاں ہے اُسنے کہا اندر ہے اور حضرت سری رح اس کے پاس ہیں اُس نے میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے زیادہ یہ لڑکی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اس کا یہ حال کیوں کیا ہے کہنے لگا کہ میری ساری دولت اسمیں لگ گئی بیس ہزار روپے کی میری خرید ہے مجھکو امید تھی کہ خوب نفع سے بیچوں گا مگر یہ نہ کھاتی نہ پیتی ہے رات دن رویا کرتی ہے میں نے کہا میرے ہاتھ اس کو بیچ ڈال کہنے لگا آپ فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دینگے میں نے گھر جاکر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا جاکر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت سے توڑے روپیوں کے لئے کھڑا ہے میں نے کہا تو کون ہے کہنے لگا میں احمد بن المثنیٰ ہوں مجھ کو خواب میں حکم ہوا کہ آپ کے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوئی اور صبح کو شفاخانہ پہنچی اتنے میں مالک بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رنج مت کر میں روپیہ لائی ہوں دو گنے نفع تک اگر مانگیگا دونگی کہنے لگا اگر

ساری دنیا بھی ملے نہ بیچوں گا میں اسکو اللہ کے واسطے آزاد کرتا ہوں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر خفگی ہوئی ہے اور تم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ بی تحفہ رح کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی تحفہ رح وہاں سے اٹھیں اور روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی دور جا کر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہو گیا اور میں اور وہ مالک مکے پہنچے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک دردناک آواز سنی پاس جا کر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ بھول گئیں میں تحفہ ہوں میں نے کہا کہو کیا کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا جی لگا دیا اوروں سے اٹھا دیا میں نے کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہو گیا کہنے لگیں اس کو بڑے بڑے درجے ملے ہیں میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے انہوں نے کچھ چپکے سے کہا دیکھتی کیا ہو کہ مردہ ہیں مالک نے جو یہ حال دیکھا بیتاب ہو کر گر پڑا ہلا کر دیکھا تو مردہ ہیں میں نے دونوں کو کفن دیکر دفن کر دیا۔

فائدہ سبحان اللہ کیسی اللہ کی عاشق تھیں بیبیو حرص کرو اس قصہ کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب تحفۃ العشاق میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

حضرت جویرہ رح کا ذکر (۹۵)

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اس کے بعد ابو عبداللہ تراہی ایک بزرگ ہیں اُن کی عبادت دیکھکر اُن سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بڑے اچھے اچھے خیمے لگے ہوئے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اس کے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہتیں کہ قافلے جلدیئے۔ **فائدہ** بیبیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر (۹۶)

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہو گئے تھے اُن کی ایک بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر انہوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیک بخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھکر اس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئیں ایک سوکھی روٹی گھڑے پر ڈھکی ہوئی دیکھکر پوچھا یہ کیا ہے لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھولنے کیلئے رکھ لی یہ سنکر وہ الٹے پاؤں ہٹیں لڑکے نے کہا میں پہلے ہی جانتا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہو گی وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی پر ناراض نہیں ہے بلکہ اس سے ناراض ہے

کہ تم کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجھکو باپ سے تعجب ہے کہ مجھسے یوں کہا کہ ایک پارسا جوان ہے بھلا جسکو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ پارسا کیا۔ وہ جوان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں رہونگی یا یہ روٹی رہیگی اس جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کردی اُسوقت وہ گھر میں بیٹھیں **فائدہ** بیبیو! یہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال و متاع کی ہوس کم کرو

حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر (۹۷)

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی امیر چلا جا رہا تھا اُسکو پیاس لگی انکا گھر رستے میں تھا پانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو کچھ نقد پھینکر چلا گیا سب کا توکل پر گذر تھا سب خوش ہوئے اور گھر میں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہوگئے اور خدائے تعالیٰ تو ہر وقت ہمکو دیکھتے ہیں افسوس ہم اپنا دل غنی رکھتے **فائدہ** کیسی سمجھ کی بچی تھیں افسوس ہے کہ اب بوڑھیوں کو بھی اتنی عقل نہیں ہے کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر نگاہ کرتی ہیں کہ فلانی سے نفع ہوجائے گا فلانا مدد کرے گا۔ خدا کے واسطے دل کو ٹھیک کرو

حضرت ست الملوک کا ذکر ۹۸

یہ ملک عرب کی رہنے والی ہیں ان کے زمانہ میں تمام ولی اور عالم انکی تعظیم کرتے تھے ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو آئیں تھیں اس زمانہ میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن سلبس یمانی اُن کا بیان ہے کہ میں اُسی مسجد میں تھا میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسجد کے گنبد تک ایک نور کا تار بندھ رہا ہے میں نے جاکر دیکھا تو اس گنبد کے نیچے یہ بی بی نماز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار اُنسے ملا ہے **فائدہ** یہ نور پرہیزگاری کا تھا دلمیں تو سب پرہیزگاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر میں بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصل جگہ اس نور کی دل ہے بیبیو پرہیزگاری اختیار کرو نیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں ان سے بچو۔

ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر ۹۹

انکا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی بہت ہی بے حقیقت داموں کو بکتی دیکھی جسکا رنگ تو زرد ہوگیا تھا اور پیٹ پیٹھ لگ ہوگیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجھکو اس پر ترس آیا میں نے مول لے لیا میں نے کہا بازار میں جاکر رمضان کا سامان خرید لا کہنے لگی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ مہینے برابر ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی پھر جب عید آئی تو میں نے اسکے لئے سامان خریدنے کا ارادہ کیا کہنے لگی تمہارے مزاج میں دنیا کا بڑا بکھیڑا ہے پھر اپنی نماز میں لگ گئیں ایک آیت پڑھی جس میں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک چیخ مار کر گر گئیں اور مر گئیں۔

فائدہ دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے خیر یہ حال تو اختیار سے باہر ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ گناہ سے رک جایا کریں چاہے کسی طرح کا گناہ ہو ہاتھ پاؤں کا ہو یا دل کا ہو یا زبان کا ہو **فائدہ** اس حصہ میں کل سو قصے نیک بیبیوں کے بیان ہوئے اس طرح سے کہ پہلی امتوں کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں بیٹیوں کے (۲۵) اور حضرت کے زمانے کی اور بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت کے زمانے کے بعد کی بیبیوں میں علم والی بیبیوں کے (۱۰) اور درویش بیبیوں کے (۲۵) یہ سب ملکر سو ہوگئے کتابوں میں اور بھی بہت قصے ہیں مگر نصیحت ماننے والیوں کے واسطے اتنے ہی بہت ہیں

رسالہ کسوۃ النسوۃ

جزوے از حصہ ہشتم بہشتی زیور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مابعد الحمد والصلوٰۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات اور ان ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے سبب اس کے جمع کا کہ اسی سے غایت بھی اس جمع کی معلوم ہو جاوے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل رمضان ۱۳۳۵ھ میں حسب تحریک بعض احباب مخلصین کے مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں مہمان ہوا اتفاق سے ایک روز میزبان صاحب کے زنانہ میں وعظ ہوا تو حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا بعد فراغ ایک صالحہ بی بی کا پیام آیا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سی سنی ہیں لیکن اگر ان میں کچھ خوبیاں یا ان کے کچھ حقوق بھی ہوں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے میرے قلب میں فوراً خیال آیا کہ واقعی جس طرح ترہیبات ایک خاص طریق سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ ان کے ملحقات میں سے حقوق بھی ہیں بعض اوقات ان سے زیادہ نافع ہوتی ہیں ان سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادہ ہوتی ہے اور ترہیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اور امید ضعیف ہو جاتی ہے پس فوراً قصد کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ خاص ان مضامین میں ایک مستقل مجموعہ لکھوں گا اس واقعہ کو دو ماہ گذرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعدہ ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل سرخی نظر پڑی اس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اسی کا ترجمہ کر دیا جاوے اور اثنائے تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آجاوے اس کا بھی اضافہ کر دیا جاوے پھر یاد آیا کہ بہشتی زیور حصہ ہشتم میں بھی ایسی آیات واحادیث جمع کیگئی ہیں چنانچہ دیکھنے سے وہ یاد صحیح نہیں نکلا پس مناسب معلوم ہوا کہ اول ایک فصل میں بہشتی زیور کا مضمون بعینہ پورا لے کر پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافہ جمع کر دیجاویں اور چونکہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد کسی قدر ترہیبی مضمون بھی ہے اور ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترہیب ہونے سے مضمون رجا کی تعدیل ہو جاتی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترہیبی مضمون بعینہ لکھدیا جاوے پس اس رسالہ میں اصل مضمون ترغیب وفضائل ہے مگر ممزوج بترہیب عن الرذائل اور نام اس کا کسوۃ النسوۃ ہے یعنی عورتوں کا لباس تقویٰ واللہ الموفق

فصل اوّل بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون میں

نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجے قرآن اور حدیث سے

یہانتک نیک بیبیوں کے سنو قصے لکھے گئے چونکہ اصلی مطلب ان قصوں سے اچھی خصلتوں کا بتلانا ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑی سی ایسی آیتوں اور حدیثوں کا خلاصہ ترجمہ لکھدیا جاوے جن میں اللہ و رسول نے خاص کر کے نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجہ کا بیان فرمایا ہے کیونکہ بیبیوں کو جب خبر ہوگی کہ ان میں تو اللہ رسول نے ارادہ کر کے خاص ہمارا ہی بیان فرمایا ہے تو اس سے اور دل بڑھیگا اور نیک خصلتوں کا زیادہ شوق ہوجاوے گا اور مشکل بات آسان ہوجاوے گی۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں ایسی ہیں کہ اسلام کا کام کرتی ہیں یعنی نماز اور روزے کی پابندی گناہ ثواب کے کاموں کا خیال رکھتی ہیں اور جو ایمان درست رکھتی ہیں یعنی حدیث و قرآن کے خلاف کسی بات میں اپنا دل نہیں جماتیں اور جو عورتیں تابعداری سے رہتی ہیں یعنی شیخی نہیں کرتیں اور جو عورتیں خیرات و زکوٰۃ دیتی ہیں اور جو عورتیں روزہ رکھتی ہیں اور جو عورتیں اپنی عزت آبرو کو بچاتی ہیں یعنی کسی کے سامنے ہوجانے کا اور کسی کو آواز سنانیکا اور خلاف شرع کپڑے پہننے کا اور بے ضرورت کسی سے ہنسنے بولنے کا اور بھی ہر طرح کی بے شرمی کا پرہیز رکھتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کو بہت یاد رکھتی ہیں یعنی دل سے بھی اُن کا دھیان رکھتی ہیں اور زبان سے بھی اُن کا نام لیتی رہتی ہیں ایسی عورتوں کیواسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نیک بخت عورتیں ہوتی ہیں ان میں یہ باتیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ تابعدار ہوتی ہیں اور خاوند گھر نہ بھی ہو جب بھی اپنی آبرو کا بچاؤ رکھتی ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جو شرع کے کاموں کی پابند ہوں اور اُن کے عقیدے ٹھیک ہوں اور وہ تابعداری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کر لیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہوں اور روزہ رکھتی ہوں۔

حدیثوں کا مضمون

اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اُٹھکر تہجد پڑھے

از مشکوٰۃ شریف ۱۲

اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنوارپنے
کی حالت میں یا حمل میں بچہ جننے کیوقت یا چلّے کے دنوں میں مرجاوے اسکو شہید ہی کا درجہ ملتا ہے۔ اور فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مرجائیں اور وہ ثواب سمجھکر صبر کرے تو بہشت میں
داخل ہوگی ایک عورت بولی یارسول اللہ اور جس کے دو ہی بچے مرے ہوں آپ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی
ثواب ہے ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچّے کے مرنے کو پوچھا آپ نے اس میں بھی
بڑا ثواب بتلایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ حمل گر جاوے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر
بہشت میں لے جاوے گا جبکہ ثواب سمجھکر صبر کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے
اچھا خزانہ نیکبخت عورت ہے کہ خاوند اس کے دیکھنے سے خوش ہو جاوے اور جب خاوند کوئی کام
اس کو بتلاوے تو حکم بجالاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزّت آبرو تھامے بیٹھی رہے۔ اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی
ہیں۔ ایک تو بچّے پر خوب شفقت کرتی ہیں دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں فائدہ معلوم ہوا
کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں آجکل عورتیں خاوند کا مال بڑی بیدردی سے اڑاتی ہیں اور اولاد
پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اُس کی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہئے۔ نہیں
تو ادھوری شفقت ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ اُن کی بول
چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم وحیا کی وجہ سے بدلحاظ اور منہ پھٹ نہیں ہوتیں اور اُن کو تھوڑا
خرچ دیدو تو خوش ہو جاتی ہیں فائدہ معلوم ہوا کہ عورتوں میں شرم ولحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور
اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کرو بلکہ کنواری کی ایک تعریف ہے اور بعضی حدیثوں میں ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو
کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے چاہے
داخل ہو جاوے فائدہ مطلب یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں
کرنیکی اُس کو ضرورت نہیں جو درجہ اُن محنت کی عبادتوں سے ملتا ہے وہ عورت کو خاوند کی تابعداری اور اولاد
کی خدمتگذاری اور گھر کے بندوبست میں ملجاتا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت
کی موت ایسی حالت میں آوے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ عورت بہشت میں جاوے گی اور فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہوگئیں اُس کو دنیا اور آخرت کی دولت ملگئی

ایک تو دل ایسا کہ نعمت کا شکر ادا کرتا ہو دوسری زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے تیسرے بدن ایسا کہ بلا و مصیبت پر صبر کرے چوتھے بی بی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا و فریب نہ کرے فائدہ یعنی نہ آبرو کھووے نہ مال بے مرضی خاوند کے خرچ کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بیوہ ہو جائے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اُس نے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہو کر الگ رہنے لگے یا مر مرا گئے تو ایسی عورت بہشت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہوگی جیسی شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی فائدہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ کا بیٹھا رہنا زیادہ ثواب ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے ویران ہو جاوینگے اور اس عورت کو بناؤ سنگار اور نفس کی خواہش سے کچھ مطلب نہ ہو تو اس کا یہ درجہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی عورت کثرت سے نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جاوے گی پھر اُس شخص نے عرض کیا کہ فلانی عورت نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کچھ زیادہ نہیں کرتی یونہی کچھ پنیر کے ٹکڑے دے دلا دیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ بہشت میں جاوے گی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے ساتھ دو بچے تھے ایک کو گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئی تھی آپ نے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اول پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں پھر جنتی ہیں پھر اُن کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں اگر اُن کا برتاؤ خاوند سے برا نہ ہوا کرتا تو اِن میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں چلی جایا کرتی۔

دوسری فصل کنز العمال کے ترغیبی مضمون میں

حدیث ارشاد فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کیا تم اس بات پر راضی نہیں یعنی راضی ہونا چاہیئے کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اُس سے راضی ہو تو اُسکو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جب اُسکو درد زہ ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اُسکی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان مخفی رکھا گیا ہے اس کی خبر نہیں پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اس کے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اُسکی پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اُس کو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اُسکو راہ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اے سلامت

(یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا (یعنی پرورش کرنے والی ۱۲) وہی اس حدیث کی راوی
ہیں آپ اُن سے فرماتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ میری اس سے کون عورتیں مراد ہیں جو (باوجودیکہ نیک
ہیں نازپروردہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنیوالی ہیں۔ اُس شوہر کی ناقدری نہیں کرتی (الحسن بن
سفیان طس ابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السیّد ابراہیم) **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار
مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے بسبب اُس کے خرچ کرنیکے
اور اُس کے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اُس کے کمانے کے اور تحویلدار کو بھی اسی کی برابر
ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر گھٹتا نہیں (ق عن عائشہ) **ف** پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی
ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہوں گی۔ **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو تمہارا
جہاد حج ہے (خ عن عائشہ) **ف** دیکھئے اُن کی بڑی رعایت ہے کہ اُن کو حج کرنے سے جس میں جہاد کی برابر
دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے زیادہ مشکل عبادت ہے **حدیث** فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جبتک علی الکفایہ ہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی (طس عن
ابی قتادہ) **ف** پھر دیکھئے گھر بیٹھے اُن کو کتنا ثواب ملجاتا ہے **حدیث** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جب بیبیوں کو ساتھ لیکر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ بس یہ حج تو کرلیا پھر اس کے بعد بوریوں پر جمی بیٹھی رہنا
(حم عن ابی ہریرۃ) **ف** مطلب یہ کہ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرنا **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کیساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے
اپنی حفاظت کرے (فر عن علی) **ف** مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اُس کی منت سماجت کرنیکو
خلاف شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی
مردوں ہی کے اجزا ہیں (حم عن عائشہ) **ف** چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام
کا پیدا ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی طرح ہیں (باستثنائے احکام مخصوصہ
پس اگر اُن کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے
وعدہ ہے اُن ہی اعمال پر اُن سے ہے **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتحقیق حق تعالیٰ
نے عورتوں کے حصہ میں رشک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان
اور طلب ثواب کی راہ سے رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کرلیا صبر کریگی اُسکو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے
(طب عن ابن مسعود) **ف** دیکھئے ایک ذرا سی ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا جو مردوں کو کس دشواری سی ملتا ہے **حدیث** فرمایا

۵ از ابن ماجہ ۱۲

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کاروبار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے فرعن ابن عمر ف دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جس کی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچاوے گا۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اس کی طرف نظر کرے تو وہ اس کو مسرور کردے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اس کو ناخوش کر کے اس کی کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک عن ابی ہریرۃ) حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرماوے پائجامہ پہننے والی عورتوں پر قطنی لافراد ک فی تاریخہ ہب عن ابی ہریرۃ ف دیکھئے حالانکہ پاجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے کہ مثل امر طبعی کے ہے پہنا مگر اس میں بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا لیلی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کی برابر اور نیک عورت کی نیک کاری ستر اولیاء اللہ کی عبادت کے برابر ہے (ابو الشیخ عن ابن عمر) دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا یہ عنایت نہیں عورتوں کی تو کیا ہے حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گھرستی کا کام کرنا جہاد کے رتبے کو پہنچتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (ع عن انس) ف کیا انتہا ہے اس عنایت کی حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارہ میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو (فر عن انس) ف دیکھئے شوہر سے محبت کرنا ایک خوشی ہے نفس کی مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے حدیث ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بی بی ہے میں جب اسکے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھکو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ اس عورت کو خبر کر دو کہ وہ اللہ کے کام کرنیوالوں میں سے ایک کام کرنیوالی ہے اور اس کو جہاد کرنیوالے کا نصف ثواب ملتا ہے (الخرائطی عن عبداللہ الوصافی) ف دیکھئے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اس کو کتنا بڑا ثواب ملگیا۔ حدیث اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عورتوں کی فرستادہ (بھیجی ہوئی) آپ کے پاس آئی ہوں (وہ عرض کرتی ہیں) کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج و عمرہ و حفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے آپ نے فرمایا تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر اور خاوندی کی جویاں رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ ان سب اعمال

برابر ہے (کر عن اسماء) حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالت حمل سے لیکر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت و ثواب میں ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنیوالا۔ جس میں ہر وقت مجاہدہ کے لیے تیار رہنا ہے) اور اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اس کو شہید کی برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن عمر) حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہی مضمون ہے جو اس فصل کی سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ (فرمایا جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دیدی پھر جب دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اس کے کندھے پر شاباشی سے ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ پچھلے گناہ سب معاف ہوگئے اب آگے جو کرے از سرنو کر (اُن میں جو گناہ کا کام ہوگا وہ آیندہ لکھا جاوے گا اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف جانا کیا تھوری بات ہے۔ حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیبیو یاد رکھو کہ تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جاویں گی پھر (جب شوہر جنت میں آوینگے تو) ان عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں حوالہ کر دیجاویں گی سرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور اُن کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی (ابو الشیخ عن ابی امامہ) ف بیبیو اور کونسی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں ہاں نیک بنانا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں۔ حدیث حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ اپنی ذات میں اس کی اس حالت کی نگہبانی کرے اور بناؤ سنگار ترک کر دے اور اپنے پاؤں کو مقید کر دے اور سامان زینت کو معطل کر دے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کر کر اٹھائی جاویگی پس اگر اس کا شوہر مومن ہوا تو وہ جنت میں اس کی بی بی ہوگی اور اگر اس کا شوہر مومن نہ ہوا (مثلاً خدا نخواستہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کسی شہید سے کر دے گا (ابن زنجویہ وسندہ حسن) حدیث ابو الدرداء سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو وصیت کی میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ خرچ کیا کر اپنی وسعت سے اپنے اہل خانہ پر الخ (ابن جریر) ف جو لوگ باوجود وسعت کے بی بی کے خرچ میں تنگی کرتے ہیں وہ ذرا اس حدیث کو دیکھیں) حدیث مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ کار نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جاوے کہ نہ اس کی پرواہ رہے کہ اس نے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اس کا خیال رہے کہ بھوک کی آگ کس چیز سے بجھائی (الدینوری) ف جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بےپرواہ رہتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں بقول سعدی رح ۵

(حاشیہ:) ف یعنی اونٹ اور گھوڑے سے ۱۲

ف دیکھ اس بے حیت کو ہرگز نیک بختی کا منہ نہیں دیکھے گا	ببیں آن بے حیت را کہ ہرگز تن آسانی گزیند خویشتن را		نخواہد دید روئے نیک بختی زن و فرزند بگذارد بہ سختی	اپنے لئے تن آسانی اختیار کرتا ہے اہل و عیال کو تنگی میں چھوڑتا ہے

اضافات از مشکوٰۃ

ف یعنی عورتوں کی فضیلت اور خوبیوں کی چالیس حدیثیں ہیں۔ ۱۲

حدیث [۲۳] ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں میری نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں الخ متفق علیہ ف یعنی اس سے راستی درستی کامل کی توقع مت رکھو اس کی کج فہمی پر صبر کرو دیکھئے عورتوں کی کسقدر رعایت کا حکم ہے۔ حدیث [۲۴] ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے) بغض نہ رکھنا چاہئے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا روایت کیا اس کو مسلم نے ف یعنی یہ سوچ کر صبر کرلے۔ حدیث [۲۵] عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) مارنا چاہئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے الخ متفق علیہ ف یعنی پھر مروت کیسے گوارا کرے گی۔ حدیث [۲۶] حکیم بن معوٰیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھاوے اس کو بھی کھلاوے اور جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہناوے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر رہ کر چھوڑ دی جاوے روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے۔ حدیث [۲۷] ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومن ہیں (مگر) ایمان کا کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور اس کو حسن صحیح کہا ہے ف یہ فصل ثانی کی (۲۷) حدیثیں ہیں اور فصل اول میں تیرہ تھیں سب ملاکر چالیس ہوگئیں گویا یہ مجموعہ فصلین فضائل نساء کی ایک چہل حدیث ہے۔

تیسری فصل بہشتی زیور کے ترتیبی مضمون میں

عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت قرآن اور حدیث سے

جب ہم نیک بیبیوں کی خصلتیں بتلا چکے تو مناسب معلوم ہوا کہ بعضے عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں وران سے نیکی میں کمی آجاتی ہے ان عیبوں پر جو اللہ اور رسولؐ نے خاصکر عورتوں کو انتظام یا نصیحت فرمائی ہے ان کا خلاصہ بھی لکھدیں تاکہ ان عیبوں سے نفرت کھاکر بچیں جس سے پوری نیکی قائم رہے۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا[1] اللہ تعالیٰ نے جن بیبیوں میں آثار سے تم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتیں تو اول انکو نصیحت کرو اور اس سے نہ مانیں تو اُن کے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دو اس پر بھی نہ مانیں تو انکو مارو[1] اس کے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو اُن کو تکلیف دینے کے لیئے بہانہ مت ڈھونڈو۔ **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کا کہنا نہ ماننا بہت بری بات ہے۔ اور فرمایا[2] اللہ تعالیٰ نے چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جس میں زیور وغیرہ کی غیر مرد کو خبر ہو جاوے۔ **فائدہ** باجے دار زیور پہننا بالکل درست نہیں اور جسمیں باجہ نہ ہو ایک دوسرے سے لگ کر بج جاتا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں جو ایک چیز ہے اس کی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو خود عورت کی آواز اور اس کے بدن کھلنے کی تو کتنی تاکید ہوگی۔

حدیثوں[2] کا مضمون

فرمایا[1] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عورتوں میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اس کی کیا وجہ آپ نے فرمایا تم مار پھٹکار سب چیزوں پر بہت ڈالا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو، اور اس کی دی ہوئی چیز کو بہت ناک مارتی ہو، اور[2] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو بُرا کہا آپ نے فرمایا کہ بخار کو بُرامت کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور فرمایا[3] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت اگر توبہ نہ کریگی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جاوی گی کہ اس کے بدن پر کرتے کی طرح ایک روغن لپیٹا جاوے گا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کرتے ہی کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہوگی یعنی اُسکو دو تکلیفیں ہوں گی خارش سے تمام بدن نوچ ڈالیگی اور دوزخ کی آگ لگیگی وہ الگ، اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے اے مسلمان عورتو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی

[1] مار سے تھوڑا مارنا مراد ہے اور وہ بھی صرف اللہ کے لئے اپنا غصہ اتارنے کے لئے نہیں ۱۲ [2] از مشکوٰۃ شریف ۱۲

کھڑی رہتی ہو فائدہ بعضی عورتوں میں یہ عادت بہت بری ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آئی ہوئی چیز کو ناک مارا کرتی
ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا اُس نے
اُسکو پکڑ کر باندھ دیا تھا نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر گئی **فائدہ** اسی طرح
جانور پال کر اُس کے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے اور فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے
بعضے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت کا وقت آتا ہے تو خلاف شرع وصیت کر کے
دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں **ف** جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یوں کہہ مرتے ہیں دیکھو
میری چیز میرے نواسہ کو دیجیو بھائی کو نہ دیجیو یا فلانی بیٹی کو فلانی چیز دوسری بیٹی سے زیادہ دیجیو یہ
سب حرام ہے وصیت اور میراث کے مسئلے کسی عالم سے پوچھ کر اس کے موافق عمل کرے کبھی اُسکے
خلاف نہ کرے، اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح
نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال اس طرح کہنے لگے جیسے وہ اس کو دیکھ رہا ہے، اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی
آنے لگے آپ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا کہ وہ تو
اندھے ہیں آپ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم تو انکو دیکھتی ہی ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند
کو ملیگی وہ کہتی ہے کہ خدا تجھے غارت کرے وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے
پاس چلا آوے گا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورتوں کو
نہیں دیکھا یعنی میرے زمانہ سے پیچھے ایسی عورتیں پیدا ہوں گی کہ کپڑا پہنے ہوں گی اور ننگی ہونگی
یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہوگا لیکن کپڑا باریک اسقدر ہوگا کہ تمام بدن نظر آوے گا اور اترا کر بدن کو مٹکا کر
چلیں گی اور بالوں کے اندر موباف یا کپڑا دے کر بالوں کو لپیٹ کر اس طرح باندھیں گی جس میں
بال بہت سے معلوم ہوں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جاوینگی بلکہ اسکی خوشبو
بھی انکو نصیب نہ ہوگی **ف** یعنی جب پرہیزگار بیبیاں بہشت میں جانے لگیں گی اُن کو اُن کے ساتھ جانا
نصیب نہ ہوگا پھر چاہے سزا کے بعد ایمان کی برکت سے چلی جاویں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو عورت سونے کا زیور دکھلاوے کو پہنے گی اسی سے اس کو عذاب دیا جاوے گا
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سنی جیسے کوئی کسی پر
لعنت کر رہا ہو آپ نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلانی عورت ہے کہ اپنی سواری

اونٹنی پر لعنت کر رہی ہے وہ اونٹنی چلنے میں کمی یا شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھلا کر کہدیا ہوگا تجھے خدا کی مار جیسا عورتوں کا دستور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اس کے اسباب کو اس اونٹنی پر سے اوتار دو اونٹنی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے پھر اس کو کام میں کیوں لاتی ہے **ف** خوب سزا دی تمام شد رسالہ کسوۃ النسوۃ۔

آگے بقیہ ہے بہشتی زیور حصہ ہشتم کے مضمون کا

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف اور نصیحت میں یہاں پانچ آیتیں اور پچیس ۲۵ حدیثیں لکھی گئیں اور اس حصہ کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادتیں بہت سی لکھدی ہیں جن کی ہر وقت کے برتاؤ میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے سات حصوں میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھدی ہے جس کا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بڑے بڑے درجہ پاؤگی ورنہ خدا پناہ میں رکھے بری عورتوں کا برا حال ہوگا اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل کبھی ہو جاؤ تو بہت سے قصے ایسی بد دین اور بد ذات و بد عقیدہ اور بد عمل عورتوں کے تمکو معلوم ہوں گے اللہ ہمارا تمہارا نیکوں میں گذرا اور ان ہی میں خاتمہ اور ان ہی میں حشر کرے۔ تمام شد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ اولیٰ بہشتی زیور حصہ ہشتم مسماۃ بہ بہشتی جوہر

جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے اور پاکیزہ شمائل اور آپکی عادتوں کا بیان

(۱) بیہقی نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے اور نہ بہت لمبے تھے نہ پستہ قد تھے (۲) ابن سعد نے اسمٰعیل بن عیاش سے بطریق صحیح مرسل روایت کی ہے کہ آپ سب سے زیادہ لوگوں کی ایذا پر صبر فرماتے تھے (۳) ترمذی نے ہند بن ابی ہالہ سے ایک بڑی حدیث بسند حسن آپ کے شمائل میں روایت کی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آپ جب چلنے کے لئے پاؤں اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے کہ آگے کو جھک پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے چلنے میں گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہیں جب کسی

کسی کروٹ کی طرف کی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے پھر کر دیکھتے یعنی کن انکھیوں سے دیکھنے کی عادت
نہ تھی نگاہ نیچی رکھتے زمین کی طرف آپ کی نظر بہت زیادہ رہتی تھی بہ نسبت آسمان کے اور صحابہ کے پیچھے
آپ چلا کرتے تھے عموماً عادت آپ کی گوشۂ چشم سے دیکھنے کی تھی (مطلب یہ کہ غایت حیا سے
پورا سر اٹھا کر نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے) جو آپ کو ملتا تھا پہلے آپ ہی اس کو سلام کرتے تھے (۴)
ابو داؤد نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کے کلام میں ترتیل ہوتی تھی (یعنی آپ ٹھہر ٹھہر کر
بات چیت فرماتے تھے تاکہ مخاطب اچھی طرح سمجھ لے لیکن نہ اسقدر ٹھہر ٹھہر کر جس سے مخاطب گھبرا
جائے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ایک بات کو تین بار فرمایا کرتے تھے غرض یہ ہے کہ آپ
کلام کو نہایت عمدہ طریق سے ادا فرماتے تھے جیسا موقع ہوتا تھا اس کا لحاظ فرماتے تھے بعضے
مخاطب خوش فہم اور جلدی سمجھنے والے ہوتے ہیں وہاں پر ایک بات کو چند بار لوٹانا نامناسب ہے
اور بعضے مخاطب دیر میں بات کو سمجھتے ہیں اُن کو کئی بار سنانا مناسب ہے اور جہاں ہر قسم کے لوگ
ہوں وہاں تین بار بات کو لوٹانا مناسب ہے اس لئے کہ بعضے اعلیٰ درجہ کے فہیم ہوتے ہیں وہ اوّل ہی دفعہ
سمجھ لیں گے اور بعض اوسط درجہ کی سمجھ رکھتے ہیں وہ دو بار میں سمجھ لیں گے اور بعضے غبی ہوتے ہیں وہ تین بار
میں بخوبی سمجھ لیں گے اور اگر کہیں اس مقدار سے بھی زیادہ حاجت ہو تو خوش اخلاقی کی بات یہ ہے کہ
اس سے بھی دریغ نہ کرے خوب سمجھ لو اصل تو یہ ہے کہ خوش اخلاقی اور قواعد کی پابندی کا اعلیٰ مرتبہ
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا نہ کسی کو پہلے میسر ہوا اور نہ آئندہ میسر ہو اور باوجود قواعد
انتظامیہ کی پابندی کے خوش اخلاقی کا برتاؤ بہت بڑا کمال ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت
مبارک تھی کہ آپ اس کام میں جس کو خود انجام دیتے تھے۔ خوب اچھی طرح قواعد کی پابندی فرماتے تھے
اور دوسروں سے جو ان امور میں غلطی اور کوتاہی ہوتی تھی تو زجر نہ فرماتے ہاں اُن کی اصلاح کی غرض
سے باقاعدہ اور نرمی سے نصیحت فرما دیتے تھے یہی طریقہ متبعین سنت کو اختیار کرنا چاہیئے کہ قواعد
انتظامیہ کی پابندی اور خوش اخلاقی کی عادت اختیار کریں اور دوسروں کو بھی رغبت دلاویں مگر
محض اپنے نفس و غضب کی شفا کے لئے دوسروں کی کوتاہی کی گرفت نہ کریں ہاں ان کی اصلاح
کی غرض سے اگر ضرورت ہو تو سختی بھی محمود ہے خوب سمجھ لو (۵) ابو داؤد رحمہ نے حضرت عائشہؓ سے
بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام جُدا جُدا ہوتا تھا جو شخص اس کو
سنتا سمجھ لیتا (۶) بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمام بری عادتوں سے زیادہ جھوٹ ناگوار ہوتا تھا (۷) بیہقی اور ابو داؤد اور نسائی نے حضرت انسؓ

سے روایت کی ہے کہ آپ کو سب کپڑوں میں بہت محبوب یمنی چادر تھی جس میں کئی رنگ ہوتے ہیں اور
عزیزی نے ابن رسلان سے اس کپڑے کے پسندیدہ ہونے میں یہ حکمت نقل کی ہے کہ وہ بہت زینت
کا کپڑا نہیں ہے یعنی سادہ ہوتا ہے اور میلا بھی کم ہوتا ہے سبحان اللہ کیا شان مبارک تھی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ اپنی ذات مقدسہ کو دنیا میں مسافر سمجھتے تھے نہ دنیا کی رونق سے تعلق تھا
نہ اُس کے مزخرفات کی طرف توجہ تھی مسلمانوں تم کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ بقدر ضرورت ایسے
کپڑے پہن لیا کرو جس سے ستر ڈھک جاوے اور جو سادے ہوں اور میلے کم ہوں تاکہ انکی زینت
خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے سے مانع نہ ہو اور جلدی جلدی صاف کرنے کی حاجت نہ ہو کہ اس میں
وقت زیادہ صرف ہوتا ہے اور بعضی روایتوں میں سفید کپڑوں کی بھی تعریف آئی ہے (۸) بخاری
اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ عبادت
زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا ہو سکے (یعنی نوافل وغیرہ اس قدر پڑھنے چاہئیں جن کو نباہ سکے یہ نہیں
کہ ایک دن تو سب کچھ کر لیا اور دوسرے دن کچھ بھی نہیں تھوڑی عبادت جو ہمیشہ ہو سکے وہ اس سے
بہتر ہے کہ بہت عبادت کی جاوے مگر کبھی ہو اور کبھی ناغہ ہو جاوے جیسا بسند صحیح حضور صلے اللہ علیہ
وسلم سے وارد ہوا ہے (۹) ابن السنیؒ وغیرہ نے مرسلاً بسند حسن لغیرہ مجاہد سے روایت کی ہے کہ آپ
کو بکری کے گوشت میں اُس کا اگلا حصہ زیادہ پسند تھا (۱۰) حاکم وغیرہ نے بسند حسن لغیرہ حضرت عائشہ رضؓ
سے روایت کی ہے کہ پینے کی چیزوں میں آپ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی[له] زیادہ محبوب تھا، ابو نعیم نے
حضرت ابن عباس سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ آپ کو پینے کی چیزوں میں دودھ بہت زیادہ پسند
تھا۔ (۱۱) ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو شہد کا شربت[له] پینے کی
چیزوں میں بہت زیادہ محبوب تھا (۱۲) ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت
کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام سالن سے زیادہ سرکہ محبوب تھا (۱۳) مسلم نے
حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کو پسینہ زیادہ آتا تھا اور عزیزی میں ہے کہ حضرت ام سلیم جناب
رسول مقبول صلعم کے پسینہ کو اکٹھا کر لیتی تھیں اور دوسری خوشبو میں ملا لیتی تھیں کیونکہ وہ پسینہ خوشبودار
ہوتا تھا اور یہ روایت مسلم میں ہے (۱۴) حضرت جابر سے مسلم نے روایت کی ہے کہ آپکی ڈاڑھی
مبارک کے بال زیادہ تھے ابن عدی وغیرہ نے حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت
کی ہے کہ میوہ جات میں آپ کو خرمائے تر اور خربزہ زیادہ محبوب تھا (۱۶) ابو نعیم نے حضرت ابن
عباس سے روایت کی ہے کہ آپ کو شانہ کا گوشت اور جگہ کے گوشت سے زیادہ محبوب تھا (۱۷) امام احمد اور

له یعنی پانی بھی ٹھنڈا ہو اور میٹھا بھی ۱۲ منہ

له ولفظه كان احب الشراب اليه العسل اى الممزوج بالماء كما قيد به فى رواية قال العزيزى ولم يسند تلك الرواية ۱۲ منه

نسائی نے بسند صحیح حضرت ابو واقد سے روایت کی ہے کہ جب آپ امام ہوتے تھے تو نماز بہت مختصر پڑھتے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو بہت طویل پڑھتے تھے آپ مقتدیوں کے ساتھ اس لئے مختصر نماز پڑھتے تھے کہ اُن کو تکلیف نہ ہو اور تنہا اس لئے تطویل فرماتے تھے کہ نماز آپ کی آنکھ کی ٹھنڈک تھی اس میں آپ کو چین ہوتا تھا اور اس سے بڑھکر کیا چین ہوگا کہ محبوب حقیقی کے سامنے عاجزانہ کھڑا ہو کر اس سے التجا کرے اور اس اختصار اور تطویل کی مقدار اور حدیثوں میں بہ تفصیل وارد ہوئی ہے (۱۸) امام احمد اور ابوداؤد نے بسند حسن حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے دروازے پر تشریف لیجاتے تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ اس کے داہنے ستون کے سامنے کھڑے ہوتے یا بائیں ستون کے سامنے کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم (یہ طریقہ سنت ہے کہیں جاوے تو دروازے کے مقابل نہ کھڑا ہو داہنے یا بائیں جانب کھڑا ہو اس لئے کہ اس طرح کھڑے ہونے میں کسی کی بے پردگی کا اندیشہ نہیں ہے ہاں اگر دروازہ بند ہو تو دروازے کے سامنے کھڑا ہونا بھی مضائقہ نہیں اور گھر والے کو اپنے آنے کی اطلاع اس طرح سے کرے کہ السلام علیکم کہے اگر وہ پہلی بار نہ سنے تو دوبارہ پھر یہی کہے خوب سمجھ لو) - (۱۹) ابن سعد نے طبقات میں حضرت عکرمہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی شخص آتا اور آپ اس کے چہرے پر بحالی اور خوشی دیکھتے تو اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے (غرض یہ تھی کہ اس کو آپ کے ساتھ اُنسیت حاصل ہو- (۲۰) ابن مندہؒ عتبہ بن عبد سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت کے پاس کوئی آتا تھا اور اس کا نام ایسا ہوتا جو آپ کو محبوب نہ ہوتا تو اس نام کو بدل دیتے تھے (۲۱) امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لاتا تھا (تاکہ آپ اُس کو موقع پر صرف کردیں) تو آپ فرماتے اے اللہ فلاں شخص پر رحمت فرما ہم کو بھی یہ طریقہ برتنا چاہئے کہ جب کوئی ہمارے ذریعہ سے صدقات تقسیم کرائے یا کسی چندہ میں روپیہ دلائے تو ہم کو یہی دعا دیں (۲۲) حاکم نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب آنحضرت کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جب ناگواری پیش آتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ - (۲۳) امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب لونڈی غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں (جہاد میں) آتے تھے تو آپ سب گھر والوں کو بانٹ دیتے تاکہ ان گھر والوں میں باہم تفریق نہ ہو جاوے یعنی اگر کسی کو ملے اور کسی کو نہ ملے تو اندیشہ ہے کہ ان لوگوں میں باہم رنجش پیدا ہو جاوے

۱۵
قال المنادی فی ذلک لان الی ور لو مسئین لیکن لہا سلوک ۱۲ سنہ

یہی طریق ہم لوگوں کو اختیار کرنا چاہیئے کہ جب کوئی چیز تقسیم کریں تو ہر موقع پر اس کا خیال رکھیں کہ ایسا طریق نہ اختیار کریں جس سے باہم لوگوں میں رنجش پیدا ہو اور کوئی مفسدہ پیدا ہو خواہ برادری میں تقسیم کی جاوے یا اہل وعیال میں یا شاگردوں ومریدوں میں (۲۴) خطیب نے حضرت عائشہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جب آنحضرت کے پاس کھانا لایا جاتا تھا اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھاتے تو آپ اپنے آگے سے کھاتے تھے اور جب آپکے پاس چھوہارے لائے جاتے تو ہر طرف سے تناول فرماتے تھے (۲۵) ابن السنی وغیرہ نے بسند صحیح حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب آپ کے پاس پھل لایا جاتا تھا ایسے وقت کہ جب وہ اول ہی کھانے کے قابل ہوتا ہے تو آپ اسکو دونوں آنکھوں سے لگاتے پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ پھر بچوں کو دیتے تھے جو آپ کے پاس اس وقت بیٹھے ہوتے تھے (۲۶) ابن عساکر نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اور حضرت قاسم بن محمد سے بطریق مرسل صحیح روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ برتن لایا جاتا تھا جس میں خوشبو دار تیل وغیرہ ہوتا تو آپ اس تیل میں انگلیاں تر فرما لیتے پھر اس کو جہاں لگانا ہوتا ان انگلیوں سے استعمال فرماتے تھے (۲۷) طبرانی نے حضرت ام المومنین حفصہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ جب سونیکو لیٹتے تھے تو اپنے داہنے ہاتھ کو داہنے رخسارہ کے نیچے رکھ لیتے تھے (۲۸) شیرازی نے القاب میں حضرت عائشہؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ آپ جب (سر میں) تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں اسکو رکھتے پھر بھوؤں سے لگانا شروع کرتے (یعنی بھوؤں کو اول لگاتے) پھر دونوں آنکھوں پر لگاتے پھر سر پر لگاتے اور عزیزی میں ہے کہ مناوی نے فرمایا ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ڈاڑھی میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تھے تو پہلے دونوں آنکھوں پر لگاتے تھے (پھر ڈاڑھی میں لگاتے تھے) احقر کہتا ہے کہ یہ روایت میری نظر سے نہیں گذری (۲۹) ابو داؤد اور ترمذی اور طیالسی نے حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ آپ جب پیشاب یا پاخانہ کے لئے بیٹھنے کا قصد فرماتے تھے تو اپنے کپڑے کو نہ اٹھاتے تھے جبتک کہ زمین (کی اس جگہ سے جہاں فراغت فرماتے) سے قریب نہ ہو جاتے تاکہ بغیر ضرورت ستر نہ کھلے کیونکہ ستر کھولنے کی ضرورت تو اسی وقت ہوتی ہے جب قضائے حاجت کے لئے آدمی بیٹھ جاوے تو پہلے سے ستر کھولنے کی کیا حاجت ہے اس لئے آپ عین ضرورت کے وقت ستر کھولتے تھے (۳۰) ابو داؤد ونسائی اور ابن ماجہ نے عائشہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب آپ جنب ہونے کی

حالت میں (بغیر غسل کئے) سونے کا قصد فرماتے تھے تو وضو فرما لیتے تھے (پھر سوتے تھے) اور جب ایسی حالت (مذکورہ) میں کھانے یا پینے کا قصد فرماتے تھے تو فقط دونوں ہاتھ (گٹوں تک) دھو لیتے تھے پھر کھاتے پیتے تھے حائض اور نفاس والی عورت جب پاک ہو تو اس کے لئے بھی یہی سنت ہے (۳۱) حاکم و ابوداؤد نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لشکر کو رخصت فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ (مناسب ہے کہ جب کسی کو رخصت کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو یہ اس شخص کی دین و دنیا کی فلاح کے لئے دعا ہے جس کو رخصت کیا جاتا ہے (۳۲) خطیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جب آپ نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کو پہنتے تھے (۳۳) حکیم ترمذی نے حضرت عبداللہ بن کعب سے نوادر الاصول میں بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم جب مسواک کر چکتے تھے تو جو بڑا شخص ہوتا اس کو عنایت فرماتے تھے اور جب کچھ پانی وغیرہ پیتے تو بچا ہوا اس شخص کو عنایت فرماتے جو آپ کی داہنی جانب ہوتا یہ دونوں چیزیں آپ بوجہ سخاوت اور لوگوں کو برکت پہنچانے کے عطا فرماتے تھے (۳۴) ابن السنی اور طبرانی نے بسند حسن حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ جب باد شمالی چلتی تھی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ فِيْهَا وجہ اس دعا کے پڑھنے کی یہ تھی کہ ایسی ہوا کبھی کسی قوم پر بطریق عذاب بھیجی جاتی ہے کذا فی العزیزی تو آپ دعا فرماتے تھے کہ یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے اس ہوا میں بھیجا ہے اور یہی ترجمہ ہے اس دعا کا (۳۵) امام احمد اور حاکم نے بسند صحیح حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت میں سے کسی کی نسبت یہ اطلاع ہوتی کہ اسنے ایک دفعہ بھی جھوٹ بولا ہے تو آپ برابر اس سے رنجیدہ اور ناراض رہتے یہاں تک کہ وہ شخص توبہ کر لیتا اور جب توبہ کر لیتا تو آپ بدستور اس سے راضی ہو جاتے وجہ یہ تھی کہ جھوٹ چونکہ اسلام میں ایک بہت بڑا گناہ ہے اور گنہگار سے بغض رکھنا لازم ہے اس لئے آپ ایسے شخص سے اعراض فرماتے تھے اور سب گنہگاروں سے آپ کا یہی برتاؤ تھا (۳۶) شیرازی نے القاب میں بسند حسن بغیر حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غمگین ہوتے تھے تو ڈاڑھی مبارک ہاتھ میں لے لیتے تھے اور اس کو دیکھتے تھے (۳۷) اور ابن السنی اور نعیم نے حضرت عائشہ رضؓ سے اور ابو نعیم نے نیز حضرت ابوہریرہ سے بھی بسند حسن یہ مضمون نقل کیا ہے کہ آپ جب غمگین

ہوتے تھے تو بحضرت ڈاڑھی مبارک کو مسؔ فرماتے تھے (۳۸) امام احمد نے بسند صحیح حضرت
عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سرمہ لگاتے تھے تو بعدد
طاق سلائی آنکھوں میں پھیرتے تھے دوسری حدیث میں جس کو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے
یہ مضمون ہے کہ ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگاتے تھے (۳۹) مسلم اور امام احمد وغیرہ نے حضرت
انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جب آپؐ کھانا کھاتے تھے تو اپنی تین انگلیوں کو جن سے کہ آپ کھایا
کرتے تھے (کما فی روایۃ الحاکم) چاٹ لیا کرتے تھے (تاکہ حق تعالیٰ کی نعمت یعنی رزق ضائع
نہ ہو) (۴۰) ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب آپؐ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی
سر مبارک کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے تھے (۴۱) ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے بسند صحیح حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام کے لئے بھیجتے تھے تو فرمادیتے تھے کہ خوش
خبری سناؤ لوگوں کو یعنی اِن سے خوش کن باتیں کرو دینی اور دنیاوی امور میں اور ان کو نفرت نہ دلاؤ تاکہ
وہ تم سے نفرت نہ کریں مگر حد شرعی کو ہر جگہ ملحوظ رکھنا چاہئے ایسی بشارتیں اور خوش کن باتیں نہ کرے
جو دین کے خلاف ہوں اور آسانی کرو لوگوں پر سختی نہ کرو (۴۲) ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت
صخر بن وداعہ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لشکر کو روانہ
کرنے کا قصد فرماتے تھے تو اول روز میں اس کو روانہ فرماتے تھے (کیونکہ وہ برکت کا وقت ہے
حاجت روائی کی ایسے وقت جانے سے زیادہ امید ہے یعنی شروع دن ہے) (۴۳) ابوداؤد نے حضرت عائشہ سے بسند صحیح روایت
کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کو کسی شخص کی کوئی بری بات معلوم ہوتی
تھی تو آپ نصیحت کے (وقت) یہ نہیں فرماتے تھے کہ فلاں شخص کا کیا حال ہے کہ وہ ایسا کام کرتا ہے یا
ایسی بات کہتا ہے ولیکن یہ فرماتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی ایسی باتیں (یعنی بری باتیں) کہتے
ہیں اور ایسے ایسے (یعنی برے) کام کرتے ہیں سبحان اللہ کیا حسن اخلاق تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور کیا دانائی تھی کہ نصیحت بھی اس طرح فرماتے تھے جس سے مقصود بھی حاصل ہو جائے
اور وہ مجرم رسوا بھی نہ ہو اور اس کو ندامت بھی نہ ہو بلکہ نصیحت کی قدر کرے اور اس پر عمل کرے (۴۴)
ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب صبح کو کھانا کھالیتے تھے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھالیتے تھے تو صبح کو نہ کھاتے
تھے فائدہ مقصود یہ ہے کہ آپ دن میں ایک وقت کھانا کھاتے تھے کبھی صبح کو کبھی شام کو (۴۵)

عـــه عزاہ الامام السیوطی فی جامع الصغیر ـــلہ یعنی انگلی سے لیتے ۱۲

ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو دو رکعت نماز نفل (جس کا نام لوگوں نے تحیۃ الوضو رکھ لیا ہے) پڑھ لیتے تھے، جبکہ وقت مکروہ نہ ہوتا پھر نماز فرض پڑھنے (مسجد میں) تشریف لیجاتے تھے (۴۶) خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب جاڑے کا موسم آتا تو آپ جمعہ کی رات کو مکان کے اندر سونا شروع فرماتے اور جب گرمی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے اور جب نیا کپڑا پہنتے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد فرماتے تھے (یعنی الحمد للہ یا مثل اس کے کوئی اور لفظ شکریہ میں فرماتے) اور دو رکعت نماز نفل شکریہ میں پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو عطا فرما دیتے (۴۷) بیہقی اور خطیب نے بسند حسن[ل] حضرت حسن بن محمد بن علی سے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال آتا تھا سو اگر صبح کے وقت آتا تھا تو دوپہر تک نہ رکھتے تھے اور اگر شام کے وقت آتا تو رات تک نہ رکھتے تھے ف یعنی فوراً خرچ فرما دیتے تھے (۴۸) محدث بغوی نے حضرت والد مرہ سے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب زیادہ ہنسی آتی تھی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے ف اور ایسا اتفاق کبھی ہوجاتا تھا کہ آپ کو زیادہ ہنسی آئے ورنہ آپ تو صرف مسکرایا کرتے تھے، کما ورد بسند صحیح (۴۹) ابن السنی نے حضرت ابو امامہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھے تھے اور بات چیت فرماتے تھے (اور) پھر وہاں سے اٹھنے کا قصد فرماتے تھے تو استغفار پڑھتے تھے دس سے لے کر پندرہ بار تک ف دوسری حدیث میں آیا ہے کہ وہ استغفار یہ تھی اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کذا فی العزیزی لکن لم اقف علی سندہ (۵۰) ابوداؤد نے حضرت عبد اللہ بن سلام سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے اور باتیں کرتے تھے تو کثرت سے آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تھے (۵۱) امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت حذیفہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی دشواری پیش آتی تو نماز نفل پڑھتے تھے اس عمل سے ظاہری و باطنی دینوی و اخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے (۵۲) ابن السنی نے حضرت سعید بن حکیم سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز عمدہ معلوم ہوتی

ل ولفظہ مع الشرح کان اذا جاءہ مال (من خوفی او غنیمۃ او خراج) لم یبیتہ عندہ لم یقیلہ (بالتشدید) فیہا ای ان جاء آخر النہار لم یمسکہ الی اللیل وان جاء اولہ لم یمسکہ الی وقت القیلولۃ بل یعجل قسمتہ (عزیزی ص۱۱۲ ج ۳)

تھی اور اس چیز کو اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ فَلَا تَضُرُّہٗ فائدہ آپ کی نظر سے بجز بھلائی کسی کو برائی نہیں پہنچ سکتی تھی مگر باوجود اس کے آپ اس عمل کو امت کی تعلیم کے لئے فرماتے تھے تاکہ امت کے لوگ ایسا کیا کریں کذا فی العزیزی (۵۳) ابن سعد نے مجاہد سے بطریق حسن مرسل روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی عورت کو اپنے نکاح کا پیغام دیتے تھے اور وہ پیغام منظور نہ ہوتا تو دوبارہ اس کا ذکر نہ فرماتے تھے (یعنی اصرار نہ کرتے اگر پیغام منظور ہو جاتا نکاح فرما لیتے ورنہ خاموش رہتے اور اصرار کر کے ذلت اختیار نہ فرماتے تھے اور کسی پر دباؤ نہ ڈالتے تھے) اور آپ نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا اس نے انکار کیا پھر خود اس عورت ہی نے آپ سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا ہے (اب ہم کو حاجت نہیں رہی (۵۴) ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عائشہؓ سے بسند حسن لغیرہ روایت کی ہے کہ جب آپ ازواج مطہرات سے خلوت پاتے تھے تو بہت نرمی اور خوب خاطرداری اور بہت اچھی طرح ہنسنے بولنے سے پیش آتے تھے (۵۵) ابن سعد نے حبیب بن صالح سے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں تشریف لیجاتے تھے تو جوتہ پہنکر جاتے تھے اور سر کو ڈھک لیتے تھے (۵۶) بخاری نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تھے۔ تو اس سے آپ یہ کہتے تھے۔ لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (۵۷) طبرانی نے بسند حسن حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو پہلے اپنے واسطے دعا فرماتے تھے (پھر اوروں کے لئے دعا کرتے تھے (۵۸) نسائی نے بسند حسن حضرت ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوف پیش آتا تھا تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ (۵۹) ابن مندہ نے حضرت سہیلؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی بات یا کسی کام سے راضی ہوتے تھے تو سکوت فرماتے تھے (۶۰) ابونعیم نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ جب ازواج مطہرات میں سے کسی کی آنکھ دکھتی تو آپ ان سے ہم بستری چھوڑ دیتے تھے آنکھ کے آرام ہونے تک (۶۱) ابن المبارک و ابن سعد نے مرسلاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ پر تشریف لے جاتے تھے تو بہت خاموشی فرماتے تھے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے (کیونکہ جنازہ عبرت کا مقام ہے اس کو دیکھ کر اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے اور اس بیکسی کا خیال کرنا چاہئے جو بعد موت پیش آوے گی

پھوڑے پھنسی سے انشاء اللہ تعالیٰ گناہوں کا کفارہ ہے -۱۲

اس عذاب سے ڈرنا چاہیے (۶۲) حاکم اور ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے اور آواز کو پست فرما لیتے تھے۔ (۶۳) مسلم اور ابوداؤد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی (نیک) کام شروع فرماتے تھے تو پھر اسکو ہمیشہ کیا کرتے تھے (۶۴) ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا اس حال میں کہ آپ کھڑے ہوتے تھے تو آپ بیٹھ جاتے تھے اور جب ایسے حال میں غصہ آتا تھا کہ آپ بیٹھے ہوتے تھے تو آپ لیٹ جاتے تھے (حالت بدل دینا علاج ہے غصہ فرو ہو جانے کا (۶۵) ابوداؤد نے حضرت عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مردہ کے دفن سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر کچھ دیر ٹھیرتے تھے اور آپ کے ہمراہی بھی ٹھیر جاتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اپنے مردہ بھائی کے لئے اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے (یعنی منکر نکیر کے سوال کا وقت ہے اس لئے اس کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی اور جواب باقاعدہ دینے کی دُعا کرو تاکہ مردے کو پریشانی نہ ہو۔ (۶۶) ترمذی نے حضرت ابوہریرہؓ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کرتہ پہنتے تھے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے تھے (یعنی اوّل داہنا ہاتھ اس میں داخل فرماتے تھے کذا فی العزیزی (۶۷) ابن سعد نے حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ٹھیر جاتا آپ کے ساتھ تو آپ بھی ٹھیر جاتے اور جبتک وہ شخص چلا نہ جاتا آپ برابر ٹھیرے رہتے اور جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملاقات کرتا آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا تو آپ اُس کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے تھے جبتک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا (اور ابن المبارک کی روایت میں یہ بھی ہے کہ) آپ اپنا چہرا اُس کے سامنے سے نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ اپنا چہرہ آپ کے سامنے سے نہ پھیر لیتا تھا اور آپ جب صحابہ میں سے کسی سے ملاقات فرماتے تھے اور وہ صحابی آپ کے کان کے قریب ہونا چاہتے (سرگوشی کے لئے) تو آپ اُن کے قریب اپنا کان کر دیتے اور اپنے کان کو نہ ہٹاتے جبتک کہ وہ شخص فارغ ہو کر خود نہ ہٹ جاتے (۶۸) نسائی نے حضرت حذیفہؓ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپکے صحابہ میں سے کوئی ملتا تھا تو آپ مصافحہ فرماتے تھے

اور ان کیلئے دعا فرماتے تھے (۶۹) طبرانی نے حضرت جندب سے روایت کی ہے کہ جب آپ صحابہ سے ملتے تو مصافحہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ سلام کر لیتے (یعنی پہلے سلام کرتے تھے پھر مصافحہ فرماتے تھے)۔ (۷۰) ابن السنی نے روایت کی ہے ایک انصاری کی کنیزک سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو پکارنا چاہتے تھے اور اس کا نام یاد نہ آتا تھا تو یا ابن عبداللہ کہہ کر پکارتے (یعنی اے خدا کے بندہ کے بیٹے)۔ (۷۱) حاکم نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے (۷۲) ابوداؤد نے بعض آل ام سلمہ سے بسند حسن روایت کی ہے کہ آپ کا بچھونا کفن کی مثل ہوتا تھا (یعنی جیسے کپڑے کا کفن دیا جاتا ہے اسی کی قسم سے بچھونا بھی تھا قیمتی اور تکلف کا نہ تھا) اور آپ کی مسجد آپ کے سرہانے تھی (یعنی جب آپ سوتے تھے تو آپ کا سر مسجد کی جانب ہوتا تھا) کذا فی العزیزی (۷۳) اور دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے بسند حسن حضرت حفصہ سے روایت کیا ہے یہ وارد ہوا ہے کہ آپ کا بچھونا ٹاٹ کا تھا۔ (۷۴) حاکم نے بسند صحیح حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کرتہ ٹخنوں سے اوپر ہوتا تھا یعنی نصف پنڈلیوں تک جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے کذا فی العزیزی بغیر ذکر سند الروایۃ اور آپ کے کرتہ کی آستین انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں اور دوسری حدیث میں جسکو ابوداؤد اور ترمذی نے بسند حسن روایت کیا ہے آستین کی لمبائی ہاتھوں کے گٹوں تک وارد ہوئی ہے (غرض دونوں طرح آپ کا پہننا ثابت ہو گیا پس آپ کا کرتہ کبھی گٹوں تک ہوتا تھا اور کبھی انگلیوں کی برابر (۷۵) امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے بسند حسن حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں خرما کے درخت کی چھال بھری تھی۔ (۷۶) طبرانی نے نعمانؓ بن بشیر سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت معمولی درجہ کے چھوہارے بھی اس قدر میسر نہ آتے تھے جس سے آپ شکم سیری فرما لیتے روئے زمین کے خزانے آپ کے پیروں لگے تھے مگر زہد اختیار کیا تھا اور لذت دنیا کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر آپ نے ایسے فقر کی حالت اختیار کی تھی اور جو آمدنی ہوتی تھی اسکو خیرات سے آپ خیرات کرتے تھے اور چھوہارے اہل عرب کی معمولی غذا ہیں کیونکہ وہاں پہ کثرت پیدا ہوتے ہیں (۷۷) ترمذی نے بسند صحیح حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ (اپنے لئے) کل آیندہ کے واسطے کچھ جمع نہیں رکھتے تھے (۷۸) طبرانی نے حضرت ابن عباس سے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب آپ چلتے تھے تو لوگوں کو آپ کے آگے سے نہ ہٹایا جاتا تھا اور نہ مارا جاتا تھا (جیسا کہ متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ خادم سڑک پہ سے لوگوں کو ہٹاتا ہے جھڑکتا ہے تاکہ ان کے لئے

شرک خالی ہو جاوے (۷۹) ابن سعد نے بسند حسن حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ تین دن سے کم میں قرآن شریف ختم نہیں کرتے تھے (۸۰) ابن سعد نے محمد بن الحنفیہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ کسی کام کے کرنے کو جو شرع میں جائز ہوتا تھا منع نہیں فرماتے تھے پس جب آپ سے کوئی سوال کیا جاتا اور آپ اس سوال کے پورا کرنے کا قصد کرتے تو فرماتے ہاں اور اگر ارادہ اس کے پورا کرنے کا (کسی مجبوری سے) نہ ہوتا تھا تو خاموش رہتے تھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمۂ ثانیۂ بہشتی زیور حصۂ ہشتم

ماخوذ از اصلاح النساء

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے کہ جب بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ لکھا جاتا تھا اسی کے جزو بنانے کی غرض سے جس طرح صالح بیبیوں کی کچھ حکایتیں جمع کی گئی تھیں اسی طرح بنظر عبرت و مصلحت تعرف الاشیاء باضدادھا بعض غیر صالح اور بعض تائب عورتوں کے بعضے قصے بھی جمع کئے گئے تھے مگر مجموعہ کی مقدار بڑھ جانے کے سبب سے صرف اول قسم کی حکایتوں کو جزو بنایا گیا اور دوسری قسم کی حکایتوں کی جگہ اس حصہ کے بالکل اخیر میں ایک جامع مضمون آیات و احادیث سے بعنوان "عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت" لکھنے پر اکتفا کیا اور ان حکایتوں کا مضمون حالت تسوید میں رکھا رہا کبھی کبھی اس پر نظر پڑتی تو اس کی اشاعت کے لئے موقع کا انتظار ہوتا تھا اتفاق سے اس اثنا میں میرے ایک محلہ دار تجربہ کار صاحب نے ایک یادداشت عورتوں کے بعضے عیوب کی لکھی ہوئی بغرض اصلاح اپنے تجربہ کے مجھ کو دی مطالعہ جو کیا تو اسکی مناسبت ان حکایتوں سے پاکر خیال ہوا کہ اگر ان سب کو مجتمع کر کے بطور ضمیمہ حصہ ہشتم بہشتی زیور کے قرار دیکر اشاعت کر دی جاوے تو امید ہے کہ ایسی عورتوں کے لئے موجب عبرت ہو اور اس عبرت سے امید ہے کہ توفیق توبہ کی ہو جاوے اور چونکہ وہ یادداشت مذکور بوجہ اس کے کہ حالت غصہ میں لکھی گئی ہے کسی قدر تیز اور عنوان میں مطلق تھی اس لئے اس تیزی اور اطلاق کی تلافی کے لئے اس کے شروع میں بعنوان تنبیہ ایک منصفانہ فیصلہ میں نے اضافہ کر دیا ہے اور اس مجموعہ کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ اول حکایات شریر عورتوں کی پھر توبہ کرنے والیوں کی پھر وہ تنبیہ جو میری اضافہ کی ہوئی ہے پھر وہ یادداشت لکھی گئی پس گویا یہ مجموعہ موجودہ بہشتی زیور کے حصے ہشتم کے اخیر اور جامع مضمون مذکورہ بالا کی شرح ہے اور نام اس کا اصلاح النساء رکھا گیا فقط

اشرف علی تھانوی تحریر تاریخ ۱۵ محرم ۱۳۳۶ھ

(۱) عنق کا ذکر

یہ عورت حضرت آدم علیہ السّلام کے زمانہ میں تھی سب سے پہلے بُرا کام کرکے اس نے اپنا منہ کالا کیا اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اس کو یہ سزا دی کہ بڑے بڑے سانپ جو کہ ہاتھی کے برابر تھے اور بڑے بڑے بھیڑیئے جو کہ اونٹ کے برابر تھے اور بڑے بڑے کرگس یعنی گدھ جو گدھے کی برابر تھے غیب سے پیدا کر دیئے وہ اس کو آلپٹے اور سب ملکر اس کو کھا گئے ف دیکھو اس بڑے کام کا کیا نتیجہ ملا اور کوئی یوں نہ سمجھے کہ اب تو کسی کو بھی ایسی سزا نہیں ہوتی یاد رکھو یہ فقط ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہے جو دنیا میں ایسی سخت سزا نہیں ملتی لیکن آخرت میں سب اکٹھی سزا مل جائیگی اور جب آخرت کا آنا یقینی ہے پھر بیفکری کیسے ہوسکتی ہے اور کوئی یوں بھی نہ سمجھے کہ خاص منہ کالا کرنے ہی کو بُرا کام کہتے ہیں بلکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ آنکھیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور دل سب سے بُرا کام ہوسکتا ہے تو اگر کسی نے غیر مرد کو یا دولھا کو یا برات کو جھانکا تاکا یہ آنکھ کا بُرا کام ہوگیا۔ اگر بدون لاچاری کے غیر مرد سے کھل ملکر باتیں بنائیں یہ زبان کا بُرا کام ہوگیا اگرچہ خوش کرنے کو اس کی باتیں سنیں یا اسکی زبان سے کوئی غزل یا مناجات سُنی یہ کان کا بُرا کام ہوگیا اسی طرح جس سے شرع میں پردہ ہے اس سے ہاتھ ملانا یا اس کی کمر اور سر پر ہاتھ رکھدینا یہ ہاتھ کا بُرا کام ہے اور ایسے آدمی سے ملنے کو گھر سے جانا یا اسکے سامنے آنے کے لئے پاؤں اُٹھا کر چلنا یہ پاؤں کا بُرا کام ہے اور دل سے اس کو یاد کرنا اس کے دھیان میں رہنا یہ دل کا بُرا کام ہے تو جو وبال اور گناہ بُرے کام کا ہوتا ہے وہ ان باتوں سے بھی ہوجاتا ہے خدائے تعالیٰ کے قہر اور غضب سے ڈرنا چاہئے اور ان سب باتوں سے بچنا چاہئے

(۲) واعلہ کا ذکر

یہ حضرت نوح علیہ السّلام کی بیوی ہے مگر ایمان نہیں لائی جب طوفان شروع ہوا اور زمین سے پانی ابلنے لگا اور نوح علیہ السّلام ایمان والوں کو کشتی میں سوار کرنے لگے اپنے بیٹے کو اور اس عورت کو بھی ہرچند سمجھایا کہ ایمان قبول کرکے کشتی میں آجاؤ مگر نہ تو ایمان قبول کیا اور نہ کشتی میں آئے بلکہ خود طوفان ہی کا یقین نہ تھا اس لئے حضرت نوح پر ہنستے تھے غرض جب طوفان بڑھا اسی میں دونوں ڈوب گئے ف اس عورت کا ذکر قرآن شریف میں بھی اس طرح آیا ہے کہ باوجودیکہ ایک مقبول بندے

کی بیوی تھی لیکن چونکہ دین کی راہ پر نہ تھی اس لئے ان کی بیوی بننا اس کے کچھ کام نہ آیا اور دوزخ میں بھیجدی گئی بیبیو خوب سمجھ لیجیو اور اپنے خاوند کے یا کسی باپ بھائی یا بیٹے کے بزرگ ہونے کے بھروسہ رہیو جب تک تمہارا دین ایمان درست نہ ہوگا تمہارے کسی رشتہ دار کا بزرگ ہونا تمہارے کام نہ آوے گا۔

(۳) حضرت لوط کی بیوی کا ذکر

یہ بھی کافرہ تھی اور بری باتوں میں کافروں کو مدد دیتی تھی جب حضرت لوط علیہ السلام کی امت کے کافروں پر خدائے تعالیٰ کا عذاب آنے کو ہوا تو خدائے تعالیٰ نے فرشتوں کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ اب صبح کو اس بستی پر عذاب آنے والا ہے آپ ایمان داروں کو لیکر راتوں رات اس بستی سے باہر چلے جاویں اور کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے غرض حضرت لوط حکم الٰہی کے موافق بستی سے نکل کر باہر کو چلے اس وقت یہ عورت بھی اپنی جان بچانے کو ساتھ ہولی جب وہ وقت آیا تو بستی والوں پر عذاب کے پتھر برسنا شروع ہوئے اور شور غل مچنے لگا سب ایمان دار تو مارے خوف کے گردن جھکائے اپنی راہ چلے جارہے تھے اور کوئی ادھر ادھر نہ دیکھتا تھا مگر اس عورت کی ان کافروں میں رشتہ داری بھی تھی اور طریقہ بھی اس کا کافروں کا تھا اس واسطے اس نے پیچھے پھر کر دیکھا کہ ان لوگوں پر کیا گذرتی ہے پس پیچھے پھر کر دیکھنا تھا کہ ایک پتھر اس کے بھی آکر لگا اور کام تمام ہوا قرآن شریف میں جس جگہ اور جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کا ذکر آیا ہے جس کا بیان ابھی اوپر لکھا گیا ہے اسی طرح اس عورت کا بھی ذکر آیا ہے کہ پیغمبر کی بیوی ہونے سے اس کو کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ خود دین کی راہ پر نہ تھی بیبیو اس بات کو پھر اچھی طرح سمجھ لو اپنا ہی دین و ایمان کام آتا ہے بعضی عورتیں اپنے رشتہ داروں کی خاطر اپنے دین کو غارت کرتی ہیں اور بد دین رشتہ داروں سے علاقہ اور میل جول رکھتی ہیں دیکھو یہ عورت اپنے رشتہ داروں کی محبت میں برباد ہوگئی اور جان اور ایمان دونوں کھو لئے اور اگر ایمان لے آتی اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھتی تو سب بلاؤں سے بچی رہتی یاد رکھو جو خدا اور رسولؐ کا نہ ہو تم بھی اس سے کچھ واسطہ مت رکھو۔

(۴) صدوف کا ذکر

حضرت صالح پیغمبر کے زمانہ میں یہ ایک کافر عورت تھی اور اس کا چال چلن اچھا نہ تھا اور ایسی ہی

ایک اور بھی تھی اور اُن کے گھر بکریاں وغیرہ دودھ کے جانور بہت سے تھے حضرت صالحؑ کے
معجزہ سے اللہ نے پتھر سے اُونٹنی نکالی اور اس گاؤں میں زیادہ پانی ایک ہی کنوئیں میں تھا
سب جانوروں کو اسی سے کھینچ کھینچ کر پانی پلایا کرتے تھے جب سے یہ اونٹنی پیدا ہوئی خدائے
تعالیٰ کے حکم سے اس طرح باری مقرر ہوگئی کہ ایک دن تو سب جانوروں کے پانی پینے کیواسطے رہے
اور ایک دن فقط یہ اونٹنی پیا کرے چونکہ وہ اونٹنی بہت زبردست تھی اتنا پانی پی جاتی تھی کہ اس کی
باری کے دن میں دوسرے جانوروں کے لئے نہیں بچتا تھا یہ بات کافروں کو سب ہی کو ناگوار
تھی اس میں ایک واہیات قصہ یہ ہوگیا کہ یہ دونوں عورتیں جن کا یہ ذکر ہو رہا ہے چال چلن تو انکا
خراب ہی تھا ایسے ہی کمبخت دو مرد بھی تھے ان عورتوں نے ان سے شکایت کی کہ ہمارے گھر
سب سے زیادہ جانور ہیں اور ایک دن سب کو پیاسا رہنا پڑتا ہے اس کا کچھ علاج کردو تو ہم تم سے
خوش ہوں اور ہر طرح تمہاری تابعداری میں رہیں ان دونوں پاجیوں نے کیا کیا کہ اور بھی اپنے ساتھیوں کو
لے کر اونٹنی کے رستے میں چھپ کر بیٹھ رہے وہ اونٹنی پانی پینے جا رہی تھی جب اُن کے برابر پہنچی
سب نے نکلکر تلواروں سے اس پر حملہ کیا اور اس کے پاؤں کاٹ ڈالے اونٹنی گر گئی پھر انھوں نے
تلواروں سے بالکل اس کا کام تمام کر ڈالا اس پر حق تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور پہلے دن سب
کافروں کا منہ زرد ہوگیا اور دوسرے دن سرخ ہوگیا اور تیسرے دن کالا پڑ گیا اور چوتھے دن اوّل
بڑے زور سے بھونچال آیا اور آسمان سے آگ برسنا شروع ہوئی پھر حضرت جبرئیل نے ایسے زور کی
ایک چیخ ماری کہ سب کے کلیجے پھٹ گئے اور جان نکل گئی اور اس آگ سے سب کی لاشیں راکھ ہوگئیں
ف دیکھو دو عورتوں کی بدذاتی کا وبال سب پر پڑا اور ان دونوں کو یہ شرارت مال کی محبت میں
سوجھی بیبیو مال متاع کی محبت دل سے نکالو اللہ بچاوے جانے کہاں سے کہاں اسکا وبال پہنچتا ہے
اور ایسی بدذات عورتوں سے جہاں تک ہو سکے دل سے نفرت رکھنا چاہئے اور بولنے میں یا ملنے
میں کبھی ایسوں کے ساتھ نرمی نہ کرنا چاہئے ایسوں کے ساتھ ڈھیلا پن کرنے سے یہ ڈر ہے کہ جو
عذاب وبال اس بدذات پر آوے ویسا ہی اسپر بھی آجائے اور اگر ناراضی اور نفرت رکھے تو
گناہ سے اور خدا کے قہر سے حفاظت رہتی ہے۔

۵ از عجائب ۱۲

(۵) ازبیل کا ذکر

حضرت الیاس پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ میں یہ عورت ایک بت پرست بادشاہ کی بیوی تھی اور

یہ خود بھی ظالمہ و بے رحم تھی اور اس نے بہت سے پیغمبروں کو مار ڈالا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک نیک بخت آدمی رہتا تھا اس کے پاس ایک باغ تھا اسی باغ سے اس کا گذر تھا چونکہ وہ باغ بہت ہی اچھا تھا اور سب آدمی اس کی تعریف کیا کرتے تھے اس لئے یہ عورت جلتی تھی اور اسی فکر میں رہا کرتی تھی کہ کوئی بہانہ نکال کر یہ باغ اس شخص سے چھیننا چاہئے اور اس شخص کو قتل کرنا چاہئے اتفاق سے اس کا شوہر تو بڑے دور کے سفر میں چلا گیا اور جب وہ کہیں جاتا تھا اپنی اس بیوی کو سب کام بادشاہی کے سپرد کر جاتا تھا اس دفعہ میں اسی دستور کے موافق سب بادشاہی کے کام اس کے اختیار میں دیئے گئے اس نے یہ شرارت کی کہ کئی آدمیوں کو سکھلایا کہ تم دربار میں یہ جھوٹی گواہی دینا کہ اس شخص نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اور اس بادشاہ کا قانون تھا کہ جس شخص پر یہ بات ثابت ہو جاتی کہ اس نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں وہ شخص قتل کر دیا جاتا تھا اس عورت نے اس نیک بخت آدمی کو گرفتار کر بلایا اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تو نے باشاہ کو گالیاں دی ہیں اس نے انکار کیا اس نے ان ہی آدمیوں کو بلا کر گواہی دلوادی انھوں نے گواہی دیدی کہ اس نے بادشاہ کو گالیاں دی ہیں اس پر عورت نے اس بیچارے کو قتل کر ڈالا اور اس کا وہ باغ ضبط کر لیا جب بادشاہ سفر سے لوٹ کر آیا اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس پر وحی نازل فرمائی کہ اس بادشاہ سے کہدو کہ ایک بے گناہ مسلمان پر اس قدر ظلم کیا گیا کہ اس کو مار ڈالا اور اس کا باغ چھین لیا اگر دونوں میاں بیوی توبہ کریں اور اس کے وارثوں کو باغ لوٹا دیں تو بہتر ہے نہیں تو انکو ہلاک کر دوں گا جب حضرت الیاس نے اس سے جا کر یہ بات کہی بڑا غصہ ہوا اور توبہ تو کیا کرتا اور الٹا حضرت الیاس علیہ السلام کا دشمن ہو گیا آخر حضرت الیاس علیہ السلام بحکم خدائے تعالیٰ وہاں سے اور کہیں چلے گئے اور تھوڑے دنوں میں اس بادشاہ کا ایک لڑکا بیمار ہو کر مر گیا یہ صدمہ ختم نہ ہوا تھا ایک اور بادشاہ اس پر چڑھ آیا اور ملک چھین لیا اور اس کو اور اس کی ساری قوم کافر کو تلوار کا لقمہ بنایا ف دیکھو ظلم کا کیا نتیجہ ہوا بیبیو کسی کی چیز پر نیت رکھنا یا کسی کو ناحق زبان سے کچھ کہنا یا کسی کو مارنا تکلیف پہنچانا یا طعن و تشنیع سے کسی کا دل دکھانا یا کسی کی غیبت کرنا سب ظلم ہے اور ظلم کا وبال تم نے سن لیا ان سب باتوں سے ہمیشہ اپنے آپ کو خوب بچاؤ۔

ملا از روضۃ الصفا ص۱۴۰

(۶) نائلہ کا ذکر

ایک قوم تھی جرہم جو مکہ میں سب سے پہلے آکر حضرت اسمٰعیلؑ کے بچپن کے زمانہ میں آباد ہوئی تھی

ان میں ایک عورت نائلہ نام تھی اس کمبخت نے خاص کعبہ شریف کے اندر اپنا منہ کالا کیا خدائے تعالیٰ کا غضب دونوں مرد عورت پر نازل ہوا اور دونوں پتھر کے ہو گئے اس مرد کا نام اساف تھا لوگوں نے دونوں کو اٹھا کر صفا مروہ جو کہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں ان پر ایک ایک کو رکھدیا تاکہ لوگ دیکھ کر خدا کے غضب سے ڈریں بہت دنوں تک دونوں وہاں رکھے رہے جب ایک زمانہ گذر گیا جاہل لوگوں نے بیوقوفی سے ان کا پوجنا شروع کر دیا اس واسطے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اُن کو اٹھوا کر پھکوا دیا گیا تھا ف خدائے تعالیٰ اپنے غضب سے بچاوے خدا کی نافرمانی کا یہی انجام ہوتا ہے اگر یہاں کوئی بچ گیا تو آخرت میں کیسے بچے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پاک موقع میں گناہ کرنا اور زیادہ گناہ ہے اسی طرح پاک وقت میں گناہ کرنا زیادہ گناہ ہے بعضے آدمی رمضان وغیرہ میں بھی گناہ کرنا نہیں چھوڑتے اس کا اور بھی زیادہ وبال پڑتا ہے چاہے کوئی گناہ ہو غیبت اور ظلم کرنا ناجائز پیسہ خرچ کرنا گناہ میں یہ سب باتیں آگئیں۔

عـــہ از تفاسیر ۱۲

(۷) بلعم باعور کی بیوی کا ذکر

یہ شخص بڑا عابد زاہد تھا شام کے ملک میں رہتا تھا حضرت موسیٰؑ کی امت کے مسلمان خدائے تعالیٰ کے حکم سے حضرت یوشع علیہ السلام کے ساتھ ملک شام میں بیت المقدس کو کافروں کے ہاتھ سے چھڑانے گئے وہاں کے لوگ اس کے پاس آئے اور کہا کہ تم ان مسلمانوں کے لئے بددعا کردو تاکہ یہ ہار جاویں اس نے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر کے لئے اور جو پیغمبر کے ساتھ ہوں انکے لئے بددعا کرنی بڑی سخت بات ہے میں ہرگز ایسا نہ کروں گا لوگوں نے اس کی بیوی کو بہت مال و زر دے کر کہا کہ تو کسی ڈھب سے اپنے میاں کو بہکا اس ناپاک گندی نے لالچ میں آکر اس طرح میاں کو پٹی پڑھائی کہ وہ بددعا کرنے کو تیار ہو گیا اور جب بددعا شروع کرنیکا ارادہ کیا اسی وقت ایمان تو جاتا ہی رہا تھا زبان بھی چھاتی پر آلٹکی اور جب مسلمانوں کو فتح ہوئی بلعم باعور کو بھی قتل کر دیا گیا ف دیکھو لالچ کیسی بُری چیز ہے کہ مال اور زر کے لالچ میں آکر اس عورت نے اپنا بھی دین خراب کیا اور خاوند کو بھی برباد کیا کہ ایمان بھی گیا اور جان بھی گئی بیبیو اب بھی بہت عورتیں لالچ میں گرفتار ہو کر میاں سے رشوت لواتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں کہ ہمارے پاس ایسا زیور ہے اتنا روپیہ ہے یہ نہیں سمجھتیں کہ میاں بیوی دونوں دوزخی بن رہے ہیں۔

ت زیور ک ۱۲

ت زیور ک ۱۲

(۸) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کرنیوالی عورت کا ذکر

اس زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اسکی بیوی کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے تھی جب وہ بیوی بڑھیا ہوگئی اُس کو یہ خیال ہوا کہ شاید بادشاہ کو اور کسی طرف رغبت ہو جائے اس لئے اس نے یہ سوچا کہ اپنی اس لڑکی کو اپنے اس خاوند کی جورو بنائے اور اس بدذات نے اپنی لڑکی کو بھی اس بات پر آمادہ کر دیا وہ بے حیا بھی اس کی فکر کرنے لگی اور طرح طرح سے بادشاہ کا دل اپنی طرف کرنے لگی اس کمبخت کا دل آ گیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جو خبر ہوئی انہوں نے اس کو منع کیا یہ سب پاک آپ کے دشمن ہو گئے یہاں تک کہ آپ کو گرفتار کر کے بلایا اور سر مبارک تن سے جدا کر دیا اور گناہ کرنے کا ارادہ کیا حضرت یحییٰ کا کٹا ہوا سر آواز دیتا تھا کہ کمبخت یہ تیرے لئے حلال نہیں مگر اس پاجی نے ایک نہ سُنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک سے خون جوش کھانے لگا اور کسی طرح جوش تھمتا نہ تھا اس زمانہ کے عالموں نے کہا جب تک ان کے قتل کرنے والوں کا خون نہ بہایا جاوے گا اس خون کا جوش کم نہ ہوگا اس زمانہ میں کوئی اور نیک بادشاہ تھا اس کو یہ خبر پہنچی اس نے اپنا لشکر لے کر چڑھائی کی اور یہ جتنے قتل میں شریک تھے ان سب کو اور ستر ہزار کافروں کو قتل کیا تب اس خون کو قرار ہوا اف اللہ بچاوے شیطانی کام سے دیکھو نفس کی پیروی کرنے سے کہاں سے کہاں بات پہنچی۔ ایک پیغمبر قتل ہوئے پھر دوسرا گناہ کا کام ہوا اور پھر بھی نفس کی خوشی نصیب ہوئی جلدی ہی ظلم کا نتیجہ مل گیا اور جتنے آدمی سنکر خاموش ہو گئے تھے اور بادشاہ کی اس حرکت اور ظلم سے ناراض نہ ہوئے تھے وہ سب بھی اسی وبال میں گرفتار ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ نفس کی صلاح پر عمل کرنا اور اسی طرح ظلم کرنا اور جو خلاف شرع کام کرتا ہو اس سے نفرت نہ کرنا یہ سارے کام بڑے سخت ہیں ان سے بہت بچنا چاہئے نفس جو ایسی صلاح دے کہ شرع کے خلاف ہو ہرگز اس کا کہنا مت مانو اور شرع کو مت چھوڑو اور کسی پر کسی طرح کا ظلم اور زیادتی مت کرو نہ تو ناحق کسی کا دل دکھاؤ نہ کسی کی آبرو کو بٹہ لگاؤ نہ کسی کا حق دباؤ یہ سب ظلم ہے اور جو شخص خلاف شرع کچھ کام کرے اس سے دل میں نفرت رکھو اور اگر وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے تو ظاہر میں بھی اس سے کھنچ جاؤ کیونکہ ایسے آدمی سے محبت اور میل جول رکھنے سے ڈر ہے کہ یہ بھی اسکے وبال میں پکڑا جائے

(۹) شمسون کی بیوی کا ذکر

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے اس زمانہ میں یہ شمسون ایک عابد و زاہد آدمی تھے

اور خدائے تعالیٰ نے ان کو بہت زور دیا تھا اس وقت کوئی بادشاہ تھا کافر وہ ان کا دشمن
تھا اس نے ان کی بیوی سے کہلا بھیجا کہ اگر تو شمسون کو گرفتار کرادے تو میں تجھ کو اپنے
نکاح میں لے آؤں اس بدبخت نے جب یہ سو گئے اُن کے پاؤں باندھ کر کافروں کے
حوالہ کر دیا وہ لوگ ان کو اس بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے منادی کرادی
کہ شمسون کو سولی پر چڑھایا جائے گا جس کو دیکھنا ہو آکر دیکھے ہزاروں خلقت جمع ہو گئی
اس وقت شمسون نے حق تعالیٰ سے دعا کی اس بادشاہ کا مکان گر پڑا اور بادشاہ دب
کر مر گیا لوگ اس کے نکالنے میں لگ گئے شمسون صحیح سلامت اپنے گھر پہنچے اور اس
بیوی کو طلاق دیدی. ف: اس کمبخت عورت کو دنیا کے لالچ نے گھیرا کیسے اچھے نیک خاوند
کے ساتھ کیسی بیوفائی کی مگر مراد بھی پوری نہ ہوئی اور خاوند بھی چھٹ گیا بداعمالی کی ایسی ہی سزا ملا
کرتی ہے لالچ سے بہت بچنا چاہئے۔

(۱۰) جریج کو تہمت لگانیوالی عورت کا ذکر

ص ۵ از روضہ ۱۲

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کے زمانہ میں ایک
بزرگ آدمی تھے جریج ان کا نام تھا تھوڑی سی عمر میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ گئے تھے خلقت
سے الگ ہو کر جنگل میں ایک عبادت خانہ بنا لیا تھا ایک دفعہ وہ نفل نماز میں مشغول تھے اتنے میں
اُن کی والدہ نے دروازہ پر آکر پکارا وہ نماز کی وجہ سے نہ بول سکے اُن کی ماں کو یہ خبر نہ تھی وہ
اُن کے جواب نہ دینے سے ناراض ہوئی اور اُن کو یہ کوسنا دیا کہ الٰہی اس کو بدچلن عورتوں سے پالا
پڑنا نصیب ہو چونکہ ماں باپ کا حق بڑا ہوتا ہے اور اسی واسطے یہ مسئلہ ہے کہ اگر نفل نماز میں ماں
باپ پکاریں اور اُن کو اس نفل نماز پڑھنے کی خبر نہ ہو تو نفل نماز توڑ کر بولنا چاہئے جریج عالم
نہ تھے اس واسطے وہ نہیں بولے اور ماں کے حق میں کوتاہی ہوئی اس واسطے ماں کا کوسنا لگ گیا
اور وہ بیچارے پر مصیبت پڑی کہ حسد کرنیوالے لوگوں نے ایک بدچلن عورت کو سکھلایا کہ کسی طرح
جریج کو بدنام کرے اس کو کہیں واہی تباہی پیٹ رہ گیا تھا اس نے بچہ ہونے کے بعد غضب
جریج کا نام لے دیا لوگ عبادت خانہ پر چڑھ آئے اور بالکل اسکو ڈھا گرایا اور جریج پر سختی کرنے
لگے کہ دیکھو یہ عورت کیا کہتی ہے جریج نے اُس کے دودھ پیتے بچہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ بتلا تیرا
باپ کون ہے اس نے ایک چرواہے کا نام لیا لوگ بڑے معتقد ہوئے اور لگے ہاتھ پاؤں جوڑنے

اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنادیں انہوں نے فرمایا کہ نہیں بس مٹی کا بنادو جیسا پہلے تھا چنانچہ ویسا ہی بنا دیا ف دیکھو وہ عورت ایک نیک آدمی پر تہمت لگا کر کیسی ذلیل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسا رسوا کیا دیکھو کبھی کسی بے گناہ پر تہمت کسی طرح مت دھرنا بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ذرا سے شبہ میں کسی کو بد چلنی کی تہمت لگا دی کہیں کسی کے سر چوری رکھدی یہ سب باتیں بہت گناہ ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولاد کو ہر وقت کوسنا اچھا نہیں جانے کون سی گھڑی قبولیت کی ہو پھر خواہ مخواہ اولاد کو بھی پریشانی ہو انکی پریشانی دیکھ کر اپنے کو بھی صدمہ ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کا بڑا حق ہے آج کل اس بات کا بہت کم خیال کرتے ہیں، بیبیو اس میں کبھی غفلت اور کوتاہی مت کرنا۔

(۱۱) بنی اسرائیل کی ایک بے رحم عورت کا ذکر

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل میں کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ ایک عورت تھی اس نے ایک بلّی کو پکڑ کر باندھ دیا نہ تو اس کو کچھ کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑ ہی دیا کہ چوہے وغیرہ کھا کر اپنا گذر کرتی وہ بلی اس حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو دوزخ میں داخل کیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دوزخ میں وہی بلی اس عورت کی چھاتی پر سوار ہے اور ناخن اور پنجوں سے اس کو نوچ رہی ہے ف تم نے بیرحمی کا نتیجہ سن لیا کبھی کسی پر بیرحمی مت کرو چاہے آدمی ہو چاہے جانور ہو البتہ بلی کتّا اگر بہت ستاوے تکلیف دے تو مارنا درست ہے لیکن ترسانا بڑا گناہ ہے، بعضے سنگدل آدمی طوطا مینا اور کوئی جانور پال لیتے ہیں اور پنجرہ میں ڈال کر نہ اُن کے کھانے پینے کی خبر لیتے ہیں نہ اُن کے دھوپ اور سایہ میں رہنے کا خیال رکھتے ہیں نہ ان کو آزاد کرتے ہیں ایسے ترسانے کا انجام دنیا میں بھی برا ہے اکثر ایسے آدمی دنیا میں بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں گرفتار رہتے ہیں ان کو چین نصیب نہیں ہوتا اور آخرت میں تم نے سُن ہی لیا کہ وہ عورت دوزخ میں پہنچی بیبیو بیرحمی سے بہت بچتی رہو

(۱۲) پہلی امتوں کی ایک بدذات عورت کا ذکر

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک شخص عابد وزاہد تھا ایک بدذات

ملہ از بخاری شریف ۱۲ ملہ از نسائی ۱۲

عورت اس کے پیچھے پڑی اور اپنی ایک لونڈی کو اس کے پاس بھیجا کہ ہمارا کسی سے لین دین کا کچھ معاملہ ہوتا ہے بڑا معاملہ ہے گواہوں کے روبرو کرنا ہے اللہ کے واسطے گواہ ہو جانا ثواب کا کام ہے ذرا کھڑے کھڑے تم بھی ہو جاؤ یہ بیچارے سیدھے بھولے اس کے یہاں چلے گئے جب وہ گھر کے اندر ہو گئے اس لونڈی نے سب دروازے بند کر لئے جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بد ذات عورت بیٹھی ہے اور شراب بھی رکھی ہے اور ایک لڑکا بھی موجود ہے اسوقت اسنے ظاہر کیا میں نے گواہی کے لئے نہیں بلایا بلکہ تمہاری پرہیزگاری توڑنے کو بلایا ہے تم مجھ سے منہ کالا کرو یا شراب پیو یا اس لڑکے کو قتل کر ڈالو وہ عابد بیچارہ جان کے خوف سے بہت پریشان ہوا اور اپنے جی میں ان تینوں باتوں میں شراب کو اوروں سے ہلکی بات سمجھ کر شراب پی لی شراب پینا تھا کہ عقل گم ہو گئی اور اسی حالت میں وہ دونوں گناہ بھی اس سے ہو گئے ف گناہوں میں آپس میں کچھ ایسا علاقہ ہے کہ جہاں ایک گناہ ہوا پھر دوسرے گناہ بھی ہوتے چلے جاتے ہیں اس واسطے گناہ چاہے بڑا ہو یا چھوٹا سب سے بہت بچنا چاہیے نہیں تو دوسرے گناہوں کا بھی دروازہ کھل جاتا ہے چنانچہ اکثر دیکھا ہے کہ کسی نے رسم و رسوم کے موافق اپنی اولاد کے بیاہنے کا ارادہ کیا اور یوں سمجھا کہ خلاف شرع تو ہے مگر کوئی زیادہ بھاری گناہ نہیں ہوگا اور جتنے خرچ کا تخمینہ کیا ہے وہ اپنے پاس بھی ہے اور ان سب باتوں کو سوچ کر کام شروع کر دیا اب ایسے ایسے پیچ آپڑتے ہیں کہ ضروری اور گناہ بھی بڑے بڑے ہو جاتے ہیں کبھی تخمینہ سے زیادہ خرچ ہو جاتا ہے اور سودی قرض لینا پڑتا ہے کبھی نابالغ یتیم بچوں کا حق اپنے روپیہ میں ملا ہوا ہوتا ہے اس کو خرچ کر لیتی ہیں جس کا خرچ کرنا حرام ہے اور وہی حرام کھانا اپنے سب مہمانوں کو بھی کھلاتی ہیں دیکھو کہاں سے کہاں گناہ کا اثر پہنچ گیا اسی طرح سب گناہوں کا قاعدہ ہے۔

(۱۵) بنی اسرائیل کی ایک مکّار عورت کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک حوض پانی سے بھروا کر اسمیں کوئی ایسی دعا کر دی تھی کہ اس پانی میں یہ اثر ہو گیا تھا کہ اگر کوئی بدکار عورت وہ پانی پی لیتی تو اسی وقت اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اور فوراً مر جاتی موسیٰ علیہ السلام کے بعد اس حوض میں یہ تاثیر تھی کہ ایک دفعہ ایک شخص کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا اور وہ شبہ سچا تھا جب خاوند نے اس کا چرچا کیا اور اس زمانے کے حاکموں سے فریاد کی تو انہوں نے اسی پانی کا فیصلہ تجویز کیا اور اس عورت کو بلا بھیجا اس عورت کی ایک

ف از عجائب ۱۲ ف الور ۱۲

بہن تھی وہ دونوں بہنیں اس قدر ہمشکل تھیں کہ بڑی مشکل سے دونوں کی پہچان ہوتی تھی اس عورت نے کیا چالاکی کی کہ خدا جانے کیا جھوٹ سچ ملا کر اپنی اس بہن کو کسی طرح بہکا کر اپنی جگہ بھیجدیا اس نے جا کر سب کے سامنے پانی پی لیا وہ تو پاک تھی اس کو کچھ نہ ہوا لوگوں کو تعجب ہوا غرض وہ پانی پی کر جب اپنے گھر آئی اور اس ناپاک بہن سے ملی بس اس کا سانس لگنا تھا کہ اس کا تمام چہرہ سیاہ ہو گیا اور فوراً مر گئی اس وقت سب کو چالاکی کا حال معلوم ہوا (ف) دھوکا اور چال چھپا نہیں رہتا اللہ تعالیٰ رسوا کر ہی دیتے ہیں بیبیو بات میں اور برتاؤ میں دل کو صاف اور زبان کو سچا رکھنا چاہئے۔

س ۵ از عجائب ۱۲

(۱۲) ام جمیلؓ کا ذکر

یہ ابولہب کافر کی بیوی ہے قرآن مجید میں بھی اس کی برائی سورۂ تبت میں آئی ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک دشمنی رکھتی تھی کہ کانٹے دار لکڑیاں جنگل سے لا کر رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں بچھا دیا کرتی تھی تاکہ آتے جاتے آپ کے پاؤں میں چبھیں ایک دفعہ لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر لادے ہوئے آتی تھی اور اس کی رسی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اٹکا رکھی تھی کہ گٹھا سنبھلا رہے اچانک وہ گٹھا پیچھے کو گر گیا وہ رسی اس کے گلے میں آگئی اور گلا گھٹ کر مر گئی (ف) اللہ بچاوے دین اور دینداروں سے دشمنی کرنے کا انجام دنیا میں بھی برا اور آخرت میں بھی برا بعض عورتیں مولویوں کے مسئلوں کو جھٹلایا کرتی ہیں اور جو کوئی مسئلہ پر چلے اس کو طعنہ دیا کرتی ہیں خاصکر شادی غمی میں جو شرع کے موافق کرے یا کہے اس سے بہت برا مانتی ہیں یہ بھی دین کے ساتھ دشمنی رکھنا ہے اس دشمنی کا وبال دونوں جہان میں جو کچھ ہوگا ابھی سن چکی ہو ان سب باتوں سے توبہ کرو اور بچو،

جو عورتیں مکہ کے فتح ہونیکے دن ماری گئیں انکا ذکر

مکہ شریف پہلے کافروں کے قبضہ میں تھا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کافروں کو نکالا اس کو "مکہ کا فتح ہونا" کہتے ہیں ان کافروں میں کئی عورتیں ایسی تھیں جو دین اسلام کی ہجو اور برائی کے گیت گایا کرتی تھیں ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان عورتوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو ان میں سے یہ چار ماری گئیں فرشنہ اور فرتنا اور اریت اور ام سعد،

(ف) ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوّل تو رحیم کریم بڑے تھے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے لڑائی میں بھی منع فرمایا ہے مگران عورتوں نے برائی ہی اتنی بڑی کی تھی جس سے خدا تعالیٰ کا حکم اُن کے قتل کا ہوگیا کیونکہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدون خدا کی اجازت کے کوئی کام نہ کرتے تھے اور وہ بُرائی یہی تھی کہ دین کو بُرا کہتی تھیں اور اس کے گیت جوڑ رکھے تھے اب بھی بعض عورتوں میں یہ روگ ہے کہ شرع کو جو چاہتی ہیں کہ دیتی ہیں اور بعض عورتیں مولویوں کی بُرائی میں گیت بھی جوڑ لیتی ہیں اُن کو ڈرنا چاہیئے۔۔۔

(۱۶) زینب بنت حارث کا ذکر

ایک بستی تھی خیبر وہاں کافر یہودی لوگ رہتے تھے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی لڑائی ہوئی تھی اور مسلمانوں کی فتح ہوگئی تھی فتح ہونے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی وہاں ٹھیرے ہوئے تھے کہ ایک یہودی عورت جس کا نام زینب تھا ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے کچھ کھانا لائی اس کمبخت نے زہر ملا دیا تھا آپ نے اور آپ کے بعض صحابیوں نے کھا لیا پھر خدائے تعالیٰ کی قدرت سے آپ کو معلوم ہوا آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور سب کو منع کر دیا لیکن ایک صحابی تو اس میں ختم ہو گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مدت تک اس کا اثر رہا اور وفات کی بیماری اسی کے اثر سے تھی بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب ان صحابی کا انتقال ہوگیا تو اس عورت سے پوچھا اس نے اقرار کیا اور سزا میں وہ بھی قتل کی گئی ف اس کمبخت عورت کو بھی دین اسلام کی دشمنی نے غارت کیا بیبیو دین اسلام اور شرع کی بات سے کبھی دل میں بُرائی مت لاؤ خوشی خوشی اس کو مان لیا کرو۔

(۱۷) لبید یہودی کی بیٹیوں کا ذکر

ان سب نے صلاح کر کے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کو جادو کیا تھا ہلاکت کے صدمے سے تو آپ بچے رہے لیکن اتنا اثر ہوا کہ آپ کے مزاج میں کچھ بھول سی ہوگئی وہ بھی دین کی باتوں میں نہیں بلکہ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے کی عادتوں میں پھر اللہ تعالیٰ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ یہ دونوں سورتیں اتاریں اُن کی برکت سے اس جادو کا اثر بالکل جاتا رہا۔ ف ان لوگوں کو دین کی دشمنی نے خراب کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جان

لینے کا ارادہ کیا دین اور دین والوں سے کبھی دل میں رنج اور دشمنی مت رکھنا۔

(۱۸) سلمیٰ بنت مالک کا ذکر

یہ پہلے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہو گئی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ یہ مسلمان نہیں رہیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حضرت کی وفات ہو گئی اس کو حکومت کا خبط سوجھا اور دین سے پھر گئی اور بہت سے گمراہ آدمی اس کی حکومت میں آ گئے آخر مسلمانوں کا لشکر وہاں پہنچا اور اس عورت کا اور اس کے ساتھیوں کا تلوار سے مار کر خاتمہ کیا (ف) جیسے مال کی محبت بُری چیز ہے اسی طرح سردار بننے کی بھی ہوس آدمی کو بھی غارت کرتی ہے دیکھو اس عورت کی دنیا اور دین دونوں خراب ہوئے بیبیو اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھو اور عاجزی اختیار کرو اسی سے خدائے تعالیٰ تم کو دونوں جہاں میں بڑائی بخشیں گے،

(۱۹) قطامہ کا ذکر

یہ ایک گروہ ہے وہ خارجی کہلاتے ہیں یوں تو مسلمان ہیں مگر ان کے بہت سے عقیدے دین کے خلاف ہیں وہ لوگ حضرت علیؓ کے وقت میں شروع ہوئے ہیں اور حضرت علی سے ان کی بڑی بڑی لڑائیاں بھی ہوئی ہیں اسواسطے حضرت علی کے بڑے دشمن تھے اسی گروہ کے تین آدمی ایک دفعہ مکہ میں اکٹھے ہو گئے حضرت علی اس زمانہ میں شہر کوفہ میں رہا کرتے تھے ان تینوں میں یہ صلاح ٹھیری کہ حضرت علی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی اور تھے ان دونوں کو بھی قتل کر دینا چاہیے حضرت علی کے قتل کرنے کیواسطے ایک شخص تیار ہوا اس کا نام عبدالرحمٰن ابن ملجم تھا اور اس ارادہ سے کوفہ کو چلا وہاں یہ عورت کمبخت مل گئی اس کی صورت شکل دیکھکر اس نے اس عورت کو نکاح کا پیغام دیا اس عورت نے کہا کہ اگر میرا مہر دے سکو تو نکاح منظور ہے اس نے مہر پوچھا اس نے کہا کہ میرا مہر یہ ہے کہ علیؓ کو قتل کر دو۔ وہ عورت بھی خارجی تھی اور حضرت علی کے ہاتھ سے اس کا باپ اور بھائی اور چچا اور خاوند لڑائی میں مارے گئے تھے یہ سب ہی خارجی تھے اس لئے اس نے یہ فرمائش کی غرض اس شخص نے اس بات کو قبول کیا اور صبح نماز سے پہلے مسجد کے دروازہ میں چھپکر کھڑا ہو گیا جب حضرت علیؓ نماز کے واسطے مسجد کے اندر آنے لگے اس نے ایکبارگی نکلکر آپ کے سر پر ایک تلوار کا ہاتھ مارا اور بھاگا اسی زخم سے حضرت علی نے وفات فرمائی اور وہ نالائق پکڑا گیا اور مارا گیا

ف دیکھو اس عورت کو دین سے محبت ہوتی تو اپنے بد دین رشتہ داروں کی وجہ سے حضرت علیؓ سے دشمنی نہ کرتی مگر خود بھی بد دین تھی اس واسطے اتنا بڑا گناہ سمیٹا بیبیو دین کی محبت دل میں پیدا کرو نہیں تو بڑے بڑے گناہ بد دینی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۲۰) جعدہ بنت اشعب کا ذکر

یہ حضرت امام حسنؓ کی بیوی ہے یہ ایسی ڈوبی کہ یزید جو حضرت امام حسنؓ کا دشمن تھا اسکے بہکانے سے اپنے ایسے پیارے مقبول خاوند کو زہر دیا اس کمبخت نے اس بدبخت عورت کو یہ چقمہ دیا تھا کہ تجھ سے نکاح کرلوں گا اور ایک لاکھ درم دوں گا جس کی قیمت قریب پچیس ہزار روپے کے ہوتی ہے جب زہر دیا گیا اس کی تیزی سے امام حسن کی آنتیں اور کلیجہ کٹ کٹ کر دستوں کی راہ نکل گیا اور چالیس روز یہی تکلیف اٹھا کر انتقال فرمایا اس وقت اس عورت نے یزید کو کہلا بھیجا کہ اب وعدہ پورا کرو اُس نے صاف جواب دیا کہ میں تجھ کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا غرض بدنصیب کو گناہ کا گناہ ہوا اور دُنیا کی مراد پوری نہ ہوئی بیبیو یہ ساری خرابی دنیا کے لالچ سے ہوئی لالچ میں جو کچھ بھی ہو جاوے تھوڑا ہے اس بیماری کو دل سے نکالو اور مال و متاع زیور پوشاک کی ہوس اور محبت سے دل کو پاک کرو یہ بیس۲۰ قصے بُری عورتوں کے تھے اب چند قصے اُن عورتوں کے لکھتے ہیں جو اوّل بُری راہ پر تھیں پھر خدائے تعالیٰ نے ان کو نیک ہدایت کی۔

(۲۱) بی بی زلیخا کا ذکر

ان کی شادی اوّل مصر کے وزیر سے ہوئی تھی اُس نے یوسف علیہ السّلام کو مول لیکر اُن کے سپرد کیا تھا کہ اولاد کی طرح اُن کو رکھو اُن کو بڑے بڑے خیال پیدا ہو گئے مگر یوسف علیہ السّلام کو خدائے تعالیٰ نے بچایا پھر اُسی وزیر نے مصلحت سمجھ کر یوسف علیہ السّلام کو قید کر دیا پھر ایک مدّت کے بعد جب یوسف علیہ السّلام کو مصر کے بادشاہ نے قید خانہ سے چھوڑ دیا تو یوسف علیہ السّلام نے اُن سے کہلا بھیجا کہ اوّل میرا حال عورتوں سے پوچھ لو پوچھنے پر زلیخا نے کہا وہ پاک ہیں میری ہی خطا تھی آخر جب یوسف علیہ السّلام مصر کے بادشاہ ہو گئے اور وہ وزیر مر گیا تو حضرت یوسف علیہ السّلام نے اُن سے نکاح کر لیا اور اُن سے دو لڑکے افرائیم اور میشام پیدا ہوئے (ف) دیکھو سچ کیسی اچھی چیز ہے جس زمانہ میں انھوں نے جھوٹی تہمت یوسف علیہ السّلام پر لگائی اس کا یہ حال ہوا

کہ ان کی پریشانی اور مصیبت بڑھتی رہی اور جب انھوں نے سچ بول دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبت کاٹ دی اور ان کی مراد پوری ہونے کا سامان اس طرح ہوگیا کہ ان کا خاوند مرا یوسف علیہ السلام کو بادشاہی ملی اور ان سے نکاح کر لیا بیبیو ہمیشہ سچ بولو اگر کوئی خطا قصور ہو جائے توبہ کر لو اس پر اڑو مت اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شیخی مت کرو۔

(۲۲) قارون کی بہکائی ہوئی عورت کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قارون ایک بڑا مالدار اور بخیل تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو اس سے زکوٰۃ دینے کو فرمایا اس کو بہت ناگوار ہوا اور آپ کا دشمن ہوگیا اور کمبخت نے یہاں تک ارادہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آبرو کا لاگو ہو گیا اور ایک بدچلن عورت کو بہت کچھ مال زیور جواہرات دے کر بہکایا کہ توبہ توبہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنے ساتھ تہمت دھر دیجیو وہ راضی ہو گئی ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے یہ مسئلہ بھی بیان کیا کہ جو کوئی بُرا کام کرے اسکو ایسی ایسی سزا ہوگی کمبخت قارون اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا کام کریں تو کیا ہو آپ نے فرمایا کہ میری بھی یہی سزا ہو اسپر وہ نالائق بولا کہ فلانی عورت آپ کا نام اپنے سے لگاتی ہے وہ عورت بھی وہاں موجود تھی آپ نے اس کو قسم دے کر فرمایا کہ سچ بولنا وہ خدا سے ڈر گئی اور کہنے لگی اے نبی اللہ کے آپ پاک ہیں اور اس نے مجھکو اتنا زیور اور مال دے کر سکھلایا تھا کہ آپکا نام لے دوں۔ اب میں توبہ کرتی ہوں اور مسلمان ہوتی ہوں اس وقت آپکو بہت غصہ آیا اور حق تعالیٰ سے بددعا کی قارون اپنے مال دولت سمیت زمین میں دھنس گیا اور جہنم رسید ہوا (ف) خدائے تعالیٰ جب ہدایت دیتا ہے توبہ کرنے کا اور نیک راہ اختیار کرنے کا یوں ہی سامان ہو جاتا ہے اور ہدایت اور توبہ کی جڑ خدائے تعالیٰ کا ڈر ہے بیبیو اس کو دل میں پیدا کرو سب کام درست ہو جائیں گے۔۔

(۲۳) اپنے گناہ کے اقرار کرنیوالی عورت کا ذکر

ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی شیطان کے بہکانے سے کہیں اس سے بُرا کام ہوگیا تھا شرع میں یہ مسئلہ ہے اگر کسی کے میاں یا بیوی سے ایسی حرکت ہو جاوے تو پتھروں سے مار مار کر اس کو بالکل مار ڈالتے ہیں وہ عورت یہ مسئلہ جانتی تھی اور سمجھتی تھی کہ میری جان نہ بچیگی لیکن آخرت کے عذاب کا ڈر ایسا غالب ہوا کہ آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو سارا قصہ بیان کر دیا

تاکہ سزا دے کر پاک کر دیں شرع کا یہی حکم ہے کہ جو اپنی زبان سے اقرار کر لے اسکو ٹال دینا چاہیئے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ٹالا بھی لیکن ایسی ہمت کی بی بی تھی کہ پھر بار بار آکر اقرار کیا اور چاہا کہ سزا دیدی جائے اس وقت اسکو پیٹ تھا اسواسطے بچہ ہونے تک اسکو مہلت دیدی گئی بچہ جن کر بے بلائے پھر آموجود ہوئی اور چاہا کہ سزا اب کر دیجائے آخر وہی سزا شرع کے موافق دی گئی کسی نے اسکو کچھ برائی کی بات کہدی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کچھ مت کہو اسکی توبہ اللہ کے نزدیک اتنی بڑی ہے کہ اگر ستر گنہگار آدمیوں میں بانٹ دی جائے تو سبکی بخشش ہو جائے بھلا اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کیواسطے اپنی جان دیدی ف حقیقت میں خدائے تعالیٰ کا ڈر عجیب نعمت ہے اللہ اکبر کتنی بڑی تکلیف کی اُس بی بی نے سہار کی اللہ تعالیٰ ہم کو بھی گناہوں کے چھوڑنے کی اور توبہ کرنے کی توفیق دیں اب شرع کی عملداری نہیں ہے جو گناہ خدا کے ہیں خدا کے سامنے توبہ کر لینا چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی توبہ کر لے پھر اسکو حقیر نہ سمجھے اس کو برائی باتوں کا طعنہ نہ دے یہ بہت بڑا گناہ ہے

(۲۴) چوری سے ایک توبہ کرنیوالی عورت کا ذکر (۴)

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ چوری کی سزا میں کاٹ دیا تھا پھر وہ عورت ہمارے گھر آیا کرتی اور وہ جو بات حضرت سے کہنا چاہتی میں اسکی طرف سے کہہ دیا کرتی عرض اس نے دل سے اچھی طرح توبہ کر لی تھی (ف دیکھو کیسے اچھے دل کی تھی کہ اتنی بڑی تکلیف اٹھا کر شرع سے اور حضرت سے اسکا جی برا نہ ہوا بس ایمان اور توبہ ایسی ہونا چاہیئے کہ شرع کے حکم سے دل پر میل نہ لاوے اگر گناہوں کی سزا میں کوئی وبال آجائے تو خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ ہو اپنی خطا کو یاد کر کے شرمندہ ہونا چاہیئے۔

(۲۵) سجاح کا ذکر (۵)

اسکو بیٹھے بٹھلائے یہ خبط سوجھا کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبی ہونیکا دعوی کر بیٹھی اور بہت سے بیوقوف اسکے ہاتھ ہو گئے اسکے بڑے بڑے قصے ہوئے آخر مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ سے عاجز ہو کر پھر مسلمان ہو گئی اور اپنے اس خبط سے توبہ کی (ف سبحان اللہ توبہ بھی کیا چیز ہے بھلا پیغمبری کے جھوٹے دعوے کرنے سے بڑا کونسا گناہ ہوگا مگر جب توبہ کر کے مسلمان ہو گئی وہ بھی معاف ہو گیا بیبیو توبہ میں دیر مت کیا کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا بڑی آفت کی چیز ہے اسی روگ نے تو پیغمبری کا جھوٹا دعوی کرا یا تھا کہ بہت سے آدمیوں پر میری سرداری ہو جاوے گی اللہ بچاوے بس اپنے کو سب سے کم سمجھنا اسی میں خیر ہے فقط یہ توبہ کرنے والیوں کے پانچ قصے ہوئے اور بدعورتوں کے بیس ہوئے تھے یہ سب ملا کر پچیس ہوئے اب آگے تنبیہ مع یادداشت کے جسکا ذکر دیباچہ میں ہے لکھی جاتی ہے

تنبیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ حال جو اس یادداشت میں لکھا گیا ہے سب عورتوں کا نہیں بلکہ شریر عورتوں کا ہے ان ہی کے مقابلہ میں بفضلہ تعالیٰ وہ عورتیں بھی ہیں جو اس آیت کی مصداق ہیں مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ الآیۃ اسی طرح بعض مرد ظلم اور سنگدلی اور اتلاف حقوق اور آوارگی میں طاق ہوتے ہیں اور ان کی بیبیاں عفت کیساتھ صبر کرتی ہیں اور خاموش محض رہتی ہیں غرض یہ ہے کہ ؎

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد ۔ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

مقصود اس تجربہ کار کی تحریر نقل کرنے سے یہ ہے کہ اگر کسی عورت میں یہ عیب ہیں تو وہ متنبہ ہو کر اپنی اصلاح کرلے یا مرد خوش تدبیری سے اصلاح کردے کیونکہ اصلاح کیلئے اطلاع مرض ضرور ہے واللہ اعلم۔ اب وہ تحریر نقل ہوتی ہے ۔

یادداشت عورتوں کی بیعقلی کے متعلق جو حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے جس کا مجھے بخوبی تجربہ ہوا ہے بطور نصیحت اُن کے گوش گذار کرنے کو لکھتا ہوں زیادہ اُنکی پردہ دری کو اس موقع پر مناسب نہیں سمجھتا ہوں بطور نمونہ کے اُن کے کانوں تک پہنچانے کو لکھتا ہوں (۱) ایسی عورتوں نے بالعموم ایک ہو کر یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ جہاں تک ہو مرد کی آبرو و وقعت کو اپنے مقابلہ میں کم کریں اور اپنا اس قدر زور مرد پر ڈالتی ہیں کہ گویا مرد بجائے عورت اور عورتیں بمنزلہ مرد کے ہو رہی ہیں (۲) عورتیں شادی کے دن سے یہ ارادہ دعوے کے ساتھ مضبوط کر لیتی ہیں کہ ہم تو علیحدہ ہو کر رہیں گے آتے ہی ساس سسر، نند، وغیرہ سے فساد کا بیج بو دیتی ہیں اور خود رات دن ایسی ایسی فکریں کرتی ہیں کہ جس سے گھر میں لڑائی جھگڑا پیدا ہو (۳) بیچارے ساس سسرے جو ہزار ہا آرزو وتمنا سے بہو کو شادی کرکے لاتے ہیں اُن کی آرزو کا خون کرتی ہیں کہ اُن کو اُن کی کرتوت یعنی شادی کرنے کا مزہ جلد چکھا دیتی ہیں۔ (۴) اس نیکبخت بہو کو یہ صبر نہیں ہے کہ میں موقع وقت تو آنے دوں موقع وقت سے جدا ہونا ہی پڑے گا اگر دنیا میں جدا نہ ہوتے تو یہ شہر گاؤں کہاں سے ہو جاتے مگر اس کو اتنی عقل اور تمیز ہی نہیں ہے کہ موقع وقت کی منتظر رہ کر بسر کرے یہ تو جو کچھ ہونا ہو آج ہی کرا کر رہتی ہے (۵) مرد کو ایسے ایسے طور سے دق کرتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں سناتی ہیں کہ مرد کو کہاں تک اثر نہ کرے ہر دم ساس سسرے نند جو کوئی گھر میں ہیں اُن کی برائی طرح طرح سے کرتی ہیں یہ جھگڑا دانستہ کرتی ہیں کہ کسی طرح ہماری مرضی کے موافق علیحدگی ہو جائے چنانچہ عورت

کی حسب خواہش علیحدگی بھی جلد ہو جاتی ہے کیونکہ فساد کا رفع کرنا ہر شخص مناسب سمجھتا ہے (۶) مرد کو عورت ہر دم ایسے ایسے الفاظ کہتی ہے کہ اس کو عرق آجاتا ہے مگر سوائے خاموشی کے اور کیا کرے اگر زبان یا آنکھ سے ہاتھ سے کچھ عورت کی شان میں نکل جائے تو پھر دیکھو کیسا تماشہ گھر والے اور محلہ والے دیکھتے ہیں اور عورت رو کر تمام گھر محلہ کو فراہم کر کے سب کو تماشا مرد کا دکھلاتی ہے (۷) عورتیں اگر شادی کے روز سے گھر کے آدمیوں اور اپنے خاوند کی رضامندی اور ساس سسرے کی اطاعت و فرمانبرداری میں حاضر رہیں تو کون سے عیب کی بات ہے مگر مرد کو طرح طرح سے دق کیا جاتا ہے مرد مصلحت سمجھ کر ٹال کر اگر باہر چلا جاتا ہے عورتیں بے عقل سمجھتی ہیں کہ ہم سے ڈر گیا پھر آئندہ کو اور زیادہ پیر نکالتی ہیں (۸) مرد کو اللہ تعالیٰ نے مردِ میدان توپ تلوار کا سامنا کرنے والا بنایا ہے بھلا وہ عورتوں سے کب ڈرتا ہے مگر مصلحت وقت سمجھکر ٹال جاتا ہے تو عورتوں کو اس کی بھی کچھ پرواہ نہیں ہے انکا تو وہی جوش و خروش اور فساد اور جھگڑا جو شادی کے روز ہی شروع ہوتا ہی ترقی پذیر رہتا ہے (۹) یہ بے رحم عورتیں کبھی خیال نہیں کرتیں کہ مرد معلوم کس مشکل سے کما کر اور طرح طرح کی مصیبت اٹھا کر ہمارے سامنے لا کر رکھتا ہے اسکی ہم قدر کریں ہرگز کبھی بھول کر بھی ایسا خیال دل میں نہیں آتا ہے غور کرنے کی جگہ ہے (۱۰) مرد عورتوں کی کم عقلی اور بیجا برتاؤ سے جب کوئی علاج عورت کی خوش اسلوبی کا نہیں دیکھتا ہی دق ہو کر پردیس کا راستہ لیتا ہے پھر کبھی بھول کر بھی برسوں گھر آنے کا نام نہیں لیتا ہے عورت کی طرف سے تو اسکا دل پتھر کا ہو چکا ہے پردیس میں جہاں اسکا روزگار روپیہ نوکر چاکر موجود ہیں اپنی طبیعت کے بموجب سہارا اور ذریعہ خوشنودی طبیعت کا پیدا کر لیتا ہے اب عورت گھر میں بیٹھی ساس سسرے سے لڑا کرتی ہے اور یہ لڑائی صرف اسوجہ سے کرتی ہی کہ ہم کو خاوند کے پاس پہنچا دیا جائے اور یہ معلوم نہیں کہ ہمارا ہی نکالا ہوا تو گیا ہے اپنی بدعقلی پر کبھی نادم نہیں ہوتی (۱۱) اگر عورتیں شادی کے دن سے مرد کی ہاں میں ہاں ملا دیں اور ساس سسرے کی اطاعت کریں تو ان کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ کبھی کسی وقت ہم سے علیحدہ ہو جائیگی تو سارے گھر کو یہ اپنا غلام بنا لیں اور اگر فرض کرو کہ خاوند میں یا ساس سسرے میں کوئی عیب عورت کے مزاج کے برخلاف ہو تو سہولت و آہستگی سے خوشامد سے ایسے طور سے اصلاح کرے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہو وہ عیب ضرور چھوٹ جائے گا اور زور ڈالنے اور ضد کرنے سے کبھی نہیں چھوٹیگا بلکہ مرد تو اور زیادہ ضد کریگا ان عورتوں کو تو مرد کا دل ہی رکھنا نہیں آتا پھر بتلایئے قصور کس کا ہے (۱۲) بعض عورتیں کمبخت یہ بھی ہوتی ہیں کہ ہم بڑے امیر گھر کی ہیں جہیز وغیرہ سامان طرح طرح کا لیکر آئے ہیں خاوند ساس سسرے وغیرہ کی خوشامد اور اطاعت میں ہماری کسرِ شان ہے یہاں تک کہ بعضی اپنے مرد سے بھی سیدھے منھ نہیں بولتی ہیں۔ خدمت کرنا تو در کنار سوائے اسکے کہ تکیہ لگائے تمام دن سوتی یا بیٹھی رہا کریں یا منھ چڑھائے رکھیں اور کوئی کام نہیں (۱۳) یہ بھی اس زمانہ کی عورتوں نے ایک طریقہ نزاکت اور امیری کا نکال رکھا ہے کہ بیماری کا حیلہ کر کے تکیہ سے سر ہی نہیں اٹھاتی ہیں کہتی ہیں کہ سر ہلتا ہے

۱۔ یعنی پسینہ

ساس سسرے وغیرہ کو دق کر رکھا ہے صدہا روپے کی دوائیں چاندی کے ورق آنولے کا مربہ وغیرہ مقوی ادویہ کھا جاتی ہیں غرضیکہ سر کے درد کو کبھی آرام ہی نہیں ہوتا ہے کبھی کبھی نظر بھوت بھی لپٹا لیا جاتا ہے (۱۴) مرد کو یہ عورتیں وہ ناچ نچاتی ہیں کہ اسکے عقل و ہوش کھو کر کاٹھ کا الّو بنا کر کسی کام کا نہیں رکھتیں سوائے اسکے کہ عورت کے حکم میں جی ہاں جی ہاں کرتا رہے یا قارورہ کا کٹورہ ہاتھ میں لئے پھرا کرے یا جو کچھ اسکی رضامندی ہو اسکی فوراً تعمیل کیا کرے اور ہر دم کمربستہ رہے تب تو خیر ہے (۱۵) یہ کم عقل عورتیں اپنی عادت مزاج کی تیزی سے اور طرح طرح کے جھگڑوں سے گھر کی خیر برکت کھو دیتی ہیں مرد سے وہ دشمن بنکر برتاؤ کرتی ہیں کہ توبہ بھلی اس زمانہ کی بعضی عورتوں سے تو مرد بغیر عورت کے ہی آرام سے بسر کریں جب گھر سے خط آتا ہے اسمیں سوائے آپس کے جھگڑوں قصوں اور ساس سسرے اور گھر والوں کی شکایت کے کچھ درج نہیں ہوتا یا خرچ کی طلبی درج ہوتی ہے اور ایسے ایسے جھوٹے الفاظ تکلیف کے لکھے جاتے ہیں کہ مرد کسی وقت تک پوری روٹی بھی نہیں کھاتا اور خط کو فوراً چاک کر ڈالتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی غیر شخص دیکھ لے اور خط بھی بیرنگ ہوتا ہے (۱۶) صدہا روپیہ مرد کما کر آئے دن بھیجا کرتے ہیں مگر عورتوں کو تو ہمیشہ قرض ہی مرد پر ظاہر کرنے اور جھوٹا حساب لکھ لکھ کر روپیہ طلب کرنے سے غرض ہے نیکبخت اتنا نہیں سمجھتی ہیں کہ مرد کہاں سے کس طرح کر کے کس مصیبت سے روپیہ ہمکو بھیجتا ہے گھر کے خرچ کی آخر اسی کو فکر ہے ہم کیوں پردیس میں اسپر خواہ مخواہ تقاضا کر کے اس کو فکر میں مبتلا کریں نہ معلوم پردیس میں کس مصیبت سے گذر کر کے ہم کو منی آرڈر پارسلیں طرح طرح کی اشیاء اپنی ساری عیش پر خاک ڈالکر بھیجتا ہے اگر مرد عیش کیا کریں تو تم کو آئے دن یہ گلچھرے اڑانیکو روپے کیسے پہنچا کریں (۱۷) یہ بیقدر عورتیں کبھی بھول کر بھی مرد کا شکریہ زبان سے بیان نہیں کرتیں یا مرد کے عزیز و اقارب دوست دشمن کے سامنے اپنے مرد کی تعریف کبھی نہیں کرتیں ہاں ہزارہا جھوٹے الزام اور تہمتیں گھر کی نہ ہوئی بات اور تنگدستی کی شکایت ساری برادری میں اپنے اور غیر کے سامنے بیان کرتی غرضکہ مرد کی آبرو کو کسیطرح سے یہ قائم نہیں رہنے دیتی ہیں کوئی ایسی عورت نہیں کہ مرد نے بیحد روپیہ کما کر گھر کو بھیجا ہو اور وہ کبھی وطن آیا ہو تو عورت نے اس روپے میں سے بچا کر اور سب گھر کا خرچ خوبصورتی سے دکھلا کر پسماندہ روپیہ جمع رکھا ہو آتے ہی مرد کے روبرو رکھدیا ہو کہ آپکی امانت میں سے یہ بچا کر رکھا ہے (۱۸) برعکس اسکے مرد پر اسکے قرض کا تقاضا کرتی ہیں اکثر صبح ہی قرضدار کو دشمن کی طرح مرد کے سامنے پیش کر دیتی ہیں کہ جسکے باعث مرد کو گھر جا کر بڑی ندامت اور افسوس کرنا پڑتا ہے اور دل میں نادم ہونا پڑتا ہی کہ میں کیوں اس مصیبت میں پڑنے آیا ہوں (۱۹) بلکہ بہت سی عورتیں ایسی موجود ہیں جو مردوں سے قرض کا بہانہ کر کے روپیہ منگا کر علیحدہ رکھتی ہیں اور مرد کو اپنی گٹھڑی جمع کرنے کیلئے ساری عمر پردیس میں نکالے رکھتی ہیں (۲۰) اب ان عورتوں نے عام طور سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہی کہ کچھ ہو ضرور کر کے روپیہ جمع رکھو اور جب اپنے باپ بھائی رشتہ داروں میں جاؤ خفیہ طور پر نقد روپے سے انکے ساتھ مدد کرو کہ جو ساس سسرے کنبے والوں کو خبر بھی نہ ہو غرضیکہ خاوند کی قدر و منزلت جسکی کمائی کی سب رونق ہی کچھ نہیں ہے مرد تیلی کے بیل کی

طرح تمام عمر پردیس ہی میں کسی دن مرجاتا ہے مگر عورتیں اسکو آرام سے گھر میں چین نہیں لینے دیتی ہیں (۲۱) مرد کو پردیس میں رہنے کی وجہ سے یہ معلوم نہیں کہ میرے گھر میں کون کون کپڑا زیور نقد موجود ہے کیونکہ یہ تو پردیسی ہے کبھی بطور مہمان کے وطن میں آنکلتا ہے اور عورت گھر کا سامان کپڑا زیور اپنے بھائی بندوں کو جس کو اس کا دل چاہے دیتی ہے کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے (۲۲) جو اشیاء کپڑا زیور وغیرہ مرد پردیس سے لاتے ہیں یہ عورتیں اس کو دیکھکر ناک چڑھا کر دس عیب نکالتی ہیں اور اگر بر تقدیر پسند بھی آگیا تو اس کو لیکر کبھی مرد کے سامنے یا اس کے عزیزوں کے سامنے خوشی یا شکریہ نہیں کرتیں فوراً ہی قفل میں بند کر کے رکھ دیتی ہیں اور جس وقت جو جی چاہے کرتی ہیں (۲۳) مرد کو عورتیں اس وقت دباتی ہیں کہ جس وقت اس کے باہر کے عزیز رشتہ دار آئے ہوئے بیٹھے ہوں اور خواہ مخواہ کا نہ ہوا جھگڑا اٹھا کر ان غیر آدمیوں کے سامنے ساس سسر کے خاوند وغیرہ کو نادم کرتی ہیں گویا یہ عورتیں اسوقت دشمن بنجاتی ہیں (۲۴) مرد اگر بر تقدیر کوئی چیز پردیس کی اپنے بھائی عزیز پیر فقیر کے واسطے لے آتا ہے تو عورت ہرگز نہیں دینے دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ بغیر میری رضامندی کے کیوں کسی کو دیجائے پھر دیکھو اس بات پر کیا کیا ہوتا ہے اور محلہ والے خوب تماشا دیکھتے ہیں اور عورتیں کئی کئی دن غصہ کے سبب گھر والوں کو اور خاوند کو اچھی طرح سزا دیتی ہیں (۲۵) پردیس سے جو مردوں کے پاس سے روپے پہنچتے ہیں بیقدر عورتیں اُن کے پہنچتے ہی اسی روز عمدہ عمدہ زیور، پارچہ گوٹا وغیرہ اپنی حیثیت اور مقدور سے بہت زیادہ کہ جو امیر اور نوابوں کو زیبا ہے خرید کرلیتی ہیں اور دوسرے ہی دن مرد کو یہ لکھکر کہ خرچ مرسلہ سب قرضداروں کو دیدیا ہے اب ہمارے پاس کھانے کو بالکل نہیں ہے جلد خرچ بھیجدو پھر پریشان کرتی ہیں (۲۶) اس زمانہ کی عورتوں میں یہ بھی عیب ہو رہا ہے کہ شادی کے ہوتے ہی ذرا ذرا سی بات جھوٹی سچی سسرال والوں کی ماں باپ سے جاکر بیان کرتی ہیں اور والدہ ان کی تمام برادری میں ایک بات کی دس بیان کرتی ہیں اگر برادری سسرال والوں سے مقابلہ پڑجاتا ہے تو بیٹی کی طرف ہوکر خوب لڑائی جھگڑے کرتی ہیں کہ جس کی وجہ سے برادری میں خوب مشہور ہوتا ہے بلکہ پھوٹ پھٹاؤ پر بھی نوبت آجاتی ہے (۲۷) کوئی ان عورتوں سے دریافت کرے کہ تمہارے تعلق بھی کوئی مرد کی خدمت ہے اور اس کی دلداری و چاپلوسی وغیرہ ہے ہرگز ہرگز نہیں ہے وہ تو خاوند کی سرتاج حکمران ہیں ممکن نہیں کہ عورتوں کا حکم ٹل جائے یا اس کی خواہش کے بموجب کوئی کام نہ ہو مرد اپنی خواہش سے کوئی کام تو کرے پھر دیکھو کیسے تماشے ہوتے ہیں (۲۸) عورتیں مردوں سے اُن کے دل کا حال دریافت کرلیتی ہیں اور مرد بھی اپنی عورت کو رازدار سمجھکر بلا سوچے سمجھے اپنے دل کا حال عورت سے کہدیتے ہیں پھر یہ عورتیں مرد پر اچھی طرح زور پکڑ جاتی ہیں اور مرد کا وقار بالکل اٹھا دیتی ہیں ہر طرح عورتوں کو مردوں کا زیر کرنا اور جوتی کے نیچے رکھنا بہت ضروری امر ہو رہا ہے (۲۹) یہ عورتیں مرد کے عزیز رشتہ دار بہن بھائی وغیرہ سے خود بخود نفرت کرتی ہیں اور ان کی شکایت جھوٹی سچی کرتی رہتی ہیں اور اصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان سے خلا ملا نہ رہے اور ہمیشہ کو قطع تعلق کرادیتی ہیں (۳۰) ایسی عورتوں نے مرد کو اچھی طرح سے کاٹھ کا الّو بنا کر ان کی ناک میں نکیل ڈال رکھی ہے جس طرح چاہتی ہیں اپنی عالی حوصلگی سے مردوں کیساتھ پردیس میں دم کی طرح لگی پھرتی ہیں۔ ریل کے تماشے باہر کے ملکوں کی آب ہوا طرح طرح کی حسب خواہش خوشیاں اور سب سے زیادہ یہ ہوس کہ مرد باہر عیش کرتے ہیں اور کما کما کر خوب روپے اڑاتے رہتے ہیں چلکر انتظام کریں تاکہ سب روپیہ ہمارے ہاتھ میں آئے اور مرد کو کسی قابل بھی ان عورتوں نے نہیں چھوڑا اور مردوں سے بغیر عورت کے پاس سے نوکری ہی کرنا مشکل ہوگیا ہے گویا عورتیں ہی نوکری کرتی ہیں ایسا کوئی جادو تعویذ مردوں پر عورتوں نے ڈالا ہے کہ سارے ہی مرد ان کے جال میں پھنسکر مرید ہوگئے (۳۱) جب برادری میں شادی غمی کی تقریب میں عورتیں فراہم ہوتی ہیں آپس میں بیٹھکر اپنے اپنے

مردوں کی برائیاں کچّے پکّے حالات بیان کرتی ہیں وہ عورتیں اپنے اپنے خاوند سے جاکر کہتی ہیں اور خاوند اپنے یار دوستوں میں مذاق اڑاتے ہیں غرض کہ نہ ہونی بات بھی عورتیں نکالتی ہیں (۳۲) یہ عورتیں اپنے اپنے خاوند کے واسطے تعویذ گنڈے کراتی ہیں اور باہر پھرنے والی عورتیں جو گھر میں آتی ہیں اُنسے یہ بھی درخواست ہوتی ہے کہ کوئی تعویذ میرے خاوند کیواسطے لادے اور گھر میں سے جو کچھ آٹا دال قبضے میں آتا ہے وہ ساس سسر سے پوشیدہ اس کو دیا جاتا ہے مجھے اچھّی طرح سے معلوم ہے کہ بعضی عورتیں اُلّو کی زبان کی تلاش میں رہتی ہیں تاکہ اپنے مرد کو کھلا دیں گو مرد کیساہی تابعدار ہو (۳۳) مردوں نے جو اپنا وقار کھو کر عورتوں کو حاوی بنا رکھا ہے اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مردوں کے ہمراہ بحالت سفر رہ کر دلیر ہوجاتی ہیں اور مرد کے مزاج پر اچھی طرح قابو پاجاتی ہیں جب واپس آتا ہے دن بھر میں کئی کئی دفعہ مرد کو ڈانٹ دیا جاتا ہے اور یہ جی ہاں جی کرتا ہے بلکہ ہنسکر زیادہ خوشامد کرتا ہے (۳۴) اوپر لکھے ہوئے اُمور کی شکایت غریب لوگوں کی عورتوں میں اور دیہات میں کم ہے کیونکہ نہ تو انہیں اتنی عقل ہے اور نہ انکو گھر کے کاروبار سے اسقدر فرصت ہے کہ وہ نئے نئے جھگڑے اٹھاویں بلکہ وہ سب کی سب اچھے طور سے بسر اوقات کرتی ہیں اور جن میں خود رائی خود پسندی خوش خوراکی حکومت عیش و آرام کا مادہ بھرا ہوا ہے اور ہر قسم کا سامان بھی میسّر ہے وہ طرح طرح کے جھگڑے قائم رکھتی ہیں کیونکہ انکو تو کوئی کام ہی نہیں ہے جسکا انصرام کریں لڑینگی تو کیا کریں (۳۵) اگر ایسی عورت خواندہ ہے تو بعض دفعہ اس کا چال چلن بھی خراب ہو جاتا ہے آج کل کے شوقین لوگ پکار کر رو ڈال کر کہہ رہے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کی طرح پڑھنے کی تعلیم دیجائے جس سے یہ سارا سبق آوارگی کا کا پیدا ہوا جس کے مضر ہونے کا بہت کچھ تجربہ ہو چکا ہے (۳۶) کوئی عورت ایسی نہیں الا ماشاء اللہ کہ اپنے مرد کو نصیحت کرتی ہو کہ ہمکو سوائے حلال آمدنی کے اور کوئی پیسہ لینا منظور نہیں اگر ایسا ہو تو مرد کبھی رشوت اور ناجائز آمدنی ہرگز گھر میں نہ لائے بلکہ عورتیں طعنے اور تقاضے کر کے لینے کی ترغیب دیتی ہیں بلکہ لفظ بھی کہتی ہیں کہ تم میں کمانے کھانیکی کوئی لیاقت ہی نہیں فلاں شخص تو تمہارے برابر ہی تنخواہ میں ہے لیکن تمہارے پاس کچھ بھی نہیں اسکے پاس تو سب کچھ موجود ہے وغیرہ وغیرہ باتیں ترغیب کی کہی جاتی ہیں ایسی ہی عورتوں کی خواہش سے مرد ذلیل و خوار ہو کر جیلخانہ تک پہنچتے ہیں (۳۷) عورتیں زیور سامان قابل زکوٰۃ لئے بیٹھی ہیں یہ کبھی خیال نہیں کہ مواخذہ خدا تعالےٰ کے یہاں ہمپر ہوگا ہم یہ فرض خدا تعالیٰ کا ادا کر دیں گے اگر مرد ادا کرنیکا ارادہ کرے تو یہ ہرگز نہیں کرنے دیتیں کہ ہماری جمع اور گٹھڑی کم ہوتی ہے جہانتک اُن کو دو وہ سب تھوڑا ہے (۳۸) مرد تو ہمیشہ پردیس میں رہتے ہیں عورتیں جو گھر رہتی ہیں وہ اتنی آزاد اور آرام طلب ہو جاتی ہیں کہ مرد کبھی پردیس سے آتا ہے تو اسکی خدمتگذاری اور وقت پر گرم کھانا دینے کو معیوب سمجھتی ہیں بلکہ یہ بھی کہہ گذرتی ہیں کہ مرد تو پردیس کے واسطے ہوتے ہیں گھر پر آکر کیوں بیٹھ گئے (۳۹) ہائے افسوس اس زمانہ کی بعض مردوں میں وضعداری غیرت، مردانگی کا طنطنہ اس زمانہ کی عورتوں کے سامنے سارا ہی جاتا رہا اور کیسے کمزور ہوگئے ہیں (۴۰) اگر ایسی عورت خواندہ ہو اور اسکے پاس کوئی شخص خفیہ تحریر بھیجدے تو کیا وہ اسکا جواب نہیں دیگی اگر جواب بھی نہ دیگی تو اس تحریر کو غور سے تو دیکھ ہی لے گی اور آگے کو خط کتابت کا سلسلہ جاری ہو کر سب ہی کچھ باتیں پھر تو پیدا ہو جائینگی (۴۱) آج کل اس نئے زمانہ کی عورتیں جو خواندہ ہیں وہ بازار سے بڑے بڑے ناول منگا کر دن رات ان کو دیکھتی ہیں اور اسی شوق میں دن رات مبتلا رہتی ہیں کہ کوئی ناول ہاتھ آجائے ۔ فقط

التماس

اس یادداشت کے آغاز پر مضمون بعنوان تنبیہ اضافہ کیا گیا ہے اسکو آخر میں مکرر ملاحظہ فرمائیں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

حصہ ہشتم نور محمدی بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ و جدیدہ تمام ہوا